

بہارِ شریعت

(تخریج شدہ)

پہلا حصہ

Compiled by the team of ALHAZRAT.net

صدر الشریعہ بدرالطریقہ
حضرت علامہ مولانا
امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی



اس حصے میں آپ پڑھیں گے

- ✽ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے بارے میں عقائد
- ✽ نبوت کے بارے میں عقائد
- ✽ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں عقائد
- ✽ مہجور و مارہاس، کرامت و معجزات، تصدیق کی قرینہ
- ✽ فرشتوں اور جنات کا بیان
- ✽ قبر و مشرعوں کوثر اور جنت و دوزخ کا بیان
- ✽ ایمان و کفر و بدعتوں کے عقائد کا بیان
- ✽ ولایت و امامت و استوائت و ایصال ثواب و عرس کا بیان
- ✽ بیعت کی شرائط

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۵	پیش لفظ	۱
۷	تعارف مصنف رحمۃ اللہ علیہ	۲
۱۴	عقائد متعلقہ ذات و صفات باری تعالیٰ	۳
۲۴	عقائد متعلقہ نبوت	۴
۲۵	نبی و رسول کی تعریف	۵
۲۷	قراءت متواترہ کا انکار کفر ہے	۶
۲۸	منہج کی تحقیق	۷
۳۰	عصمتِ انبیاء	۸
۳۰	انبیاء کرام علیہم السلام سے احکام تبلیغیہ میں سہو و نسیان محال ہے	۹
۳۰	زمین کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے	۱۰
۳۵	نبی کو اللہ عز و جل کے حضور چوڑے چہرے کی مثل کہنا کلمہ کفر ہے	۱۱
۳۵	معجزہ، اِرباص، کرامت، معونت اور اسید راج کی تعریف	۱۲
۳۶	خصائص حضور اکرم سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۳
۳۸	مرتبہ شفاعتِ کبریٰ	۱۴
۴۰	حضور ﷺ کی تعظیم بعد ایمان ہر فرض پر مقدم و اہم ہے	۱۵
۴۱	حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر بعد وفات بھی فرض ہے	۱۶
۴۲	حضور ﷺ کے قول یا فعل یا عمل کو بہ ظہر حقارت دیکھنا کفر ہے	۱۷
۴۵	فرشتوں کا بیان	۱۸
۴۶	جنات کا بیان	۱۹
۴۷	عالم برزخ کا بیان	۲۰

۴۸	۲۱	مرنے کی بعد روح کا بدن سے تعلق
۵۰	۲۲	منکر و نکیر کے سوالات
۵۳	۲۳	عذابِ قبر
۵۴	۲۴	انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی
۵۵	۲۵	علاماتِ قیامت
۶۴	۲۶	قیامت کا منکر کافر ہے
۶۴	۲۷	حشر کا بیان
۶۹	۲۸	حضور ﷺ کا شفاعت فرمانا
۷۰	۲۹	حساب و کتاب
۷۲	۳۰	حوضِ کوثر
۷۲	۳۱	میزان و ولواء الحمد و پلِ صراط
۷۶	۳۲	جنت کا بیان
۸۳	۳۳	دوزخ کا بیان
۸۹	۳۴	ایمان و کفر کا بیان
۹۲	۳۵	اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں
۹۴	۳۶	کافر یا مرتد کے واسطے اُس کے مرنے کے بعد دعائے مغفرت کفر ہے
۹۵	۳۷	مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے
۹۵	۳۸	حدیثِ پاک کے مطابق یہ امتِ تہتر (۷۳) فرقے ہو جائیگی، اُن میں ایک فرقہ جنتی ہوگا
۹۷	۳۹	قادیانی کے کفریات
۱۰۴	۴۰	رافضیوں کے عقائد
۱۰۷	۴۱	وہابیہ کے عقائد و کفریات

۱۱۸	غیر مقلدین کے عقائد و کفریات	۴۲
۱۱۹	بدعت کے معنی	۴۳
۱۲۰	امامت کا بیان	۴۴
۱۲۱	خلافتِ راشدہ	۴۵
۱۲۳	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر، خیر ہی سے ہونا فرض ہے	۴۶
۱۲۳	شیخینِ کریمین کی خلافت کا انکار فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے	۴۷
۱۲۳	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب جنتی ہیں	۴۸
۱۲۶	خلافتِ راشدہ کب تک رہی؟	۴۹
۱۲۸	اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت نہ رکھنے والا ملعون و خارجی ہے	۵۰
۱۲۹	ولایت کا بیان	۵۱
۱۲۹	طریقت منافی شریعت نہیں	۵۲
۱۳۰	اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر امورِ غیبیہ منکشف ہوتے ہیں	۵۳
۱۳۰	کراماتِ اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا منکر گمراہ ہے	۵۴
۱۳۱	استمداد، استعانت و ایصالِ ثواب و عرس	۵۵
۱۳۲	شرائطِ بیعت	۵۶
۱۳۳	ماخذ و مراجع	۵۷

پیش لفظ

الحمد للہ عزوجل! ہماری یہ کوشش ہے کہ اپنے اکابرین کی کتب کو احسن اسلوب میں پیش کریں۔ اس سلسلے میں امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے کئی رسائل طبع ہو کر عوام و خواص سے خراج تحسین پا چکے ہیں۔ اس سلسلے کی ایک اور کوی ”بہار شریعت“ حصہ اول، پیش خدمت ہے، جو عقائد اسلامیہ اور ان سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی اسی انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

- ۱۔ آیات و احادیث اور دیگر عبارات کے حوالہ جات کی مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔
- ۲۔ مشکل الفاظ کی تسہیل، عربی عبارات کے ترجمے اور ان پر حتمی الامکان اعراب کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ عام قاری بھی اسے پڑھنے میں دشواری محسوس نہ کرے۔
- ۳۔ آیات قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿ 》، متن احادیث کو ڈبل بریکٹ (())، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted commas ” “ سے واضح کیا گیا ہے۔
- ۴۔ عقیدہ اور مسئلہ کو نمبر دے کرنٹی سطر سے درج کرنے کا التزام کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو آسانی ہو۔
- ۵۔ اس حصے کی پروف ریڈنگ سب سے دشوار مرحلہ تھا کیونکہ غیر محتاط ناشرین کی وجہ سے ”بہار شریعت“ کے نسخوں میں اغلاط کی کثرت پائی گئی۔ کسی نسخہ میں کہیں عبارت زائد ہے، تو کسی میں کوئی عقیدہ ہی غائب ہے، کسی نسخے میں کتابت آیات کریمہ کی غلطیاں ہیں تو کسی میں کتابت حدیث کی غلطی ہے، کسی نسخے میں دیگر عبارات کی غلطیاں پائی جاتی ہیں اور جس نسخہ میں تخریج کی ہوئی ہے تو اس میں بھی اکثر جگہ اغلاط موجود ہیں، بلکہ کئی جگہ متن اور تخریج میں کوئی امتیاز نہیں: مثلاً ایک ایڈیشن میں عقیدہ ۲۷، ص ۶ میں عبارت: (یہ عقائد سب قرآن

کریم... رائج) زائد ہے۔ اسی طرح مرکز الاولیاء لاہور کے ایک مشہور ادارے کے نسخے میں، عقیدہ: (نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے... رائج) غائب ہے۔ ایک ایڈیشن میں صفحہ ۱۰ پر آیت قرآنیہ کے جزء ﴿اللَّهُ أَعْلَمُ﴾ کی جگہ ﴿اللَّهُ يَعْلَمُ﴾ لکھا ہوا ہے۔ اسی نسخے میں صفحہ ۶۱ پر حدیث کے الفاظ ((نعمت البدعة)) کی جگہ (نعمۃ البدعة) ہے، ایک نسخہ میں صفحہ ۶ پر: (اُس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمایا... رائج) کی جگہ: (اُس نے اپنے قلم سے وعدہ فرمایا... رائج)؛ ان اغلاط کے پیش نظر مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخے کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخے کا عکس ہے؛ یہی وجہ ہے کہ اس نسخے میں دیگر نسخوں کی نسبت اغلاط بہت کم ہیں۔ اس طرح کم از کم تین مرتبہ اس حصے کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ علماء کرام اور عوام الناس اس حصے میں شاید ہی کہیں کتابت کی غلطی پائیں۔ ان شاء اللہ عز و جل۔

۶۔ ابتداء میں فہرست مضامین مع صفحہ نمبر کے درج کر دی گئی ہے۔

۷۔ کتاب کے شروع میں مصنف کتاب صدر الشریعہ، بدرالطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کا اجمالی تعارف پیش کر دیا گیا ہے۔

۸۔ آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مطالع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس حصے کو آپ تک پہنچانے سے پہلے کئی مراحل سے انتہائی احتیاط سے گزارا گیا ہے جس پر زریں بھی خرچ ہوا۔ اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عز و جل کی عطا سے ہیں اور جو خامیاں رہ گئی ہوں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیوضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

تعارف مصنف

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

رحمة الله تعالى عليه

ولادت باسعادت:

شریعت کے صدرِ شہیر، طریقت کے بدرِ منیر مولانا الحاج مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ
شرقی یوپی (انڈیا) کے قصبے گھوسی میں ۱۳۰۰ھ/1882ء میں پیدا ہوئے۔

خاندان:

آپ کا گھرانہ علوم و فنون اسلامیہ کا دلدادہ تھا، والد ماجد اور جد امجد کو علم طب میں مہارت
حاصل تھی، والد ماجد مولانا حکیم جمال الدین علیہ الرحمۃ عالم و فاضل اور ماہر طبیب تھے۔

تعلیم و تربیت:

ابتدائی تعلیم اپنے دادا مولانا خدا بخش علیہ الرحمۃ سے حاصل کی۔ اُن کے وصال کے بعد
مولوی الہی بخش علیہ الرحمۃ سے کچھ عرصہ پڑھا جو آپ کے قصبہ ہی میں مدرس تھے۔ پھر شوال
۱۳۱۳ھ میں جونپور کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اُن دنوں مدرسہ حنفیہ جونپور میں حضرت
استاذ الاساتذہ مولانا ہدایت اللہ خان علیہ الرحمۃ کے فیضانِ علمی کا باڑا بٹ رہا تھا، علومِ دینیہ کے
متلاشی دُور دُور سے یہاں پہنچ رہے تھے، حضرت صدر الشریعہ نے کچھ دن ابتدائی کتابیں اپنے
چچا زاد بھائی مولانا محمد صدیق علیہ الرحمۃ اور مولانا سید ہادی حسن علیہ الرحمۃ سے پڑھیں، پھر حضرت
مولانا ہدایت اللہ خان علیہ الرحمۃ سے اکتسابِ فیض کیا۔ جو مجاہدِ تحریکِ آزادی مولانا فضل حق خیر
آبادی علیہ الرحمۃ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔

محدث سورتی علیہ الرحمۃ کے حضور:

آپ علوم عقلیہ سے فراغت کے بعد حسب ارشاد حضرت مولانا ہدایت اللہ خان رامپوری علیہ الرحمۃ، حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں علم حدیث حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے، اس عظیم محدث اور مدرس کی خدمت میں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ چودہ مہینے حاضر رہے اور ۱۳۲۴ھ میں مدرسۃ الحدیث پبلی بحیثیت سے سند فراغت حاصل کی۔

تدریس کا آغاز:

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ یوں تو زمانہ طالب علمی ہی میں جونپور اور پبلی بحیثیت میں ابتدائی درجات کے طلبہ کو پڑھایا کرتے تھے، لیکن باقاعدہ تدریس کا آغاز یوں ہوا کہ قاضی عبدالوحید صاحب رئیس پٹنہ نے مدرسۃ اہل سنت کے لیے ایک مدرسِ اول، حضرت محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں خط لکھ کر طلب کیا، لہذا محدث سورتی علیہ الرحمۃ نے اپنے لائق فائق شاگرد مولانا امجد علی اعظمی کو بھیجا۔

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے پہلی ملاقات:

جب مہتمم مدرسۃ اہل سنت جناب قاضی عبدالوحید علیہ الرحمۃ بیمار پڑ گئے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہما اُن کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ انہی دونوں بزرگوں کی موجودگی میں قاضی صاحب نے وفات پائی، اعلیٰ حضرت قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور محدث سورتی صاحب نے قبر میں اتارا، اسی موقع پر صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے پہلی مرتبہ اعلیٰ حضرت کی زیارت کی اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے زہد و تقویٰ، للہیت اور علمی مقام سے آپ بے انتہا متاثر ہوئے، دل بے اختیار مرید ہونے کے لیے بے چین ہو گیا، چنانچہ محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی رائے اور مشورے سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمن کے دست مبارک پر بیعت ہو گئے۔

دارالعلوم منظر اسلام میں بحیثیت صدر مدرس:

جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے حضرت صدر الشریعہ کو دارالعلوم منظر اسلام میں بطور صدر مدرس تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے طلب کیا تو صدر الشریعہ فوراً بریلی شریف حاضر ہو گئے، اور جب بریلی آئے تو یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

صدر الشریعہ کا لقب:

حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم و فنون میں مہارت تامہ عطا فرمائی تھی لیکن انہیں تفسیر، حدیث اور فقہ سے خصوصی لگاؤ تھا، فقہی جزئیات ہمیشہ نوک زبان پر رہتی تھیں؛ اسی بناء پر مجدد وقت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے آپ کو صدر الشریعہ کا لقب عطا فرمایا۔

قاضی القضاۃ (چیف جسٹس):

امام احمد رضا قدس سرہ نے حالات اور ضرورت دینی کے پیش نظر بریلی شریف میں پورے برصغیر کے لیے شرعی دارالقضاء قائم فرمایا تھا اور اس کے لیے تمام مشاہیر ہند میں سے صدر الشریعہ کو احکام شرعی کے نفاذ اور مقدمات کے فیصلے کے واسطے قاضی شرع مقرر فرمایا۔

مشاہیر تلامذہ:

جن مشاہیر تلامذہ کے نام ہمیں دستیاب ہو سکے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ شیر پیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خان لکھنوی علیہ الرحمۃ

۲۔ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ

۳۔ حافظ ملت مولانا عبدالعزیز مبارکپوری علیہ الرحمۃ

۴۔ علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ

۵۔ خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ الرحمۃ

۶۔ مفتی اعظم پاکستان، وقار ملت مفتی وقار الدین صاحب قادری علیہ الرحمۃ

۷۔ صاحب تصانیف کثیرہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ

۸۔ مولانا سید ظہیر احمد زیدی علیہ الرحمۃ، مصنف بہار شریعت حصہ ۱۹

تصنیفات:

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ نے سات (۷) گراں قدر تصانیف کا بیش بہا تحفہ قوم کو پیش کیا۔ ان کتب کے نام یہ ہیں: ”بہار شریعت“، ”فتاویٰ امجدیہ“، ”حاشیہ طحاوی شریف“، ”التحقیق الکامل فی حکم قنوت النوازل“، ”جامع الواہیات من جامع الجزئیات“، ”اتمام حجت تامہ“ اور ”اسلامی قاعدہ“۔

تعارف بہار شریعت:

اُردو زبان میں سترہ حصوں پر مشتمل ”بہار شریعت“ حضرت صدر الشریعہ کی وہ عظیم کتاب ہے جسے فقہ حنفی کا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یوں تو فقہی مسائل پر بیسیوں کتب، کتابچے اور رسائل موجود ہیں، جن میں احکام شریعت کو اُردو زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ اُن میں سے ہر سالہ کسی خاص موضوع سے متعلق ہے، مثلاً کسی میں صرف عقائد، کسی میں فرائض، کسی میں فقط نماز و روزہ کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے، لیکن ”بہار شریعت“ کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں زندگی سے لے کر موت تک کے تمام مسائل شرعیہ کو سمودیا گیا ہے۔

مقصد تصنیف:

حضرت صدر الشریعہ فرماتے ہیں: ”ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا تھا جو اُس کی ضروریات کو کافی ہو، بفضلہ تعالیٰ علماء بکثرت موجود تھے، جو نا معلوم ہوتا تھا اُن سے با آسانی دریافت کر لیتے، حتیٰ کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرما دیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں گے جو دین میں فقیہ ہوں، رواہ الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب عن اُبیہ عن جَدِّہ (”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاة علی النبی، الحدیث: ۴۸۷، ص ۱۶۹۲) پھر جس قدر عہد نبوت سے بعد ہوتا گیا اُسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی، اب وہ زمانہ آ گیا کہ عوام تو عوام بہت سے وہ جو علماء کہلاتے ہیں روزمرہ کی

ضروری جزئیات حتی کہ فرائض و واجبات سے ناواقف، اور جتنا جانتے ہیں اُس پر بھی عمل سے منحرف کہ اُن کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا؛ اسی قلتِ علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل کا، جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں، حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں، نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں، نہ علماء کی خدمت میں حاضر رہتے کہ اُن کی صحبت باعثِ برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی، اور اُردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس، عام فہم، قابلِ اعتماد ہو، اب تک شائع نہ ہوئی، بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی اُن میں کافی طور پر نہیں، اور بعض میں اغلاط کی کثرت، لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں؛ لہذا فقیر بظرفِ خیر خواہی مسلمانانِ اور بمقتضائے الدین النصیح لکھل مسلم مولیٰ تعالیٰ پر بھروسا کر کے اس امرِ اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا۔“

وفات:

۲ ذیقعدہ ۶ / ستمبر بروز شنبہ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء تقریباً ساڑھے بارہ بجے شب آپ نے ہندوستان کے مشہور شہر بمبئی میں وصال فرمایا جہاں آپ بذریعہ سفینہ عازمِ زیارتِ حرمین شریفین ہو کر تشریف فرماتے تھے^(۱)۔ (إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ)

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

تقریظ و تصدیق

سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجتہد دین و ملت، حامی سنت، مائی پدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن (بہارِ شریعت کی مقبولیت و محبوبیت اور شہرت کی ایک اہم وجہ اسے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تائید و تصدیق اور دعا کا حاصل ہوتا بھی ہے۔ امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں):

”فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت، تصنیف لطیف أخی فی اللہ ذی المجد والحداء، والطبع السليم، والفکر القویم، والفضل والعلی، مولانا مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی، مطالعہ کیا، الحمد للہ مسائل صحیحہ، رجیحہ، محققہ، منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں، اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولوی عزوجل مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے، آمین!“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي أنزل القرآن، وهدانا به إلى عقائد الإيمان، وأظهر هذا الدين القويم على سائر الأديان، والصلاة والسلام الأتمان في كل حين وإن على سيد ولد عدنان، سيد الإنس والجان، الذي جعله الله تعالى مطلقاً على الغيوب فعلم ما يكون وما كان، وعلى آله وصحبه وابنه وحزبه ومن تبعهم بإحسان، واجعلنا منهم يا رحمن! يا منان!

فقیر بارگاہ قادری ابوالعلا امجد علی اعظمی رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لیے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان میں لکھا جائے، جس میں ضروری روزمرہ کے مسائل ہوں۔ باوجود بے فرصتی اور بے مائیگی کے تو کلاً علی اللہ اس کام کو شروع کیا، ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر مہترع ہے، اور بہترے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول مذہب سے آگاہ نہیں، ایسوں کے لیے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے۔ خصوصاً اس پر آشوب زمانہ میں کہ گندم نما ہو فروش بکثرت ہیں، کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے، بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقتاً اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں۔ عام ناواقف مسلمان اُن کے دامِ تزویر میں آکر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، لہذا اُس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصہ دوم کیا، اور اُن بھائیوں کے لیے اس سے پہلے حصہ میں اسلامی سچے عقائد بیان کیے۔ اُمید ہے کہ برادرانِ اسلام اس کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ کریں اور اس فقیر کے لیے غفور عافیت دارین اور ایمان و مذہبِ اہلسنت پر خاتمہ کی دعا فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی الْاِيْمَانِ وَتَوْفُّنَا عَلٰی الْاِسْلَامِ وَارْزُقْنَا شِفَاعَةَ خَيْرِ الْاَنَامِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَاَدْخِلْنَا بِحَاوِيَةِ عِنْدِكَ دَارَ السَّلَامِ اٰمِيْن يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ! وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

عقائد متعلقہ ذات و صفات الہی جلّ جلالہ

عقیدہ (۱): اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ اسماء میں^(۱)، واجب الوجود ہے، یعنی اس کا وجود ضروری ہے، عدم محال^(۲)۔ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے، ازلی کے بھی یہی معنی ہیں، باقی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں^(۳)۔ وہی اس کا مستحق ہے کہ اُس کی عبادت و پرستش کی جائے^(۴)۔

عقیدہ (۲): وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اُس کا محتاج ہے^(۵)۔

عقیدہ (۳): اس کی ذات کا ادراک عقلاً محال^(۶) کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اُس کو محیط ہوتی ہے^(۷) اور اُس کو کوئی احاطہ نہیں کر سکتا، البتہ اُس کے افعال کے ذریعے سے اجمالاً اُس کی صفات، پھر اُن صفات کے ذریعے سے معرفت ذات حاصل ہوتی ہے^(۸)۔

عقیدہ (۴): اُس کی صفتیں نہ عین ہیں، نہ غیر، یعنی صفات اُسی ذات ہی کا نام ہوا یا نہیں^(۹)، اور نہ اُس سے کسی طرح نحو وجود میں جدا ہو سکیں^(۱۰)؛ کہ نفس ذات کی مقتضی ہیں اور

۱..... پ ۲۶، محمد: ۱۹، پ ۲۵، الشوری: ۱۱، پ ۱۰، الکہف: ۲۶، پ ۲۲، الفاطر: ۳، پ ۱۶، مریم: ۶۵۔

۲..... یعنی اُس کا وجود نہ ہونا، ناممکن ہے۔

۳..... "المسامرة بشرح المسامرة"، الفصل الثانی والثالث، فصل: اللہ تعالیٰ قدیم... إلخ، ص ۲۲-۲۵، ملخصاً۔

۴..... پ ۲، البقرة: ۱۶۳، ۲۵۵۔

۵..... "شرح الفقه الأكبر" لملا علی القاری، لا یشبه اللہ تعالیٰ شیء من خلقه، ص ۱۵۔

۶..... یعنی اُس کی ذات کا عقل کے ذریعے احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

۷..... یعنی اُس کا احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہے۔

۸..... پ ۷، الأنعام: ۱۰۳،

"الیواقیت والحواهر فی بیان عقائد الأكابر"، المبحث الرابع فی وجوب اعتقاد أن حقیقته تعالیٰ... إلخ، الجزء الأول، ص ۶۲/۶۳، "المستند المعتمد علی المعتقد المتفق"، ص ۴۷۔

۹..... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث إثبات الصفات، ۴۷-۴۸۔

۱۰..... یعنی کسی بھی طور پر صفات ذات سے جدا ہو کر نہیں پائی جاسکتیں۔

عقیدہ (۵): جس طرح اُس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے، صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں (۲)۔

عقیدہ (۶): اُس کی صفات نہ مخلوق ہیں، نہ زیرِ قدرت داخل (۳)۔

عقیدہ (۷): ذات و صفات کے ہوا سب چیزیں حادث ہیں، یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود

ہوئیں (۴)۔

عقیدہ (۸): صفات الہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے، گمراہ بد دین ہے (۵)۔

عقیدہ (۹): جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حدوث میں شک کرے،

کافر ہے (۶)۔

عقیدہ (۱۰): نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ اُس کے لیے بی بی، جو اُس کا باپ یا بیٹا

بتائے یا اُس کے لیے بی بی ثابت کرے کافر ہے، بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بد دین ہے (۷)۔

عقیدہ (۱۱): وہ حی ہے، یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اُس کے ہاتھ میں ہے، جسے

جب چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے (۸)۔

۱..... بلا تشبیہ اس کو یوں سمجھیں کہ پھول کی خوشبو پھول کی صفت ہے جو پھول کے ساتھ ہی پائی جاتی ہے، مگر اس

خوشبو کو ہم پھول نہیں کہتے، اور نہ ہی اُسے پھول سے جدا کہہ سکتے ہیں۔

۲..... "المستند المعتمد"، ص ۴۶/۴۷۔

۳..... "شرح ملّا علی القاری علی الفقہ الاکبر"، ص ۲۵، "المعتقد المتقدم"، ص ۲۵۔

یعنی یہ اللہ کی قدرت کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اپنی کسی صفت میں تبدیلی کرے۔

۴..... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث العالم جميع أجزائه محدث، ص ۲۴۔

۵..... "المعتقد المتقدم"، مسئلة: صفات الله تعالى في الأزل... إلخ، ص ۴۹/۵۰۔

۶..... "اليواقیت والحواهر"، المبحث الثاني في حدوث العالم، الجزء الأول، ص ۵۲،

"المعتقد المتقدم"، ومنه: أنه باق، ص ۱۹۔

۷..... پ ۲۹، الجن: ۳، پ ۳۰، الإخلاص: ۴-۱۔

"شرح الفقہ الاکبر" لملا علی القاری: ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾، ص ۱۴۔

"المعتقد المتقدم"، ومنه: أنه باق، ص ۱۹۔

۸..... پ ۳، البقرة: ۲۵۵، پ ۱۸، المؤمنون: ۸۰۔

عقیدہ (۱۲): وہ ہر ممکن پر قادر ہے، کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں (۱)۔

عقیدہ (۱۳): جو چیز محال ہے، اللہ عز وجل اُس سے پاک ہے کہ اُس کی قدرت اُسے شامل ہو؛ کہ محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے، اور جب مقدور ہوگا تو موجود ہو سکے گا، پھر محال نہ رہا۔ اسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی نہیں ہو سکتا، تو یہ اگر زیر قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا، تو محال نہ رہا، اور اس کو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے، یونہی فتائے باری محال ہے، اگر تحت قدرت ہو تو ممکن ہوگی، اور جس کی فتا ممکن ہو وہ خدا نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا اللہ کی الوہیت سے ہی انکار کرتا ہے (۲)۔

عقیدہ (۱۴): ہر مقدور کے لیے ضروری نہیں کہ موجود ہو جائے، البتہ ممکن ہونا ضروری ہے اگرچہ کبھی موجود نہ ہو (۳)۔

عقیدہ (۱۵): وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے، اور ہر اُس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہے پاک ہے، یعنی عیب و نقصان کا اُس میں ہونا محال ہے، بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو، نہ نقصان، وہ بھی اُس کے لیے محال، مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہا عیوب اُس پر قطعاً محال ہیں، اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے، محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے۔ اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے؛ کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان! نقصان تو اُس محال کا ہے کہ تعلق قدرت کی اُس میں صلاحیت نہیں (۴)۔

عقیدہ (۱۶): حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام، علم، ارادہ اُس کے صفات ذاتیہ ہیں، مگر کان، آنکھ، زبان سے اُس کا سننا، دیکھنا، کلام کرنا نہیں؛ کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ

۱..... "المعتقد المنتقد"، ومنہ: أنه قدیر، ص ۲۴-۲۸.

۲..... "المعتقد المنتقد"، وأما ما يحوز في حقه تعالى، ص ۹۲.

۳..... "المسامرة"، ختم المصنف كتابه... إلخ، ص ۳۹۳.

۴..... "المسامرة"، ختم المصنف كتابه... إلخ، ص ۳۹۱/۳۹۲.

"المعتقد المنتقد"، ومنہ: أنه قدیر، ص ۲۷/۳۲.

پاک۔ ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے، ہر بار یک سے بار یک کو کہ خور دین سے محسوس نہ ہو وہ دیکھتا ہے، بلکہ اُس کا دیکھنا اور سننا انہی چیزوں پر منحصر نہیں۔ ہر موجود کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سنتا ہے (۱)۔

عقیدہ (۱۷): مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے، حادث و مخلوق نہیں، جو قرآنِ عظیم کو مخلوق مانے ہمارے امامِ اعظم و دیگر ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اُسے کافر کہا، بلکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اُس کی تکفیر ثابت ہے (۲)۔

عقیدہ (۱۸): اُس کا کلام آواز سے پاک ہے، اور یہ قرآنِ عظیم جس کو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے، مصاحف میں لکھتے ہیں، اُسی کا کلام قدیم بلا صوت ہے، اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادث، یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہے اور جو ہم نے پڑھا قدیم، اور ہمارا لکھنا حادث اور جو لکھا قدیم، ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم، ہمارا حفظ کرنا حادث ہے اور جو ہم نے حفظ کیا قدیم، یعنی متجلی قدیم ہے اور تجلی حادث (۳)۔

عقیدہ (۱۹): اُس کا علم ہر شے کو محیط یعنی جزئیات، کلیات، موجودات، معدومات، ممکنات، محالات، سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور ابد تک جانے گا، اشیاء بدلتی ہیں اور اُس کا علم نہیں بدلتا، دلوں کے خطروں اور وسوسوں پر اُس کو خبر ہے، اور اُس کے علم کی کوئی انتہا نہیں ہے (۴)۔

عقیدہ (۲۰): وہ غیب و شہادت (۵) سب کو جانتا ہے، علم ذاتی اُس کا خاصہ ہے، جو شخص علم ذاتی، غیب خواہ شہادت کا غیر خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہے۔ علم ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا

۱..... "المسامرة"، ختم المصنف كتابه... إلخ، ص ۳۹۱/۳۹۲، ملقطاً،

"المعتقد المنتقد"، ومنه: أنه سمیع بصیر، ص ۳۲/۳۳ ملقطاً.

۲..... "المعتقد المنتقد"، منه: أنه متکلم بکلام، ص ۳۲، ۳۳، ۳۸، ملقطاً.

۳..... "المستند المعتمد"، ص ۳۵، حاشیة نمبر ۶۲.

۴..... "الواقیت"، المبحث ۱۶ فی حضرات الأسماء الثمانية... إلخ، ص ۱۱۵.

۵..... پوشیدہ اور ظاہر۔

کے دیئے خود حاصل ہو (۱)۔

عقیدہ (۲۱): وہی ہر شے کا خالق ہے، ذوات ہوں، خواہ افعال سب اُسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں (۲)۔

عقیدہ (۲۲): حقیقہً روزی پہنچانے والا وہی ہے، ملائکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہیں (۳)۔

عقیدہ (۲۳): ہر بھلائی، بُرائی اُس نے اپنے علمِ اُزلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا، تو یہ نہیں کہ جیسا اُس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے، بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اُس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمہ برائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا، اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اُس کے لیے بھلائی لکھتا، تو اُس کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔ تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اُمت کا مجوس بتایا (۴)۔

عقیدہ (۲۴): قضائین قسم ہے۔

(۱) مُبرم حقیقی، کہ علمِ الہی میں کسی شے پر معلق نہیں۔

(۲) اور معلق محض، کہ صُحفِ ملائکہ میں کسی شے پر اُس کا معلق ہونا ظاہر فرمادیا گیا ہے۔

(۳) اور معلق شبیہ بہ مُبرم کہ صُحفِ ملائکہ میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الہی میں تعلیق ہے۔

وہ جو مُبرم حقیقی ہے اُس کی تبدیل ناممکن ہے، اکابرِ محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ

عرض کرتے ہیں تو انہیں اُس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔ ملائکہ قومِ لوط پر عذاب لے کر

آئے، سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کہ رحمتِ محمد تھے، اُن کا نام

پاک ہی ابراہیم ہے، یعنی اب رحیم، مہربان باپ، اُن کافروں کے بارے میں اتنے سائی ہوئے

۱..... "الیواقیت"، المبحث ۲۴: فی أنَّ اللہ تعالیٰ خالق۔۔ إلخ، ص ۱۸۹، پ ۷، الأنعام: ۱۰۲۔

۲..... پ ۲۷، الذاریات: ۴، ۵۸، پ ۳۰، النازعات: ۵۔

۳..... "المعتقد المنتقد"، منه: الاعتقاد بقضائه وقدره، ص ۵۲۔

"الیواقیت"، المبحث ۲۵ فی أنَّ للہ تعالیٰ الحقۃ البالغۃ، ص ۲۰۱/۲۰۲۔

۴..... "المعتقد المنتقد"، منه: الاعتقاد بقضائه وقدره، ص ۵۴/۵۵۔

کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے، اُن کا رب فرماتا ہے۔

﴿يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾^(۱)

”ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں۔“

یہ قرآن عظیم نے اُن بے دینوں کا رد فرمایا جو محبوبانِ خدا کو بارگاہِ عزت میں کوئی عزت و جاہت نہیں مانتے، اور کہتے ہیں اس کے حضور کوئی ذم نہیں مار سکتا، حالانکہ اُن کا رب عزوجل اُن کی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمانے کو خود ان لفظوں سے ذکر فرماتا ہے کہ ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں۔ حدیث میں ہے شبِ معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اللہ عزوجل کے ساتھ بہت تیزی اور بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، فرمایا: کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں؟ عرض کی: اُن کا رب جانتا ہے کہ اُن کے مزاج میں تیزی ہے۔ جب آیہ کریمہ ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ﴾^(۲) نازل ہوئی کہ (پیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے)

حضور سیدالحمو بین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا لَا أَرْضَىٰ وَوَاحِدٌ مِّنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ))^(۳)

”ایسا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک اُمتی بھی آگ میں ہو۔“

یہ تو شانیں بہت رفیع ہیں جن پر رفعت عزت و جاہت ختم ہے۔ (صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ

علیہم) مسلمان ماں باپ کا کچا بچہ جو حمل سے گر جاتا ہے اُس کے لیے حدیث میں فرمایا کہ روزِ

۱..... پ ۱۲، ہود: ۷۴۔

۲..... پ ۳، الضحیٰ: ۵۔

۳..... ”کنز العمال“، کتاب الفضائل، فضائل سائر الانبیاء، الحدیث: ۳۲۳۸۵، الجزء ۱۱، ص ۲۳۲،

”صحیح مسلم“، کتاب ایمان، باب دعاء النبی ﷺ... إلخ، الحدیث: ۴۹۹، ص ۷۱۶۔

”التفسیر الکبیر“، الضحیٰ: ۵، ج ۱۱، ص ۱۹۴۔

قیامت اللہ عز وجل سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لیے ایسا جھگڑے گا جیسا قرض خواہ کسی قرض دار سے، یہاں تک کہ فرمایا جائے گا:

((أَيُّهَا السَّقَطُ الْمُرَاغِمُ رَبُّهُ)) (۱)

اے کچے بچے! اپنے رب سے جھگڑنے والے!، اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا، مگر ایمان والوں کے لیے بہت نافع اور شیاطین الانس کی خباثت کا دافع تھا، کہنا یہ ہے کہ قوم لوط پر عذاب قضائے مُبرم حقیقی تھا، ظلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اس میں جھگڑے تو انہیں ارشاد ہوا:

﴿يَا إِبْرَاهِيمُ اَعْرِضْ عَنْ هَذَا﴾ ﴿إِنَّهُمْ أَتَيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ﴾ (۲)

”اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑو! بیشک اُن پر وہ عذاب آنے والا ہے جو پھرنے کا نہیں۔“
اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہے، اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دُعا سے، اُن کی ہمت سے ٹل جاتی ہے، اور وہ جو متوسط حالت میں ہے، جسے صُحیف ملائکہ کے اعتبار سے مُبرم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو فرماتے ہیں: میں قضائے مُبرم کو رد کرتا ہوں، اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا:

((إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُبْرِمَ)) (۳)

”بے شک دُعا قضائے مُبرم کو ٹال دیتی ہے۔“

مسئلہ ۱: قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے، ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے، صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے۔
ماوشا (۴) کس گنتی میں...! اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثلِ پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس

۱.....”سنن ابن ماجہ“، أبواب ما جاء فی الجنائز، باب ما جاء فیمن أصیب بسقط، الحدیث: ۱۶۰۸۔

۲.....پ ۱۲، ہود: ۷۶، ملتقطاً۔

۳.....”المعتقد المنتقد“، منه: الاعتقاد بقضائه وقدره، ص ۵۴، بتغیر قلیل فی متن الحدیث۔

۴.....ہم اور آپ۔

وحرکت نہیں پیدا کیا، بلکہ اس کو ایک نوع اختیار^(۱) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے، اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے بُرے، نفع نقصان کو پہچان سکے، اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے ہیں، کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں، اور اسی بنا پر اُس پر مواخذہ ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا، دونوں گمراہی ہیں^(۲)۔

مسئلہ ۲: بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے منجانب اللہ کہے، اور جو برائی سرزد ہو اُس کو شامتِ نفس تصور کرے^(۳)۔

عقیدہ (۲۵): اللہ تعالیٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و جمیع حوادث سے پاک ہے^(۴)۔

عقیدہ (۲۶): دنیا کی زندگی میں اللہ عز و جل کا دیدار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے^(۵)، اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی دیدار یا خواب میں، یہ دیگر انبیاء علیہم السلام بلکہ اولیاء کے لیے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امام اعظم^(۶) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی^(۷)۔

عقیدہ (۲۷): اس کا دیدار بلا کیف ہے، یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے؟ جس چیز کو دیکھتے ہیں اُس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے، نزدیک یا دور، وہ دیکھنے

۱..... ایک طرح کا اختیار۔

۲..... ”جامع الترمذی“، أبواب القدر، باب ما جاء من التشديد في العوض في القدر، الحديث: ۲۱۳۳، ص ۱۸۶۵، ”المعجم الكبير“، باب شاء: ثوبان مولى رسول الله ﷺ، الحديث: ۱۴۲۳، ج ۲، ص ۹۵ مع إفادة المصنف۔

۳..... ”تفسير البيضاوي“، پ: ۵، النساء: ۷۹، ج ۲، ص ۲۲۲/۲۲۳۔

۴..... ”المسامرة“ الأصل السابع: أنه تعالى ليس مختصاً بجهة، ص ۳۱۔

۵..... ”شرح الفقه الأكبر“ لملا علي القاري، جواز رؤية الباري - جلّ شأنه - في الدنيا، ص ۱۲۳، ملقطاً۔

۶..... ابوخليفة نعمان بن ثابت۔

۷..... ”شرح الفقه الأكبر“ لملا علي القاري، الكلام على رؤية سبحانه في المنام، ص ۱۲۴، ملخصاً۔

والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے، اوپر یا نیچے، دہنے یا بائیں، آگے یا پیچھے، اُس کا دیکھنا ان سب باتوں سے پاک ہوگا۔ پھر رہا یہ کہ کیونکر ہوگا؟ یہی تو کہا جاتا ہے کہ کیونکر کو یہاں دخل نہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اُس وقت بتا دیں گے۔ اس کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے وہ خدا نہیں، اور جو خدا ہے اُس تک عقل رسا نہیں، اور وقت ویدار نگاہ اُس کا احاطہ کرے، یہ محال ہے (۱)۔

عقیدہ (۲۸): وہ جو چاہے جیسا چاہے کرے، کسی کو اُس پر قابو نہیں، اور نہ کوئی اُس کے ارادے سے اُسے باز رکھنے والا (۲)۔ اُس کو نہ اُدگھ آئے، نہ نیند (۳)، تمام جہان کا نگاہ رکھنے والا، نہ تھکے، نہ اُکتائے، تمام عالم کا پالنے والا، ماں باپ سے زیادہ مہربان، حلم والا (۴)، اُسی کی رحمت ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا، اُسی کے لیے بڑائی اور عظمت ہے۔ ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے صورت بنانے والا (۵)، گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا (۶)، قہر و غضب فرمانے والا، اُس کی پکڑ نہایت سخت ہے۔ جس سے بے اُس کے چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا (۷)۔ وہ چاہے تو چھوٹی چیز کو وسیع کر دے اور وسیع کو سمیٹ دے (۸)، جس کو چاہے بلند کر دے اور جس کو چاہے پست، ذلیل کو عزت دے دے اور عزت والے کو ذلیل کر دے (۹)، جس کو چاہے راہ

۱..... "شرح العقائد النسفية"، مبحث رؤية الله تعالى والدليل عليها، ص ۷۴/۷۵، ملخصاً مع إفادة المصنف.

۲..... پ ۳۰، البروج: ۱۶، پ ۲۶، ق: ۲۹.

۳..... پ ۳، البقرة: ۲۵۵.

۴..... "اليواقيت"، المبحث ۱۵ في حضرات الأسماء... إلخ، الجزء الأول، ص ۱۲۶/۱۲۷، ملخصاً،

پ ۲۶، الأحقاف: ۳۳، پ ۲۶، ق: ۳۸، پ ۱، الفاتحة: ۱.

۵..... پ ۳، آل عمران: ۶.

۶..... پ ۱، البقرة: ۱۲۸، پ ۲۴، المومن: ۳.

۷..... پ ۳، البروج: ۱۲.

۸..... "المعتقد المتقدم"، منه: أنه قدير، ص ۶، ملخصاً.

۹..... پ ۳، آل عمران: ۲۶.

راست پر لائے اور جس کو چاہے سیدھی راہ سے الگ کر دے^(۱)، جسے چاہے اپنا نزدیک بنا لے اور جسے چاہے مردود کر دے، جسے جو چاہے دے اور جو چاہے چھین لے^(۲)، وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرے گا عدل و انصاف ہے، ظلم سے پاک و صاف ہے، نہایت بلند و بالا ہے، وہ سب کو محیط ہے اُس کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا^(۳)، نفع و ضرر اُسی کے ہاتھ میں ہیں^(۴)، مظلوم کی فریاد کو پہنچتا اور ظالم سے بدلا لیتا ہے، اُس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، مگر اچھے پر خوش ہوتا ہے اور بُرے سے ناراض، اُس کی رحمت ہے کہ ایسے کام کا حکم نہیں فرماتا جو طاقت سے باہر ہے^(۵)۔ اللہ عز و جل پر ثواب یا عذاب یا بندے کے ساتھ لطف یا اُس کے ساتھ وہ کرنا جو اُس کے حق میں بہتر ہو اُس پر کچھ واجب نہیں^(۶)۔ مالک علی الاطلاق ہے، جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے، ہاں! اُس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمالیا ہے کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور بمقتضائے عدل کفار کو جہنم میں^(۷)، اور اُس کے وعدہ و وعید بدلتے نہیں، اُس نے وعدہ فرمالیا ہے کہ کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف فرما دے گا^(۸)۔

عقیدہ (۲۹): اُس کے ہر فعل میں کثیر حکمتیں ہیں، خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں، اور اُس کے فعل کے لیے غرض نہیں؛ کہ غرض اُس فائدہ کو کہتے ہیں جو فاعل کی طرف رجوع کرے، نہ اُس کے فعل کے لیے غایت؛ کہ غایت کا حاصل بھی وہی غرض ہے، اور نہ اُس کے افعال علت و

۱..... پ ۱۳، ابراہیم: ۵۔

۲..... ”حاشیۃ الصاوی“، ج ۱، ص ۲۶۰، پ ۳، آل عمران: ۲۶۔

۳..... پ ۲۸، الطلاق: ۱۲، پ ۲۴، حم السجدۃ: ۵۴، پ ۷، الأنعام: ۱۰۳۔

”الیواقیت“، الفصل الرابع فی بیان جملة من القواعد... إلخ، الجزء الأول، ص ۲۹۔

۴..... ”حاشیۃ الصاوی“، ج ۲، ص ۵۶۷، پ ۷، الأنعام: ۱۷، ”شرح العقائد النسفیة“، مبحث الأفعال

كلها بخلق الله... إلخ، ص ۷۹۔

۵..... پ ۳، البقرة: ۲۸۶۔

۶..... ”الیواقیت“، المبحث الخامس فی وجوب اعتقاد أنه تعالى أحدث العالم، الجزء الأول، ص ۸۱۔

۷..... ”حاشیۃ الصاوی“، ج ۶، ص ۲۳۴۲، پ ۳۰، البروج: ۱۶۔

۸..... پ ۵، النساء: ۴۸۔

سبب کے محتاج، اُس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق عالم اسباب میں مسببات کو اسباب سے ربط فرمادیا ہے (۱)، آنکھ دیکھتی ہے، کان سنتا ہے، آگ جلاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے، وہ چاہے تو آنکھ سُنے، کان دیکھے، پانی جلائے، آگ پیاس بجھائے، نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سُوجھے، کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے۔ کس قہر کی آگ تھی جس میں ابراہیم علیہ الصلا والسلام کو کافروں نے ڈالا...! کوئی پاس نہ جاسکتا تھا، گوچھن میں رکھ کر پھینکا، جب آگ کے مقابل پہنچے، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ابراہیم کچھ حاجت ہے؟ فرمایا: ہے مگر نہ تم سے۔ عرض کی: پھر اُسی سے کہیے جس سے حاجت ہے، فرمایا:

”عَلَّمَهُ بِحَالِي كَفَانِي عَنْ سُؤَالِي“

اظهار احتیاج خود آنجا چہ حاجت ست (۲)

ارشاد ہوا: ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ﴾ (۳)

”اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر!“

اس ارشاد کو سن کر روئے زمین پر جتنی آگیں تھیں سب ٹھنڈی ہو گئیں کہ شاید مجھی سے فرمایا جاتا ہو، اور یہ تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر اس کے ساتھ ﴿وَسَلَامًا﴾ کا لفظ نہ فرمادیا جاتا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا، تو اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اُس کی ٹھنڈک ایذا دیتی (۴)۔

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے؛ کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کر دے، اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا جائز ہے اور

۱..... ”المسامرة“، لله تعالى في كل فعل حكمة، ص ۲۱۵/۲۱۶، مختصراً۔

”اليواقيت“، المبحث ۲۷: في بيان أن أفعال الحق... إلخ، ص ۲۰۹، ملخصاً۔

۲..... اپنی حاجت کے اظہار کی وہاں کیا حاجت ہے!

۳..... پ ۱۷، الأنبياء: ۶۹۔

۴..... ”حاشية الصاوي“، ج ۴، ص ۱۳۰۷/۱۳۰۸، پ ۱۶، الأنبياء: ۶۸/۶۹، ملخصاً۔

کیا واجب اور کیا محال؛ کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے، اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے (۱)۔

عقیدہ (۱): نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اور رسول بشری کے ساتھ خاص نہیں (۲) بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں (۳)۔

عقیدہ (۲): انبیاء سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا، نہ عورت (۴)۔

عقیدہ (۳): اللہ عز وجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں، اُس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء بھیجے (۵)۔

عقیدہ (۴): نبی ہونے کے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ (۶)۔

عقیدہ (۵): بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: ”تورات“ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، ”زبور“ حضرت داؤد علیہ السلام پر، ”انجیل“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، ”قرآن عظیم“ کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پُر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (۷)۔ کلام الہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اُس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ ایک،

۱..... ”المعتقد المتقدم“، الباب الثاني في النبوات، ص ۹۴، ملخصاً.

۲..... ”شرح العقائد النسفية“، والنوع الثاني، خبر الرسول المولود بالمعجزة، ص ۱۷.

۳..... ”شرح العقائد النسفية“، رسل البشر افضل من رسل الملائكة، ص ۱۷۷.

۴..... پ ۱۴، النحل: ۴۳، ”تفسير البيضاوي“، ج ۳، ص ۳۹۹.

۵..... ”المعتقد المتقدم“، الباب الثاني في النبوات، مسألة: لا يستحيل بعثة الأنبياء ولا يحب عليه تعالى، ص ۹۷/۹۸، ملخصاً.

۶..... ”المعتقد المتقدم“، الباب الثاني في النبوات، الوحي قسمان، ص ۱۰۶، ملخصاً.

۷..... ”النبراس شرح شرح العقائد“، بيان الكتب المنزلة، ص ۲۹۰ ملخصاً.

اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل و مفضل کی گنجائش نہیں (۱)۔

عقیدہ (۶): سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں، اور اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے، مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمت کے سپرد کی تھی، اُن سے اُس کا حفظ نہ ہو سکا، کلام الہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا، بلکہ اُن کے شریروں نے تو یہ کیا کہ اُن میں تحریفیں کر دیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔

لہذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے، ہم اُس کی تصدیق کریں گے، اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تحریفات سے ہے، اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب، بلکہ یوں کہیں کہ:

”اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ“۔

”اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے“ (۲)۔

عقیدہ (۷): چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے، لہذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عز و جل نے اپنے ذمہ رکھی، فرماتا ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (۳)

”بے شک ہم نے قرآن اتارا اور بے شک ہم اُس کے ضرور نگہبان ہیں“۔

لہذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے، اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے، تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر

۱.....المرجع السابق، ص ۲۹۱/۲۹۲، ملخصاً۔

۲.....”تفسير الخازن“، ج ۳، ص ۹۵، پ ۱۴، حجر: ۹، ملخصاً مع إفادة المصنف،

”تفسير روح البيان“، ج ۴، ص ۴۴۳/۴۴۴، ملخصاً۔

۳.....پ ۱۴، الحجر: ۹۔

دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا، قطعاً کافر ہے؛ کہ اس نے اُس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی (۱)۔
عقیدہ (۸): قرآن مجید، کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ ۖ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝﴾ (۲)

”اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اتاری کوئی شک ہو تو اُس کی مثل کوئی چھوٹی سی سورت کہہ لاؤ، اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو، تو اگر ایسا نہ کر سکو اور ہم کہے دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو! جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“

لہذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں جی توڑ کوششیں کیں مگر اس کی مثل ایک سطر نہ بنا سکے، نہ بنا سکیں (۳)۔

مسئلہ: اگلی کتابیں انبیاء علی کوزبانی یاد ہوتیں، قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے (۴)۔

عقیدہ (۹): قرآن عظیم کی سات قرائتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں، ان میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں، وہ سب حق ہیں، اس میں اُمت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو وہ پڑھے، اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قراءت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے، جیسے ہمارے ملک میں قراءتِ عاصم پر روایتِ حفص؛ کہ لوگ نادانگی سے

۱..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیدۃ)، کتاب السیر، فی ضمن الرسالة: رد الرفضۃ، ج ۱۴، ص ۲۵۹-۲۶۲، ملخصاً.

۲..... پ ۱، البقرة: ۲۳/۲۴.

۳..... ”النہر اس شرح شرح العقائد“، وجوہ إعجاز القرآن، ص ۲۷۵/۲۷۶، ملخصاً.

۴..... ”تفسیر روح البیان“، ج ۶، ص ۴۸۱، پ ۲۱، العنکبوت: ۴۹.

انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمہ کفر ہو گا (۱)۔

عقیدہ (۱۰): قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے ہیئت سے احکام منسوخ کر دیئے، یو ہیں قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا (۲)۔

عقیدہ (۱۱): نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لیے ہوتے ہیں، مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کیلئے ہے، جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے، جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا، اور حقیقتہً دیکھا جائے تو اُس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا (۳)۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں، یہ بہت سخت بات ہے، احکام الہیہ سب حق ہیں، وہاں باطل کی رسائی کہاں...!

عقیدہ (۱۲): قرآن کی بعض باتیں محکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں، اور بعض متشابہ کہ اُن کا پورا مطلب اللہ اور اللہ کے حبیب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ متشابہ کی تلاش اور اُس کے معنی کی کنکاش (۴) وہی کرتا ہے جس کے دل میں کجی (۵) ہو (۶)۔

عقیدہ (۱۳): وحی نبوت، انبیاء کے لیے خاص ہے، جو اسے کسی غیر نبی کے لیے مانے کافر ہے (۷)۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے، اُس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں (۸)۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے، اُس کو الہام

۱..... "الدر المختار" مع "رد المحتار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ج ۲، ص ۳۲۰، ملخصاً.

۲..... "الإتقان في علوم القرآن"، النوع ۴۷ في ناسخه ومنسوخه، ج ۱، ص ۳۲۶، ملخصاً.

۳..... المرجع السابق، ص ۳۲۶/۳۲۷، ملخصاً.

۴..... جستجو۔

۵..... ٹیڑھا پن۔

۶..... پ ۳، آل عمران: ۷.

۷..... "المعتقد المنتقد"، مسألة المشهور أن النبي ﷺ من أوحى إليه... إلخ، ص ۱۰۵-۱۰۷، ملخصاً.

۸..... "روح المعاني"، ج ۱۲، ص ۱۸۸، پ ۲۳، الصافات: ۱۰۲.

کہتے ہیں (۱)۔ اور وحی شیطانی کہ القامین جانب شیطان ہو، یہ کامن، ساحر اور دیگر کفار و فساق (۲) کے لیے ہوتی ہے۔

عقیدہ (۱۳): نبوت کسی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعے سے حاصل کر سکے (۳)، بلکہ محض عطائے الہی ہے، کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے، ہاں! دیتا اُسی کو ہے جسے اس منصبِ عظیم کے قابل بناتا ہے، جو قبل حصول نبوت تمام اخلاقِ رذیلہ سے پاک، اور تمام اخلاقِ فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارجِ ولایت طے کر چکتا ہے، اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے مزہ ہوتا ہے جو باعثِ نفرت ہو، اُسے عقلِ کامل عطا کی جاتی ہے، جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے، کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اُس کے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی (۴)۔

﴿اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (۵) ﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ (۶)

اور جو اسے کسی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصبِ نبوت تک پہنچ سکتا ہے، کافر ہے (۷)۔

عقیدہ (۱۵): جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کا فر ہے (۸)۔

عقیدہ (۱۶): نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے؛ کہ

۱....."البواقیت، المبحث ۴۶ فی بیان وحی الأولیاء ... إلخ، الجزء الثانی، ص ۳۴۲، ملخصاً۔

۲.....فاسق کی جمع، یعنی وہ لوگ جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوں۔ ("معجم لغة الفقهاء"، ص ۳۳۸)۔

۳....."المعتقد المنتقد"، مسئلة: النبوة لیست کسبیه... إلخ، ص ۱۰۷۔

۴....."أحكام شریعت" حصہ سوم، ص ۲۴۳، ملخصاً، "المسامرة"، شروط النبوة، ص ۲۲۶، ملخصاً۔

۵.....پ ۸، الأنعام: ۱۲۴۔

۶.....پ ۲۷، الحديد: ۲۱۔

۷....."المعتقد المنتقد"، مسئلة: النبوة لیست کسبیه... إلخ، ص ۱۰۸/۱۰۷، ملخصاً۔

۸.....المرجع السابق، مسئلة: من جواز زوال العقل... إلخ، ص ۱۰۹۔

نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں (۱)۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے۔ عصمتِ انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ اُن کے لیے حفظِ الہی کا وعدہ ہولیا ہے، جس کے سبب اُن سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے، بخلاف ائمہ و اکابرِ اولیاء، کہ اللہ عز و جل اُنہیں محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ (۱۷): انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لیے باعثِ نفرت ہو، جیسے کذب و خیانت و جہل و غیر ہا صفاتِ ذمیرہ (۲) سے، نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مُردّت کے خلاف ہیں قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت بالاجماع معصوم ہیں، اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں، اور حق یہ ہے کہ تعددِ صفائر سے بھی قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت معصوم ہیں (۳)۔

عقیدہ (۱۸): اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کے لیے جتنے احکام نازل فرمائے اُنہوں نے وہ سب پہنچا دیے، جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا، تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا، کافر ہے (۴)۔

عقیدہ (۱۹): احکامِ تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے (۵)۔

عقیدہ (۲۰): اُن کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے متکثر ہوتا ہے، پاک ہونا ضروری ہے (۶)۔

عقیدہ (۲۱): اللہ عز و جل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی، زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے، مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دیے سے ہے، لہذا ان کا

۱....."المسامرة"، شروط النبوة، ص ۲۲۷، ملخصاً۔

۲.....بُردی صفتوں۔

۳....."المسامرة"، شروط النبوة، ص ۲۲۷/۲۲۸، ملخصاً۔

۴....."المعتقد المتقد"، مبحث: أما ما يجب لهم عليهم الصلاة والسلام، ومنه: تبليغ جميع ما أمروا بتبليغه، ص ۱۱۳/۱۱۴۔

۵....."المسامرة"، شروط النبوة، الكلام على العصمة، ص ۲۳۴۔

۶.....المرجع السابق، ص ۲۲۶۔

علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عز وجل کے لیے محال ہے، کہ اُس کی کوئی صفت، کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا، بلکہ ذاتی ہے۔ جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں، وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔

﴿اَفْتُوْا مِنْۢ بَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضِ﴾ (۱)

یعنی: ”قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔“

کہ آیت نفی دیکھتے ہیں، اور اُن آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے، انکار کرتے ہیں، حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں؛ کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے، اثبات عطائی کا ہے؛ کہ یہ انبیاء ہی کی شایان شان ہے، اور منافی الوہیت ہے، اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئے گی، باطل محض ہے؛ کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عز وجل کیلئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے۔ اور یہ نہ کہے گا مگر کافر، ذرات عالم متناہی ہیں، اور اُس کا علم غیر متناہی، ورنہ جہل لازم آئے گا، اور یہ محال؛ کہ خدا جہل سے پاک، نیز ذاتی و عطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃ ایمان و اسلام کے خلاف ہے؛ کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن و واجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں؛ کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود، اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر، کھلا شرک ہے۔ انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں...؟ اُن کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں، اور اسی کا نام غیب ہے۔ اولیاء کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے، مگر بواسطہ انبیاء کے (۲)۔

عقیدہ (۲۲): انبیائے کرام، تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر

بتائے، کافر ہے (۱)۔

عقیدہ (۲۳): نبی کی تعظیم، فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے، کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تمکذیب، کفر ہے (۲)۔

عقیدہ (۲۴): حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے، بعض کا صریح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں، جن کے اسمائے طہیہ بالصریح قرآن مجید میں ہیں، وہ یہ ہیں: حضرت آدم (۱) علیہ السلام، حضرت نوح (۲) علیہ السلام، حضرت ابراہیم (۵) علیہ السلام، حضرت اسماعیل (۶) علیہ السلام، حضرت اسحاق (۷) علیہ السلام، حضرت یعقوب (۸) علیہ السلام، حضرت یوسف (۹) علیہ السلام، حضرت موسیٰ (۱۰) علیہ السلام، حضرت ہارون (۱۱) علیہ السلام، حضرت شعیب (۱۲) علیہ السلام، حضرت لوط (۱۳) علیہ السلام، حضرت ہود (۱۴) علیہ السلام،

۱..... "شرح الشفاء"، فصل فی بیان ما هو من المقالات، ج ۴، ص ۵۱۹،

"الفتاویٰ الرضویة" (الحدیث)، کتاب السیر، ج ۱۴، ص ۲۶۲۔

۲..... "المعتقد المنتقد"، علامات محبة ﷺ، الفصل الثانی، الوجه الثالث: تکذیبہ ﷺ... إلخ، ص ۱۵۶۔

"الفتاویٰ الرضویة"، کتاب السیر، ج ۱۵، ص ۲۴۹۔

۳..... پ ۱، البقرة: ۳۵۔

۴..... پ ۱۷، الأنبياء: ۷۶۔

۵..... پ ۱۷، الأنبياء: ۶۹۔

۶..... پ ۱۷، الأنبياء: ۸۵۔

۷..... پ ۱۷، الأنبياء: ۷۲۔

۸..... پ ۱۷، الأنبياء: ۷۲۔

۹..... پ ۱۲، يوسف: ۴۔

۱۰..... پ ۱۷، الأنبياء: ۴۸۔

۱۱..... پ ۱۷، الأنبياء: ۴۸۔

۱۲..... پ ۱۲، هود: ۸۴۔

۱۳..... پ ۱۷، الأنبياء: ۷۴۔

۱۴..... پ ۱۹، الشعراء: ۱۲۴۔

حضرت داؤد (۱) علیہ السلام، حضرت سلیمان (۲) علیہ السلام، حضرت یونس (۳) علیہ السلام، حضرت الیاس (۴) علیہ السلام، حضرت زکریا (۵) علیہ السلام، حضرت یحییٰ (۶) علیہ السلام، حضرت عیسیٰ (۷) علیہ السلام، حضرت ابراہیم (۸) علیہ السلام، حضرت یونس (۹) علیہ السلام، حضرت ادريس (۱۰) علیہ السلام، حضرت ذوالکفل (۱۱) علیہ السلام، حضرت صالح (۱۲) علیہ السلام، حضور سید المرسلین محمد رسول اللہ (۱۳) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عقیدہ (۲۵): حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا، اور اپنا خلیفہ کیا، اور تمام اسماء و مستیات (۱۴) کا علم دیا، ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں، سب نے سجدہ کیا، شیطان (کہ از قسم جن تھا، مگر بہت بڑا عابد، زاہد تھا، یہاں تک کہ گروہ ملائکہ میں اُس کا شمار تھا) بانکار پیش آیا، ہمیشہ کے لیے مردود ہوا (۱۵)۔

عقیدہ (۲۶): حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا، بلکہ سب انسان اُن ہی کی اولاد ہیں، اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں، یعنی اولادِ آدم، اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابوالبشر کہتے ہیں، یعنی سب انسانوں کے باپ۔

۲..... پ ۱۷، الأنبياء: ۸۱۔

۳..... پ ۷، الأنعام: ۸۵۔

۶..... پ ۷، الأنعام: ۸۵۔

۱..... پ ۱۷، الأنبياء: ۷۹۔

۳..... پ ۱۷، الأنبياء: ۸۳۔

۵..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۷..... پ ۱۶، مريم: ۳۴۔

۸..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۹..... پ ۷، الأنعام: ۸۶۔

۱۰..... پ ۱۷، الأنبياء: ۸۵۔

۱۱..... پ ۱۷، الأنبياء: ۸۵۔

۱۲..... پ ۱۹، النمل: ۴۵۔

۱۳..... پ ۲۶، الفتح: ۲۹۔

۱۴..... ناموں اور ان سے پکاری جانے والی چیزوں۔

۱۵..... پ ۱، البقرة: ۳۱ - ۳۴۔

عقیدہ (۲۷): سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے (۱) اور سب میں پہلے رسول جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، انہوں نے ساڑھے نو سو برس ہدایت فرمائی، اُن کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے، ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے، استہزاء کرتے، اتنے عرصے میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے، باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں، ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے، مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور اُن کے ہلاک کی دُعا کی، طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی، صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا، بچ گئے (۲)۔

عقیدہ (۲۸): انبیاء کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں؛ کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے، یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے، اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں (۳) لہذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ (۲۹): نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے، اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا، ان حضرات کو مرسلین اولو العزم (۴) کہتے ہیں (۵) اور پانچوں حضرات باقی تمام انبیاء و مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقات الہی سے افضل ہیں۔ جس طرح حضور تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں (۶) بلا تشبیہ حضور کے صدقہ میں حضور کی امت

۱..... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث: أول الأنبياء آدم عليه السلام، ص ۱۳۶۔

۲..... پ ۱۲، ہود: ۴۰۔

۳..... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث: أول الأنبياء آدم عليه السلام، ص ۱۳۹/۱۴۰۔

"الفتاویٰ الرضویة (الحدیثہ)"، کتاب السیر، ج ۱۵، ص ۲۴۸۔

۴..... بلند و بالا عزت و عظمت اور حوصلہ والے۔

۵..... پ ۲۶، الأحقاف: ۳۵۔

۶..... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث: أفضل الأنبياء عليه السلام... إلخ، ص ۱۴۱۔

تمام امتوں سے افضل (۱)۔

عقیدہ (۳۰): تمام انبیاء، اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت و عزت والے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے چہرے کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے (۲)۔

عقیدہ (۳۱): نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا، اور منکروں کو اُس کے مثل کی طرف بلاتا ہے، اللہ عزوجل اُس کے دعویٰ کے مطابق امرِ محالِ عادی ظاہر فرما دیتا ہے، اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں (۳)، جیسے: حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ (۴)، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا (۵)، اور ید بیضا (۶)، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو چلا دینا، اور مادرِ زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا (۷)۔ اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں۔

عقیدہ (۳۲): جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے، وہ دعویٰ کر کے کوئی محالِ عادی اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا اور نہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا (۸)۔

فائدہ: نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نبوت ظاہر ہو اُس کو اربابِ صحت کہتے ہیں، اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں، اور عام مؤمنین سے جو صادر ہو اُسے معونت کہتے ہیں، اور بیباک قہار یا کفار سے جو اُن کے موافق ظاہر ہو اُس کو استہراج کہتے ہیں، اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے (۹)۔

۱..... پ ۴، آل عمران: ۱۱۰۔

۲..... "الفتاویٰ الرضویۃ"، کتاب السیر، ج ۱۵، ص ۲۴۹۔

۳..... "شرح العقائد النسفیۃ"، مبحث النبوات، ص ۱۳۵۔

۴..... پ ۱۹، الشعراء: ۱۵۵۔

۵..... پ ۱۶، طہ: ۲۰۔

۶..... پ ۱۶، طہ: ۲۲۔ یعنی روشن اور چمکدار ہاتھ۔

۷..... پ ۳، آل عمران: ۴۹۔

۸..... "الخیالی"، تعریف المعجزۃ مع مالہ وما علیہ، ص ۴۱۔

۹..... "النبراس شرح شرح العقائد"، أقسام الخوارق سبعة، ص ۲۷۲، ملخصاً۔

عقیدہ (۳۳): انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح حیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں^(۱) جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں^(۲) تصدیق وعدۃ الہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہو گئے، اُن کی حیات، حیاتِ شہدائے بیست ارفع و اعلیٰ ہے^(۳) فلہذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا، اُس کی بی بی بعدِ عدت نکاح کر سکتی ہے، بخلاف انبیاء کے؛ کہ وہاں یہ جائز نہیں^(۴) یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے اُن میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک ہیں، اب بعض وہ امور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ہیں، بیان کیے جاتے ہیں۔

عقیدہ (۳۴): اور انبیاء کی بعثت خاص کسی ایک قوم کو طرف ہوئی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان و جن، بلکہ ملائکہ، حیوانات، جمادات، سب کی طرف مبعوث ہوئے، جس طرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے، یوہیں ہر مخلوق پر حضور کی فرمانبرداری ضروری^(۵)۔

عقیدہ (۳۵): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملائکہ و انس و جن و غور و غلمان و حیوانات و جمادات، غرض تمام عالم کے لیے رحمت ہیں، اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان^(۶)۔

عقیدہ (۳۶): حضور، خاتم النبیین ہیں، یعنی اللہ عز و جل نے سلسلہ نبوت حضور پر ختم کر

۱..... "ابن ماجہ"، کتاب الجنائز، ذکر وفاته ودفنه، الحدیث: ۱۶۳۷، ص ۲۵۷۵۔

۲..... "حاشیۃ الصاوی"، ج ۱، ص ۳۳۳، پ ۴، آل عمران: ۱۶۹، ملخصاً۔

۳..... المرجع السابق، ص ۳۴۰، آل عمران: ۱۸۵، ملخصاً۔

۴..... پ ۲۲، الأحزاب: ۵۳،

"الخصائص الکبریٰ"، باب اختصاصہ بتحریم النکاح أزواجہ من بعدہ، ج ۲، ص ۳۲۶،

وقسم الکرمات، باب اختصاصہ ﷺ بأنه لا یورث... إلخ، ص ۴۳۶، ملخصاً۔

۵..... پ ۲۲، الأحزاب: ۲۸،

"المسامرة"، الأصل العاشر فی إثبات نبوة نبینا محمد ﷺ، ص ۲۳۶-۲۳۸، ملخصاً۔

۶..... پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۷

"المسامرة"، الأصل العاشر فی إثبات نبوة نبینا محمد ﷺ، ص ۲۳۷، ملخصاً۔

دیا، کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا، جو حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے، کافر ہے (۱)۔

عقیدہ (۳۷): حضور افضل جمیع مخلوق الہی ہیں، کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع کر دیے گئے، اور ان کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں، بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور کے طفیل میں، بلکہ حضور کے دستِ اقدس سے ملا، بلکہ کمال اس لیے کمال ہوا کہ حضور کی صفت ہے، اور حضور اپنے رب کے کرم سے اپنے نفسِ ذات میں کامل و اکمل ہیں، حضور کا کمال کسی وصف سے نہیں، بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال و کامل و مکمل ہو گیا، کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنادے (۲)۔

عقیدہ (۳۸): محال ہے کہ کوئی حضور کا مثل ہو، جو کسی صفتِ خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے، گمراہ ہے یا کافر (۳)۔

عقیدہ (۳۹): حضور کو اللہ عز و جل نے مرتبہ محبوبیتِ کبریٰ سے سرفراز فرمایا (۴)، کہ تمام خلق جو یائے رضائے مولا ہے (۵)، اور اللہ عز و جل طالبِ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۶)۔

عقیدہ (۴۰): حضور کے خصائص سے معراج ہے، کہ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور گری و عرش تک، بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے (۷)، اور وہ قربِ خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو،

۱..... پ ۲۲، الأحزاب: ۴۰، "المسامرة"، الأصل العاشر فی إثبات نبوة نبینا محمد ﷺ، ص ۲۳۷۔

"المعتقد المنتقد"، تکمیل الباب، ص ۱۲۰، ملخصاً۔

۲..... "المعتقد المنتقد"، تکمیل الباب، ص ۱۲۳، ملخصاً۔

۳..... المرجع السابق، ص ۱۲۳-۱۲۵، ملخصاً۔

۴..... پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۔

۵..... تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے۔

۶..... پ ۳۰، الضحیٰ: ۵۔

۷..... "فتح الباری شرح صحیح البخاری"، کتاب مناقب الأنصار، باب حدیث الإسراء، ر: ۳۸۸۶،

ج ۸، ص ۱۶۸، ملخصاً۔

اور جمال الہی پشیم سر دیکھا (۱)، اور کلام الہی بلا واسطہ سنا (۲)، اور تمام ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا ہے (۳)۔

عقیدہ (۴۱): تمام مخلوق اولین و آخرین حضور کی نیاز مند ہے، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام (۴)۔

عقیدہ (۴۲): قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی، بلکہ حقیقتہً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے، اور اللہ عز وجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں، اور یہ شفاعت کبریٰ مومن کا فر مطیع عاصی سب کے لیے ہے، کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگزا ہوگا، جس کے لیے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیے جاتے، اور اس انتظار سے نجات پاتے، اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور کی بدولت ملے گا، جس پر اولین و آخرین، موافقین و مخالفین، مؤمنین و کافرین سب حضور کی حمد کریں گے، اسی کا نام مقام محمود ہے (۵)، اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں، مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے، جن میں چار آرب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے، اس سے بہت زائد اور ہیں، جو اللہ و رسول کے علم میں ہیں، بہترے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے، اور مستحق جہنم ہو چکے، اُن کو جہنم سے بچائیں گے، اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے، اور بعضوں کے

۱..... "فتح الباری شرح صحیح البخاری"، کتاب مناقب الأنصار، باب المعراج، الحدیث: ۳۸۸۷، ج ۸، ص ۱۸۶، ملخصاً، پ ۲۷، النجم: ۱۷۔

۲..... "روح المعانی"، ج ۳، ص ۲۸، پ ۶، النساء: ۱۶۴۔

۳..... "النبراس"، بیان المعراج، ص ۲۹۵، ملخصاً۔

۴..... "صحیح مسلم"، کتاب الإیمان، باب أدنی أهل الجنة منزلة فیہا، الحدیث: ۴۸۰، ص ۷۱۴، ملخصاً۔

۵..... "روح المعانی"، ج ۸، ص ۲۰۲/۲۰۳، ملخصاً۔

"روح البیان"، ج ۵، ص ۱۹۲، ملخصاً، پ ۱۵، الإسراء: ۷۹۔

درجات بلند فرمائیں گے، اور بعضوں سے تخفیفِ عذاب فرمائیں گے (۱)۔

عقیدہ (۳۳): ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت بالحبۃ، شفاعت بالاذن، ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے (۲)۔

عقیدہ (۳۴): منصبِ شفاعت حضور کو دیا جا چکا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ)) (۳)، اور ان کا رب فرماتا ہے:

﴿وَأَسْتَغْفِرُ لَذُنُوبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (۴)

”مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مؤمنین و مؤمنات کے گناہوں کی“۔

شفاعت اور کس کا نام ہے...؟

”اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيبِكَ الْكَرِيمِ ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾“ (۵)

شفاعت کے بعض احوال، نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے، احوالِ آخرت میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان ہوں گے۔

عقیدہ (۳۵): حضور کی محبت مدارِ ایمان، بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے، جب تک حضور کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا (۶)۔

عقیدہ (۳۶): حضور کی اطاعت عین طاعتِ الہی ہے، طاعتِ الہی بے طاعتِ حضور ناممکن ہے (۷)، یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضوراً سے یاد فرمائیں، فوراً جواب دے

۱..... ”المعتقد المتقدم“، تکمیل الباب، ص ۱۲۸۔

۲..... المرجع السابق، ص ۱۳۰/۱۳۱، ملخصاً۔

۳..... ”کنز العمال“، کتاب الفضائل، فضائل نبینا محمد ﷺ، الجزء ۱۱، ص ۱۹۸، الحدیث: ۳۲۰۵۹۔

۴..... پ ۲۶، محمد: ۵۱۹..... پ ۱۹، الشعراء، ۸۸/۸۹۔

۵..... ”المعتقد المتقدم“، الباب الثانی فی النبوة، الفصل الأول، ص ۱۳۳۔

۷..... پ ۵، النساء: ۹۵۔

اور حاضر خدمت ہو، اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور سے کلام کرے، بدستور نماز میں ہے، اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں (۱)۔

عقیدہ (۴۷): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے، اور فعلِ تعظیم بعدِ ایمان ہر فرض سے مقدم ہے، اس کی اہمیت کا پتا اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوہٴ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا، مولیٰ علی نے نمازِ عصر نہ پڑھی تھی، آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے، مگر اس خیال سے کہ زانو سر کاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے، زانو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا، جب چشمِ اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا (۲)، حضور نے حکم دیا، ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا (۳)، اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادت نماز اور وہ بھی صلوٰۃ وسطیٰ نمازِ عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی، کہ عبادتیں بھی ہمیں حضور ہی کے صدقہ میں ملیں، دوسری حدیث اسکی تائید میں یہ ہے کہ غارِ ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے، اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اُس کے سوراخ بند کر دیئے، ایک سوراخ باقی رہ گیا، اُس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا، تشریف لے گئے اور اُن کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا، اُس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت رہتا تھا، اُس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا، انہوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا، آخر اُس نے پاؤں میں کاٹ لیا، جب صدیق اکبر کے آنسو چہرہٴ انور پر گرے، چشمِ مبارک کھلی، عرضِ حال کیا،

۱..... ب ۹، الأنفال: ۲۴، "الخصائص الكبرى"، باب اختصاصه ﷺ بأن المصلي يحاط به بقوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۴۳، ملخصاً.

۲..... "الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ"، فصل في انشاق القمر، ص ۱۸۵، ملخصاً.

۳..... "شرح الشفاء"، فصل في انشاق القمر، ص ۵۹۶، ملخصاً.

"الخصائص الكبرى"، باب رد الشمس بعد غروبها... إلخ، ص ۱۳۷.

حضور نے لعابِ دہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا (۱)، ہر سال وہ ہر عود کرتا، بارہ (۱۲) برس بعد اُسی سے شہادت پائی (۲)۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروغ ہیں
اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے (۳)

عقیدہ (۴۸): حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اُس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے، اب بھی اُسی طرح فرضِ اعظم ہے، جب حضور کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار بادبِ سُنے، اور نامِ پاک سُنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے (۴)۔

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مُعَدِّنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالِهِ الْكَرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ“

اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے، اور درود شریف کی کثرت کرے، اور نامِ پاک لکھے تو اُس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے، بعض لوگ براہِ اختصار صلعم یا ص لکھتے ہیں، یہ محض ناجائز و حرام ہے (۵)۔ اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب و مہاجرین و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے، اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے، اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں، اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے، کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں، قریبوں، باپ، بھائیوں اور وطن کو چھوڑا، اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور اُن کے دشمنوں سے بھی اُلفت...! ایک کو اختیار کر کہ ضِدِّین (۶) جمع نہیں ہو سکتیں، چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا (۷)۔ نیز علامت

۱..... ”روح المعانی“، ج ۵، ص ۱۴۲، پ ۱۰، التوبة: ۴۰، ملخصاً.

۲..... ”تفسير الخازن“، پ ۱۰، التوبة: ۴، ج ۲، ص ۲۴۰.

۳..... ”حدائقِ بخشش“، حصہ اول، ص ۹۲.

۴..... ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۳، ص ۸۱، ملخصاً.

۵..... المرجع السابق. ۶..... دو مخالف چیزیں۔

۷..... پ ۲۸، المحادلة: ۲۲، پ ۱۰، التوبة: ۲۳/۲۴، =

محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں، کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیسی کی بُ بھی ہو، کبھی زبان پر نہ لائے، اگر حضور کو پکارے تو نامِ پاک کے ساتھ ندا نہ کرے؛ کہ یہ جائز نہیں، بلکہ یوں کہے:

”يَا نَبِيَّ اللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا حَبِيبَ اللَّهِ!“ (۱)

اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے، کھڑا ہو کر سر اٹھکائے ہوئے صلاۃ و سلام عرض کرے، بہت قریب نہ جائے، نہ ادھر ادھر دیکھے، اور خبردار، خبردار...! آواز نہ کرنا؛ کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اُکارت جائے (۲)، اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے اور اُن کی پیروی کرے (۳)۔

عقیدہ (۴۹): حضور کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بہ ظہر حقارت دیکھے کافر ہے (۴)۔
عقیدہ (۵۰): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عز و جل کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور کے تحت تصرف (۵) کر دیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے،

= ”حاشیۃ الصاوی“، ج ۳، ص ۷۹۲،

”صحیح البخاری“، کتاب الایمان، باب حبِّ الرسول ﷺ من الایمان، الحدیث: ۱۴، ص ۳۔

”المعتقد المتقد“، ومنها: محبة لمن أحبه النبي ﷺ، ص ۱۳۶/۱۳۷، ملخصاً.

۱..... پ ۱۸، النور: ۶۳، ”حاشیۃ الصاوی“، ج ۴، ص ۱۴۲۱۔

”المعتقد المتقد“، وكذا يجب توقيه... إلخ، ص ۱۳۹/۱۴۰، ملخصاً.

۲..... پ ۲۶، الحجرات: ۲، ”نسیم الریاض“، ج ۵، ص ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۱۳، ملخصاً.

”الفتاویٰ الرضویۃ“، کتاب الحج، فی ضمن الرسالة: ”أنوار البشارة فی مسائل الحج والزيارة“، ج ۴، ص ۷۲۲.

۳..... ”المعتقد المتقد“، وأما علاماتها، ص ۱۳۵/۱۳۶، ملخصاً.

۴..... ”حاشیۃ الصاوی“، ج ۴، ص ۱۴۲۱۔ ”المعتقد المتقد“، الفصل الثاني، ص ۱۴۶-۱۵۲، ملخصاً.

۵..... اختیار میں، زیرِ حکم۔

اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو انہیں اپنا مالک نہ جانے
 حلاوتِ سقّت (۱) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی ملک ہے (۲) تمام جنت اُن کی جاگیر ہے،
 ملکوت السموات والارض حضور کے زیر فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دے دی
 گئیں (۳) رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں (۴) دنیا و آخرت
 حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے، احکامِ تشریعیہ (۵) حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے، کہ جس پر جو
 چاہیں حرام فرمادیں، اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں (۶)، اور جو فرض چاہیں معاف
 فرمادیں (۷)۔

عقیدہ (۵۱): سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور کو ملا، روزِ ميثاق تمام انبیاء سے حضور پر
 ایمان لانے، اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا (۸) اور اسی شرط پر یہ منصبِ اعظم اُن کو دیا
 گیا (۹) حضور نبی الانبیاء ہیں، اور تمام انبیاء حضور کے امتی، سب نے اپنے اپنے عہدِ کریم میں حضور
 کی نیابت میں کام کیا (۱۰) اللہ عز و جل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بتایا، اور حضور کے نور سے تمام

۱..... سقّت کی لذت و شفا۔ ۲..... پ ۵، النساء: ۶۵، پ ۲۲، الأحزاب: ۳۶، پ ۱۰، التوبة: ۱۰۰۔

۷۴، پ ۹، الأعراف: ۱۵۷، پ ۱۰، التوبة: ۲۹، ”صحیح مسلم“، کتاب الفضائل، باب إثبات
 حوض نبینا... إلخ، الحدیث: ۵۹۷۶، ص ۱۰۹۴، ملخصاً۔

۳..... ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب الصلاة، باب السجود وفضله، ج ۲، ص ۶۱۵، تحت الحدیث: ۸۹۶۔

۴..... ”صحیح البخاری“، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیراً یفقه فی الدین، ص ۸، الحدیث: ۷۱۔
 ”المواهب الدنیة“، الفصل الثانی، أعطی مفاتیح الخزائن، ج ۲، ص ۶۳۹۔
 ”الأمن والعلی“، ص ۱۱۳-۱۱۵۔ ۵..... شرعی احکام۔

۶..... پ ۹، الأعراف: ۱۵۷۔

”الخصائص الکبری“، باب اختصاصه ﷺ بأنه یخص... إلخ، ج ۱، ص ۴۵۹-۴۶۲۔

۷..... ”المسند“ للإمام أحمد، مسند البصریین، الحدیث: ۲۰۳۰۹، ج ۷، ص ۲۸۳/۲۸۴۔

۸..... پ ۳، آل عمران: ۸۱۔

”الخصائص الکبری“، باب خصوصية النبی ﷺ بكونه أول النبیین، ج ۱، ص ۸/۷۔

۹..... ”روح المعانی“، ج ۲، ص ۳۳۴۔

۱۰..... المرجع السابق، ص ۳۳۵، ”الخصائص الکبری“، فائدة فی أنّ رسالة النبی ﷺ... إلخ، ج ۱، ص ۹۔

عالم کو متوہ فرمایا، بایں معنی ہر جگہ حضور تشریف فرما ہیں (۱)۔

كالشمس في وسط السماء ونورها
يغشي البلاد مشارقاً ومغرباً

مگر کورِ باطن کا کیا علاج۔

گر نہ بیند بروزِ شہرہ چشم

چشمہ آفتاب را چہ گناہ (۲)

مسئلہ ضروریہ: انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں انکا ذکر تلاوتِ قرآن و روایتِ حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے، اوروں کو اُن سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال...! مولیٰ عز وجل اُن کا مالک ہے، جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے، وہ اُس کے پیارے بندے ہیں، اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تو اضع فرمائیں، دوسرا اُن کلمات کو سند نہیں بنا سکتا، اور خود اُن کا اطلاق کرے تو مردودِ بارگاہ ہو، پھر اُنکے یہ افعال جن کو ذلت و لغزش سے تعبیر کیا جائے ہزار ہا حکم و مصالح پر مبنی، ہزار ہا فوائد و برکات کی منبر (۳) ہوتی ہیں، ایک لغزش اپنا (۴) آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیے، اگر وہ نہ ہوتی، جنت سے نہ اترتے، دنیا آباد نہ ہوتی، نہ کتابیں اترتیں، نہ رسول آتے، نہ جہاد ہوتے، لاکھوں کروڑوں مخلوقات (۵) کے دروازے بند رہتے، اُن سب کا فتح باب ایک لغزشِ آدم کا نتیجہ مبارکہ و ثمرہ طیبہ ہے۔ بالجملہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی لغزش، مَن و ٹوکس شمار میں ہیں، صدیقین کی حسنات سے افضل و اعلیٰ ہے۔

”حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ“ (۶)

۱..... پ ۲۱، الأحزاب: ۶، ”روح المعانی“، ج ۱۱، ص ۲۲۸۔

”صحیح البخاری“، کتاب الحنائن، باب الصلاۃ علی الشہید، الحدیث: ۱۳۴۴، ص ۱۰۴/۱۰۵۔

۲..... اگر اندھے کو دن میں روشنی نظر نہ آئے، تو اس میں سورج کا کیا قصور۔

۳..... ہزاروں حکمتوں اور مصلحتوں پر مشتمل، ہزاروں فائدوں اور برکتوں کو لانے والی۔ ۳..... ہمارے باپ۔

۵..... نیکیوں کے اجر۔ ۶..... ”المعتقد المنتقد“، الفصل الثانی، الوجه الخامس، ص ۱۶۶/۱۶۷، ملخصاً۔

نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے لیے خطاؤں کا درجہ رکھتی ہیں۔

ملائکہ کا بیان

فرشتے اجسامِ نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں (۱)۔

عقیدہ (۱): وہ وہی کرتے ہیں جو حکمِ الہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً، نہ سہواً، نہ خطاً، وہ اللہ کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صفاتِ وکبار (۲) سے پاک ہیں (۳)۔

عقیدہ (۲): ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں، بعض کے ذمہ حضراتِ انبیائے کرام کی خدمت میں وحی لانا، کسی کے متعلق پانی برسانا، کسی کے متعلق ہوا چلانا، کسی کے متعلق روزی پہنچانا، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا، کسی کے متعلق بدنِ انسان کے اندر تصرف کرنا، کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا، کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اُس میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق انسان کے نامہ اعمال لکھنا، بیٹوں کا دربارِ رسالت میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی صلاۃ و سلام پہنچانا، بعضوں کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا، کسی کے ذمہ قبضِ روح کرنا، بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا، کسی کے متعلق صورِ مھوٹکنا، اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں (۴)۔

عقیدہ (۳): فرشتے نہ مرد ہیں، نہ عورت (۵)۔

عقیدہ (۴): اُن کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے (۶)۔

۱..... "البواقیت"، مبحث ۳۹ فی بیان صفة الملائكة... إلخ، الجزء الثاني، ص ۲۹۵۔

۲..... چھوٹے بڑے گناہوں۔

۳..... پ ۲۸، التحريم: ۶۔

۴..... پ ۳۰، النزاعات: ۱-۵، "روح المعاني"، ج ۱۵، ص ۳۹-۴۴، ملخصاً۔

۵..... "البواقیت"، المبحث ۳۹ فی بیان صفة الملائكة... إلخ، الجزء الثاني، ص ۲۹۵۔

۶..... "التفسير الكبير"، ج ۸، ص ۱۳۵، ملخصاً۔

"شرح العقائد النسفية"، مبحث الملائكة عباد الله... إلخ، ص ۱۴۲، ملخصاً۔

"الفتاوى الرضوية" (الحديثة)، ج ۱۴، ص ۲۶۶، ملخصاً۔

عقیدہ (۵): انکی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا، اور اُس کے بتائے سے اُس کا رسول۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں، جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام، اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں (۱)۔

عقیدہ (۶): کسی فرشتہ کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے، جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبعوض (۲) کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آگیا، یہ قریب بکلمہ کفر ہے (۳)۔

عقیدہ (۷): فرشتوں کے وجود کا انکار، یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں (۴)۔

جن کا بیان

عقیدہ (۸): یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں، ان میں تو والد و تناسل ہوتا (۵) ہے، کھاتے، پیتے، جیتے، مرتے ہیں (۵)۔

عقیدہ (۹): ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، مگر ان کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں، اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سنی بھی ہیں بد مذہب بھی، اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے (۶)۔

۲..... قابل نفرت

۱..... "التفسیر الکبیر"، ج ۱، ص ۳۸۶، ملخصاً۔

۳..... "البحر الرائق"، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۵، ص ۲۰۴/۲۰۵، ملخصاً۔

"مجمع الأنهر"، کتاب السیر والجهاد، باب المرتد، ثم أن ألفاظ الکفر أنواع، ج ۲، ص ۵۰۷، ملخصاً

۳..... "اعتقاد الاحباب فی الحمیل والمصطفی والال... إلخ" (المعروف دس عقیدے)، ص ۸۰۔

۴..... اولاد پیدا ہوتی اور نسل چلتی۔ ۵..... پ ۱۴، الحجر: ۲۷، "التفسیر الکبیر"، ج ۱، ص ۴۲۹،

"النبراس"، الملائكة علیہم السلام، ص ۲۸۷، ملخصاً۔ ۶..... پ ۲۹، الجن: ۱۶/۵،

"الیواقیت"، المبحث ۲۳ فی إثبات وجود الجن ... إلخ، ص ۱۸۲، ملخصاً۔ "روح البیان"،

عقیدہ (۱۰): ان کے وجود کا انکار، یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے (۱)۔

عالم برزخ کا بیان

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں (۲) مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام اُس و جن کو حسب مراتب اُس میں رہنا ہوتا ہے، اور یہ عالم اِس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو، برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔

عقیدہ (۱): ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر ہے اُس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی (۳) جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اُس وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام قبضِ روح کے لیے آتے ہیں (۴) اور اُس شخص کے دہنے بائیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں، مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں، اور کافر کے دہنے، بائیں عذاب کے (۵)۔ اُس وقت ہر شخص پر اسلام کی حکانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے، مگر اُس وقت کا ایمان معتبر نہیں؛ اس لیے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے، اور اب غیب نہ رہا، بلکہ یہ چیزیں مشاہد ہو گئیں (۶)۔

ج ۱۰، ص ۱۹۴۔

۱..... "اعتقاد الأحاب فی الحیل والمصطفی والآل والأصحاب ... إلخ" المعروف "دس عقیدے"، ص ۸۰۔

۲..... پ ۱۸، المؤمنون: ۱۰۰۔

"شرح الصدور"، باب مفر الأرواح، ص ۲۳۶۔

۳..... پ ۱۴، النحل: ۶۱۔

۴..... پ ۲۱، السجدة: ۱۱۔

"تفسیر غرائب القرآن"، ج ۶، ص ۴۳۹، ملخصاً۔

۵..... "مشكاة المصابيح"، الفصل الثالث، باب ما يقال عند من حضره الموت، ص ۱۴۶۔

۶..... "تفسیر الخازن"، ج ۲، ص ۳۳۰۔

عقیدہ (۲): مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جدا ہوگئی، مگر بدن پر جو گزرے گی روح ضرور اُس سے آگاہ و متاثر ہوگی، جس طرح حیات دنیا میں ہوتی ہے، بلکہ اُس سے زائد۔ دنیا میں ٹھنڈا پانی، سرد ہوا، نرم فرش، لذیذ کھانا، سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں، مگر راحت و لذت روح کو پہنچتی ہے، اور ان کے عکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں، اور تکلف و اذیت روح پاتی ہے^(۱)، اور روح کے لیے خاص اپنی راحت و اَلَم کے الگ اسباب ہیں، جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے، بعینہ^(۲) یہی سب حالتیں برزخ میں ہیں^(۳)۔

عقیدہ (۳): مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے، بعض کی قبر پر، بعض کی چاہِ زمزم شریف میں^(۴) بعض کی آسمان و زمین کے درمیان، بعض کی پہلے، دوسرے، ساتویں آسمان تک، اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، اور بعض کی روحیں زیرِ عرش قدیلوں^(۵) میں، اور بعض کی اعلیٰ علیین^(۶) میں^(۷) مگر کہیں ہوں، اپنے جسم سے اُن کو تعلق بدستور رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتے، پہچانتے، اُس کی بات سنتے ہیں، بلکہ روح کا دیکھنا قُربِ قبر ہی سے مخصوص نہیں^(۸) اس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفس^(۹) میں بند تھا، اور اب آزاد کر دیا گیا۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں:

”روح المعانی“، ج ۶، ص ۲۶۶۔

۱..... ”شرح العقائد النسفیة“، مبحث عذاب القبر، ص ۱۰۱، ملخصاً۔

۲..... بالکل۔

۳..... ”الفتاویٰ الرضویة“ الحدیة، ج ۹، ص ۶۵۸۔

۴..... یعنی زمزم شریف کے کنویں میں۔

۵..... قدیل کی جمع، ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ لگاتے ہیں۔

۶..... جنت کے نہایت ہی بلند و بالا مکانات میں۔

۷..... ”الفتاویٰ الرضویة“ الحدیة، ج ۹، ص ۶۵۸، ”شرح الصلوة“، باب مقر الأرواح، ص ۲۳۶/۲۳۷۔

ملخصاً۔ ۸..... ”الفتاویٰ الرضویة“ (القديمة)، ج ۹، ص ۸/۹۔

۹..... ایک پرندہ پہلے منجرہ۔

”إِنَّ النُّفُوسَ الْقُدُسِيَّةَ إِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِيَّةِ اتَّصَلَتْ بِالْمَلَأِ الْأَعْلَى وَتَرَى وَتَسْمَعُ الْكُلَّ كَالْمُشَاهِدِ“ (۱)۔

”بیشک پاک جانیں جب بدن کے علقوں سے جدا ہوتی ہیں، عالم بالا سے مل جاتی ہیں، اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔“

حدیث میں فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يُخَلَّى سَرُبَةً يَسْرُحُ حَيْثُ شَاءَ)) (۲)

”جب مسلمان مرتا ہے اُس کی راہ کھول دی جاتی ہے، جہاں چاہے جائے۔“

شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں: ”روح راقرب وبعد مکانی یکساں است“ (۳)۔

کافروں کی خبیث روہیں بعض کی اُن کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہِ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالہ ہے، بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں زمین تک، بعض کی اُس کے بھی نیچے سطحین (۴) میں، اور وہ کہیں بھی ہو، جو اُس کی قبر یا مرگھٹ (۵) پر گزرے اُسے دیکھتے، پہچانتے، بات سنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں؛ کہ قید ہیں (۶)۔

عقیدہ (۴): یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تباخ اور آواگون کہتے ہیں، محض باطل اور اُس کا ماننا کفر ہے (۷)۔

۱..... ”فیض القدير شرح الجامع الصغير“، حرف الصاد، تحت الحديث: ۵۰۱۶، ج ۴، ص ۲۶۳، بتغییر قلیل۔
۲..... ”المصنّف“ لابن أبي شيبة، كتاب الزهد، كلام عبد الله بن عمرو، ج ۸، ص ۱۸۹، الحديث: ۱۰، بتغییر قلیل۔

۳..... ترجمہ: روح کیلئے دُور اور قریب کی جگہیں سب برابر ہیں۔ ”الفتاوى الرضوية“ (الحديثة)، كتاب الجنائز، في ضمن الرسالة: ”حياة الموات في بيان سماع الأموات“، ج ۹، ص ۸۰۴، ملخصاً۔
۴..... جہنم کی ایک وادی کا نام۔
۵..... ہندوؤں کے مردے جلانے کی جگہ۔

۶..... ”شرح الصدور“، باب مفر الأرواح، ۲۳۶/۲۳۷، ملخصاً۔

”الفتاوى الرضوية (الحديثة)“، ج ۹، ص ۶۵۸۔

۷..... ”الفتاوى الهندية“، كتاب السير، باب التاسع في أحكام المرتدين، ج ۲، ص ۲۶۴۔ ”النبراس“،

باب البعث حق، ص ۲۱۳۔

عقیدہ (۵): موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہیں، نہ یہ کہ روح مر جاتی ہو، جو روح کو فنا مانے بد مذہب ہے (۱)۔

عقیدہ (۶): مردہ کلام بھی کرتا ہے، اور اُس کے کلام کو عوام جن اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں (۲)۔

عقیدہ (۷): جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اُس وقت اُس کو قبر دباتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دہانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ماں پیار میں اپنے بچے کو زور سے چٹا لیتی ہے، اور اگر کافر ہے تو اُس کو اس زور سے دباتی ہے (۳) کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں (۴)۔

عقیدہ (۸): جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں وہ اُن کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے (۵)، اُس وقت اُس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں، اُن کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں، اُن کے بدن کا رنگ سیاہ، اور آنکھیں سیاہ اور نیلی، اور دیگ کی برابر، اور شعلہ زن ہیں، اور اُن کے مُہیب (۶) بال سر سے پاؤں تک، اور اُن کے دانت کئی ہاتھ کے، جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے، اُن میں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں (۷)۔ مردے کو جھنجھوڑتے، اور جھڑک کر اُٹھاتے، اور نہایت سختی کے ساتھ گڑخت آواز میں سوال کرتے ہیں۔

۱..... "حياة الموات في بيان سماع الأموات" المعروف "روحون كى دنيا"، ص ۸۶/۸۷.

۲..... "صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب كلام الميت على الجنائز، الحديث: ۶۳۸۵، ص ۱۰۸.

۳..... "شرح الصدور"، ذكر تخفيف ضمة القبر على المؤمن، ص ۳۴۵.

۴..... "النبراس"، باب عذاب القبر وثوابه، ص ۲۰۸.

"سنن الترمذي"، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، الحديث: ۱۰۷۱، ص ۱۷۵۴.

۵..... "صحيح البخاري"، باب الميت يسمع خفق النعال، الحديث: ۱۳۳۸، ص ۱۰۴.

۶..... خوفناك

۷..... "النبراس"، باب عذاب القبر وثوابه، ص ۲۰۶/۲۰۷، ملخصاً.

"الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، ج ۹، ص ۹۳۵/۹۳۶.

پہلا سوال : ((مَنْ رَبُّكَ؟))

”تیرا رب کون ہے؟“

دوسرا سوال : ((مَا دِينُكَ؟))

”تیرا دین کیا ہے؟“

تیسرا سوال : ((مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟))

”ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟“

مردہ مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا:

((رَبِّيَ اللَّهُ))

”میرا رب اللہ ہے۔“

اور دوسرے کا جواب دے گا:

((دِينِي الْإِسْلَامُ))

”میرا دین اسلام ہے۔“

تیسرے سوال کا جواب دے گا:

((هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

”وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔“

وہ کہیں گے تجھے کس نے بتایا؟ کہے گا میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی (۱) بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سوال کا جواب پا کر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا (۲) اُس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا، اس کے لیے جنت کا پچھونا بچھاؤ، اور جنت کا لباس پہناؤ، اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔

۱.....”مشكاة المصابيح“، باب من حضره الموت، ص ۱۴۲۔

”صحيح البخاري“، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، الحديث: ۱۳۷۴، ص ۱۰۷۔

۲.....”النبراس“، باب عذاب القبر وثوابه، ص ۲۰۸۔

جنت کی نسیم اور خوشبو اُس کے پاس آتی رہے گی، اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک اُس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی (۱)، اور اُس سے کہا جائے گا کہ تو سو جیسے دُلہا سوتا ہے (۲)۔ یہ خواص کے لیے عموماً ہے، اور عوام میں اُن کے لیے جن کو وہ چاہے، ورنہ وسعتِ قبر حسبِ مراتب مختلف ہے، بعض کیلئے ستر ستر ہاتھ لمبی چوڑی، بعض کے لیے جتنی وہ چاہے زیادہ، حتیٰ کہ جہاں تک نگاہ پہنچے۔ اور عُصَاة (۳) میں بعض پر عذاب بھی ہوگا ان کی معصیت کے لائق، پھر اُس کے پیرانِ عظام، یا مذہب کے امام، یا اور اولیائے کرام کی شفاعت، یا محض رحمت سے جب وہ چاہے گانجات پائیں گے، اور بعض نے کہا کہ مؤمن عاصی پر عذابِ قبر شبِ جمعہ آنے تک ہے، اس کے آتے ہی اٹھالیا جائے گا (۴) واللہ تعالیٰ اعلم۔ ہاں! یہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو مسلمان شبِ جمعہ یا روزِ جمعہ یا رمضانِ مبارک کے کسی دن رات میں مرے گا، سوالِ نکیرین و عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا (۵)۔ اور یہ جو ارشاد ہوا کہ اُس کے لیے جنت کی کھڑکی کھول دیں گے، یہ یوں ہوگا کہ پہلے اُس کے بائیں ہاتھ کی طرف جہنم کی کھڑکی کھولیں گے، جس کی لپٹ اور جلن اور گرم ہوا اور سخت بدبو آئے گی، اور معاً (۶) بند کر دیں گے۔ اُس کے بعد دہنی طرف سے جنت کی کھڑکی کھولیں گے، اور اُس سے کہا جائے گا کہ اگر تُو ان سوالوں کے صحیح جواب نہ دیتا تو تیرے واسطے وہ تھی، اور اب یہ ہے؛ تاکہ وہ اپنے رب کی نعمت کی قدر جانے کہ کیسی بلائے عظیم سے بچا کر کیسی نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائی۔ اور منافق کے لیے اس کا عکس ہوگا، پہلے جنت کی کھڑکی کھولیں گے کہ اس کی خوشبو، ٹھنڈک، راحت، نعمت کی

۱..... "مشکاة المصابیح"، الفصل الثالث، باب من حضره الموت، ص ۱۴۲۔

۲..... "سنن الترمذی"، کتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، الحديث: ۱۰۷۱، ص ۱۷۵۴۔

۳..... عاصی کی جمع، یعنی گنہگار لوگ

۴..... "النبراس"، باب عذاب القبر و ثوابه، ص ۲۰۵، ملخصاً۔

۵..... "سنن الترمذی"، کتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن مات يوم الجمعة، الحديث: ۱۰۷۴، ۱۷۵۵،

"أنیس الواعظین"، ص ۲۵۔

"الفتاویٰ الرضویة" (الحدیة) ج ۹، ص ۶۵۹۔

جھلک دیکھے گا، اور معاہدہ کر دیں گے، اور دوزخ کی کھڑکی کھول دیں گے؛ تاکہ اُس پر اس بلائے عظیم کے ساتھ حسرتِ عظیم بھی ہو، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مان کر، یا اُن کی شانِ رفیع میں ادنیٰ گستاخی کر کے کیسی نعمت کھوئی، اور کیسی آفت پائی! اور اگر مُردہ منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا:

((هَاهُ هَاهُ لَا أَذْرِي))

”افسوس! مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔“

((كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئاً فَأَقُولُ))

”میں لوگوں کو کہتے سنتا تھا خود بھی کہتا تھا۔“

اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے، اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ، اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ اس کی گرمی اور پٹ اس کو پہنچے گی، اور اس پر عذاب دینے کے لیے دفر شتے مقرر ہوں گے، جو اندھے اور بہرے ہوں گے، ان کے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس ہتوڑے سے اُس کو مارتے رہیں گے (۱) نیز سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے، نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہو کر کٹا یا بھیڑ یا یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے، اور نیکوں کے اعمال کسبہ مقبول و محبوب صورت پر متشکل ہو کر اُس دیں گے (۲)۔

عقیدہ (۹): عذابِ قبر حق ہے، اور وہیں محمّد قبر حق ہے (۳) اور دونوں جسم و روح دونوں پر ہیں، جیسا کہ اوپر گزرا۔ جسم اگر چہ گل جائے، جل جائے، خاک ہو جائے، مگر اُس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے، وہ مَوَدِّ عذاب و ثواب ہوں گے (۴) اور انہیں پر روز

۱..... ”شرح الصدور“، باب فتنۃ القبر و سؤال منکر و نکیر، ص ۱۳۵۔

”مشکاة المصابیح“، باب إثبات عذاب القبر، ص ۲۵/۲۶۔

۲..... ”إحياء علوم الدین“، الباب السابع فی حقيقة الموت... إلخ، ج ۵، ص ۲۵۴۔

۳..... ”الواقیت“، البحث ۶۴ فی بیان أن سؤال منکر و نکیر... إلخ، ص ۴۱۷-۴۲۱۔

۴..... یعنی عذاب و ثواب انہیں پر وارد ہوگا۔

قیامت دوبارہ ترکیب جسم فرمائی جائے گی، وہ کچھ ایسے باریک اجزاء ہیں ریڑھ کی ہڈی میں جس کو ”عجب الذنب“ کہتے ہیں، کہ نہ کسی خوردبین سے نظر آسکتے ہیں، نہ آگ انہیں جلا سکتی ہے، نہ زمین انہیں گلا سکتی ہے، وہی تخم جسم ہیں۔ ولہذا روز قیامت روحوں کا اعادہ اُسی جسم میں ہوگا، نہ جسم دیگر میں۔ بالائی زائد اجزاء کا گھٹنا بڑھنا جسم کو نہیں بدلتا، جیسا: بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے، پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے، قوی ہیکل جوان بیماری میں گھل کر کتنا حقیر رہ جاتا ہے، پھر نیا گوشت پوست آکر مثل سابق ہو جاتا ہے، ان تبدیلیوں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا، یوہیں روز قیامت کا عود ہے (۱) وہی گوشت اور ہڈیاں کہ خاک یا راکھ ہو گئے ہوں، اُن کے ذرے کہیں بھی منتشر ہو گئے ہوں، رب عز وجل انہیں جمع فرما کر اُس پہلی ہیئت پر لا کر انہیں پہلے اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں، ترکیب دے گا، اور ہر روح کو اُسی جسم سابق میں بھیجے گا، اس کا نام حشر ہے، عذاب و تعذیم قبر کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے (۲)۔

عقیدہ (۱۰): مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا، غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے، اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و ثواب و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا (۳)۔

مسئلہ: انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام و علمائے دین و شہداء و حافظان قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں، اور وہ جو مصیبت پر فائز ہیں، اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عز وجل کی معصیت نہ کی، اور وہ کہ اپنے اوقات درد و شریف میں مستغرق رکھتے ہیں اُن کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی (۴)۔ جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مٹی میں مل گئے،

۱..... یعنی لوٹ کر آتا ہے۔

۲..... ”الواقیت“، المبحث ۶۲، فی بیان أنَّ النفس باقیة... إلخ، ص ۴۱۲-۴۱۴۔

”النبراس“، البعث حق، ص ۲۱۰۔ ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، ج ۹، ص ۶۵۸۔

”شرح العقائد النسفیۃ“، مبحث عذاب القبر والبعث، ص ۱۰۱-۱۰۳۔

۳..... ”النبراس“، مبحث عذاب القبر و ثوابہ، ص ۲۱۰۔

۴..... ”ابن ماجہ“، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه ﷺ، الحدیث: ۱۶۳۷، ص ۲۵۷۵ =

گمراہ، بد دین، خبیث، مرتکب توہین ہے (۱)۔

معاد وحشر کا بیان

پیشک زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں، صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے بیشکلی و بقا ہے (۲)۔ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی،

(۱) تین نصف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرہ عرب میں (۳)۔

(۲) علم اٹھ جائے گا یعنی علماء اٹھالے جائیں گے، یہ مطلب نہیں کہ علماء تو باقی رہیں اور اُن کے دلوں سے علم محو کر دیا جائے (۴)۔
(۳) جہل کی کثرت ہوگی۔

(۴) زنا کی زیادتی ہوگی (۵) اور اس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے بھفتی کرتے ہیں (۶) بڑے چھوٹے کسی کا لحاظ پاس نہ ہوگا۔

(۵) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں

= "الواقیت"، المبحث ۶۲، فی بیان أنَّ النفس باقية... إلخ، ص ۴۱۳/۴۱۴.

۱..... "الفتاویٰ الرضویة" (الحدیثۃ)، ج ۱۵، ص ۱۹۶/۱۹۷.

۲..... پ ۲۰، القصص: ۸۸، پ ۲۷، الرحمن: ۲۶، ۲۷.

۳..... "صحیح مسلم"، کتاب الفتن وأُشراط الساعة، باب فی الآیات التي تكون قبل الساعة، الحدیث: ۷۲۸۵، ص ۱۱۸۰/۱۱۸۱، مختصراً.

۴..... "صحیح البخاری"، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، الحدیث: ۱۰۰، ص ۱۱، ملخصاً.

۵..... "صحیح البخاری"، کتاب العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، الحدیث: ۸۰، ص ۹، ملقطاً، "صحیح مسلم"، کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل... إلخ، الحدیث: ۶۷۸۵، ص ۱۱۴۳، ملقطاً.

۶..... "صحیح مسلم"، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، الحدیث: ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۷، ملخصاً.

ہوں گی (۱)۔

(۶) علاوہ اُس بڑے دجال کے اور تیس دجال ہوں گے، کہ وہ سب دعویٰ نبوت کریں گے (۲) حالانکہ نبوت ختم ہو چکی (۳) جن میں بعض گزر چکے، جیسے مسیلمہ کذاب، طلحہ بن خویلد، اسود غنسی، سجاح عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی، غلام احمد قادیانی وغیرہم۔ اور جو باقی ہیں، ضرور ہوں گے۔

(۷) مال کی کثرت ہوگی، نہر فرات اپنے خزانے کھول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے (۴)۔

(۸) ملک عرب میں کھیتی اور باغ اور نہریں جاری ہو جائیں گی (۵)۔

(۹) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انکار لینا (۶) یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا (۷)۔

(۱۰) وقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے، اور مہینہ مثل ہفتہ کے، اور ہفتہ مثل دن کے، اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی (۸) یعنی

۱..... المرجع السابق، کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل... إلخ، الحديث: ۶۷۸۶، ص ۱۱۴۳، مختصراً.

۲..... المرجع السابق، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى تعبد... إلخ، الحديث: ۷۳۴۲، ص ۱۱۸۴. ۳..... من إفادات المصنف.

۴..... "صحيح مسلم"، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يحمر الفرات... إلخ، الحديث: ۷۲۷۴، ص ۱۱۷۹، مختصراً.

۵..... المرجع السابق، کتاب الزكاة، باب الترغيب في الصدقة قبل أن لا يوجد من قبلها، الحديث: ۲۳۳۹، ص ۸۳۷، مختصراً.

۶..... "جامع الترمذي"، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب الصابر على دينه في الفتن كالقاهض على الجمر، الحديث: ۲۲۶۰، ص ۱۸۷۹، ملخصاً.

۷..... "صحيح مسلم"، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل... إلخ، الحديث: ۷۳۰۱، ص ۱۱۸۲.

۸..... "شرح السنة"، کتاب الفتن، باب الدجال لعنة الله، الحديث: ۴۱۵۹، ج ۷، ص ۴۴۲، وزاد الترمذي في سننه ما نصه: ((يكون اليوم كالساعة، وتكون الساعة كالضربة بالنار)).

بہت جلد جلد وقت گزرے گا۔

(۱۱) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔

(۱۲) علم دین پڑھیں گے، مگر دین کے لیے نہیں۔

(۱۳) مرد اپنی عورت کا مطیع ہوگا^(۱)۔

(۱۴) ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔

(۱۵) اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔

(۱۶) مسجد میں لوگ چلائیں گے۔

(۱۷) گانے باجے کی کثرت ہوگی۔

(۱۸) آگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو برا کہیں گے^(۲)۔

(۱۹) درندے، جانور، آدمی سے کلام کریں گے، کوڑے کی پٹنچی، بھوتے کا تسمہ کلام کرے گا،

اُس کے بازار جانے کے بعد جو کچھ گھر میں ہوا بتائے گا، بلکہ خود انسان کی ران اُسے خبر دے گی^(۳)۔

(۲۰) ذلیل لوگ جن کوٹن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں۔ بڑے بڑے محلوں میں

فخر کریں گے^(۴)۔

(۲۱) دَقَال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمین طہین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت

کرے گا^(۵)۔ چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا، اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر،

۱..... یعنی فرمانبردار ہوگا۔

۲..... ”جامع الترمذی“، أبواب الفتن، باب ما جاء في علامة حلول المسخ والحسف، الحديث: ۲۲۱۱، ص ۱۸۷۴، ملقطاً۔

۳..... ”جامع الترمذی“، أبواب الفتن، باب ما جاء في كلام السباع، الحديث: ۲۱۸۱، ص ۱۸۷۱۔

۴..... ”صحيح مسلم“، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان ووجوب الإيمان... إلخ، الحديث: ۹۳، ص ۶۸۱۔

۵..... ”صحيح البخاري“، كتاب فضائل المدينة، باب لا يدخل الدجال المدينة، الحديث: ۱۸۸۱، ص ۱۴۷، مختصراً۔

اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر، اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے، اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا، جیسے بادل جس کو ہوا اڑاتی ہو۔ اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہوں گی، جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا، جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی، مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقتاً آگ ہوگی، اور جو جہنم دکھائی دے گا وہ آرام کی جگہ ہوگی^(۱)۔ اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا، جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا، اور جو انکار کرے گا اُسے جہنم میں داخل کرے گا، مُردے جلّائے^(۲) گا^(۳) زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا، اور اُن لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے، اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دینے شہد کی مکھوں کی طرح دل کے دل^(۴) اس کے ہمراہ ہو جائیں گے، اسی قسم کے بہت سے شعبہ^(۵) دکھائے گا^(۶) اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے، اور شیاطین کے تماشے، جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں، اسی لیے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے^(۷)۔ البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے^(۸) کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے، اور وہ جو علم الہی میں دجال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں، اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے، اور اُس کے فتنہ میں

.....”صحیح مسلم“، کتاب الفتن، باب فی صفة الدجال، و تحريم المدينة عليه، و قتله المؤمن ... إلخ، الحديث: ۷۳۷۷، ص ۱۱۸۷، مختصراً.

۲..... زہدہ کرے۔

۳.....”صحیح مسلم“، کتاب الفتن، باب فی صفة الدجال، و تحريم المدينة عليه... إلخ، الحديث: ۷۳۷۵، ص ۱۱۸۷، ملخصاً.

۴..... ڈھیر کے ڈھیر۔

۵..... جادو کے کھیل۔

۶.....”صحیح مسلم“، کتاب الفتن، باب فی ذکر الدجال، الحديث: ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۶، ملقطاً.

۷..... المرجع السابق، باب قصة الحساسة، الحديث: ۷۳۸۶، ص ۱۱۸۹، ملخصاً.

۸..... المرجع السابق، باب قصة الحساسة، الحديث: ۷۳۹۰، ص ۱۱۸۹، ملخصاً.

بتلا ہوں گے۔ دَجّال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی (۱) اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ”ک، ف، ر“ یعنی کافر، جس کو ہر مسلمان پڑھے گا (۲)۔ اور کافر کو نظر نہ آئے گا (۳) جب وہ ساری دنیا میں بھر بھرا کر ملکِ شام کو جائے گا، اُس وقت حضرت مسیح علیہ السلام (۴) آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نازل فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا، نمازِ فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی، حضرت امام مہدی کو کہ اُس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے، وہ لعین دَجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے، اور اُن کی سانس کی خوشبو حدِ بصر (۵) تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا، یہ تعاقب فرمائیں گے، اور اُس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اُس سے وہ جہنم واصل ہوگا (۶)۔

(۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل فرمانا:

اس کی مختصر کیفیت اوپر معلوم ہو چکی، آپ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کرے گا، نیز اُس زمانہ میں عداوت و بغض و حسد آپس میں بالکل نہ ہوگا۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب (۷) توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، تمام اہل کتاب جو قتل سے بچیں گے سب اُن پر ایمان لائیں گے (۸) تمام جہان میں دین ایک

۱..... ”صحیح مسلم“، کتاب الفتن و أشراط الساعة، باب فی بقیة من أحادیث الدجال، الحدیث ۷۳۹۲، ص ۱۱۸۹، مختصراً.

۲..... المرجع السابق، باب فی ذکر الدجال، الحدیث ۷۳۶۵، ص ۱۱۸۶، ملقطاً.

۳..... ”شرح صحیح مسلم“ للنووی، ج ۲، ص ۴۰۰.

۴..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

۵..... نظر کی انتہا۔

۶..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الفتن، باب فتنة الدجال و خروج عیسیٰ ابن مریم ... إلخ، الحدیث: ۴۰۷۵، ۴۰۷۷، ص ۲۷۲۳ / ۲۷۲۴، مختصراً.

۷..... وہ لکڑی جس پر عیسائیوں کے گمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی، عیسائیوں کا مقدس نشان۔

۸..... ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکماً ... إلخ، الحدیث: ۳۸۹، ص ۳۹۱، ۷۰۳ / ۷۰۴، ملقطاً.

دین اسلام ہوگا (۱) اور مذہب (۲) ایک مذہبِ اہل سنت۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے (۳) اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، چالیس برس تک اقامت فرمائیں گے، نکاح کریں گے، اولاد بھی ہوگی، بعدِ وفات روضہ انور میں دفن ہونگے (۴)۔

(۲۳) حضرت امام مہدی کا ظاہر ہونا:

اس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلط ہوگا اُس وقت تمام ابدال (۵) بلکہ تمام اولیاء سب جگہ سے سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف وہیں اسلام رہے گا (۶) اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی، رمضان شریف کا مہینہ ہوگا، ابدال طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے، اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے، اولیاء انہیں پہچانیں گے، اُن سے درخواستِ بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے دفعۂ غیب سے ایک آواز آئے گی:

هَذَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيِّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوهُ

”یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سنا اور اس کا حکم مانو“۔

تمام لوگ اُن کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے (۷)۔ وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے

۱..... ”سنن ابن ماجہ“، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ... إلخ، الحدیث ۴۰۷۷، ص ۲۷۲۴، ملخصاً۔

۲..... طریقہ و مشرب۔

۳..... ”سنن ابن ماجہ“، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ... إلخ، الحدیث ۴۰۷۷، ص ۲۷۲۴، مختصراً۔

۴..... ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب الفتن، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، الفصل الثالث، الحدیث ۵۵۸، ج ۹، ص ۴۴۳، مختصراً۔

۵..... اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد دنیا کا انتظام ہے اور یہ صالحین کی وہ جماعت ہے جن سے دنیا کبھی خالی نہیں رہتی۔

۶..... ”صحیح مسلم“، کتاب ایمان، باب بیان أن الإسلام بدأ غريباً و سيعود غريباً... إلخ، الحدیث ۳۷۳، ص ۷۰۲، ملقطاً۔

”الحاوی للفتاویٰ“، العرف الوردی فی أخبار المہدی، ج ۲، ص ۹۸/۹۹، ملخصاً۔

۷..... ”الحاوی للفتاویٰ“، العرف الوردی فی أخبار المہدی، ج ۲، ص ۷۱، ۷۳، ۸۹، ۹۱، ملخصاً۔

کر ملک شام کو تشریف لے جائیں گے (۱)۔ بعد قتل دَجَّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم الہی ہوگا کہ مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جاؤ؛ اس لیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کئے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔

(۲۳) یاجوج و ماجوج کا خروج: مسلمانوں کے کوہ طور پر جانے کے بعد یاجوج و ماجوج ظاہر ہوں گے، یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت بخیرہ طبریہ (۲) پر (جس کا طول دس میل ہوگا) جب گزرے گی اُس کا پانی پی کر اس طرح سکھا دے گی کہ دوسری جماعت بعد والی جب آئے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی نہ تھا (۳)۔ پھر دنیا میں فساد و قتل و غارت سے جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کر لیا، آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں، یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، خدا کی قدرت کہ اُن کے تیر اوپر سے خون آلودہ کریں گے (۴)۔ یہ اپنی انہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے، یہاں تک کہ اُن کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سو (۱۰۰) اشرفیوں کی نہیں، اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے دُعا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا کہ ایک دم میں وہ سب کے سب مرجائیں گے، اُن کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اُتریں گے، دیکھیں گے کہ تمام زمین اُن کی لاشوں اور بدو سے بھری پڑی ہے، ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں،

۱..... "الحاوی للفتاویٰ"، العرف الوردی فی اخبار المہدی، ج ۲، ص ۸۹، ملخصاً۔
 ۲..... یہ ایک چھوٹا دریا ہے، جس میں بہت سی نہروں کا اضافی پانی جمع ہوتا ہے اور "اردن" کے لوگ اس سے سیراب ہوتے ہیں، اس بحیرہ طبریہ اور "بیت المقدس" کے درمیان تقریباً پچاس میل کا فاصلہ ہے۔
 ("معجم البلدان"، ج ۱، ص ۲۷۹)۔

۳..... "صحیح مسلم"، کتاب الفتن و أشراط الساعة، باب ذکر الدجال، الحدیث: ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۷، مختصراً۔

۴..... "سنن ابن ماجہ"، أبواب الفتن، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ ابن مریم و خروج یاجوج ماجوج، الحدیث: ۴۰۷۹، ص ۲۷۲۴، مختصراً۔

اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع ہمراہیوں کے پھر دُعا کریں گے، اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ انکی لاشوں کو جہاں اللہ چاہے گا پھینک آئیں گے، اور اُن کے تیر و کمان و خرکش (۱) کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے، پھر اُس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی، اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکتیں اُگل دے (۲)، اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے، تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی، اور اُس کے تھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے، اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت کو کافی ہو گا، اور ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو، اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا (۳)۔

(۲۵) دُھواں ظاہر ہوگا: جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائے گا (۴)۔

(۲۶) دابة الارض کا نکلنا: یہ ایک جانور ہے، اس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان علیہما السلام ہوگی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبہ، اُس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے (۵)۔ یہ علامت کبھی نہ بدلے گی، جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا، اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

(۲۷) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا: اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اُس وقت کا اسلام معتبر نہیں (۶)۔

۱..... تیروان، تیر رکھنے کا خانہ۔

۲..... "جامع الترمذی"، أبواب الفتن، باب ما جاء في فتنة الدجال، الحديث: ۲۲۴۰، ص ۱۸۷۷، ملقطاً۔
۳..... "صحيح مسلم"، كتاب الفتن وأشراط الساعة، ذكر الدجال، الحديث: ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۶، ملخصاً۔

۴..... "مراقبة المفاتيح"، كتاب الفتن، باب العلامات بين يدي الساعة وذكر الدجال، ج ۹، ص ۳۶۶، ملخصاً۔

۵..... "سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب دابة الأرض، الحديث: ۴۰۶۶، ص ۲۷۲۲۔

۶..... المرجع السابق، باب طلوع الشمس من مغربها، الحديث: ۴۰۷۰۔

(۲۸) وفاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک زمانہ کے بعد جب قیامِ قیامت (۱) کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے، ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی، جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی، جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہو جائے گی، اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے، اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی (۲)۔

یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں، ان میں بعض واقع ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں، جب نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزرے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی، اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے، اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا (۳) کوئی اپنی دیوار لیٹا (۴) ہوگا، کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ دفعۃً (۵) حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور بھونکنے کا حکم ہوگا، شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بلند ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آوازیں سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مرجائیں گے (۶) آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صور اور اسرافیل اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے، اُس وقت سوا اُس واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، وہ فرمائے گا:

﴿لَمِنَ الْمُلْكِ الْيَوْمَ﴾ (۷) ...!

۱..... قیامت قائم ہونے۔

۲..... ”صحیح مسلم“، کتاب الفتن وأُشْرَاطُ السَّاعَةِ، باب ذکر الدَّجَالِ، الحدیث: ۷۳۷۳، ص ۱۱۸۷، ملقطاً۔

۳..... المرجع السابق، کتاب الإیمان، باب ذهاب الإیمان آخر الزمان، الحدیث: ۳۷۵، ص ۷۰۲، ملخصاً۔

۴..... پلستر کرتا۔ ۵..... اچانک۔

۶..... ”صحیح مسلم“، کتاب الفتن وأُشْرَاطُ السَّاعَةِ، باب فی خروج الدَّجَالِ ومکثہ فی الأرض... إلخ، الحدیث: ۷۳۸۱، ص ۱۱۸۸، ملقطاً۔ ۷..... پ ۲۴، غافر: ۱۶۔

آج کس کی بادشاہت ہے...! کہاں ہیں بجا رہین...! کہاں ہیں متکبرین...! مگر ہے کون جو جواب دے، پھر خود ہی فرمائے گا۔

﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (۱)

”صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے۔“

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسرافیل کو زندہ فرمائے گا، اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین، ملائکہ و انس و جن و حیوانات موجود ہو جائیں گے (۲) سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر مبارک سے یوں برآمد ہونگے کہ وہ اپنے ہاتھ میں صدیق اکبر کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم کا ہاتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، پھر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے (۳)۔

عقیدہ (۱): قیامت بیشک قائم ہوگی، اس کا انکار کرنے والا کافر ہے (۴)۔

عقیدہ (۲): حشر صرف رُوح کا نہیں، بلکہ رُوح و جسم دونوں کا ہے، جو کہے صرف رُوحیں انھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے، وہ بھی کافر ہے (۵)۔

عقیدہ (۳): دنیا میں جو رُوح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اُس رُوح کا حشر اُسی جسم میں

۱..... ”صحیح مسلم“، کتاب صفات المنافقین وأحكامهم، الحديث: ۷۰۵۱، ص ۱۱۶۴، ملخصاً۔

”شعب الإيمان“، باب في حشر الناس بعد ما يبعثون من قبورهم، فصل في صفة يوم القيامة، الحديث: ۷۳۵۳، ج ۱، ص ۳۱۲/۳۱۳، ملخصاً۔

۲..... ”شعب الإيمان“، باب في حشر الناس بعد ما يبعثون من قبورهم، فصل في صفة يوم القيامة، الحديث: ۷۳۵۳، ج ۱، ص ۳۱۳، ملخصاً۔

۳..... ”جامع الترمذي“، أبواب المناقب، باب أنا أول من تنشق عنه الأرض، ثم أبو بكر وعمر، الحديث: ۳۶۹۲، ص ۲۰۳۲، ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الحشر، الفصل الأول، ج ۹، ص ۴۷۳، ملخصاً۔

۴..... ”شرح الفقہ الأكبر“ لملا علی القاری، فصل في المرض والموت، والقيامة، ص ۱۹۵، ملخصاً۔

۵..... المرجع السابق، الإیمان بالبعث بعد الموت، ص ۱۲/۱۳، ملخصاً۔

ہوگا، یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اس کے ساتھ روح متعلق کر دی جائے (۱)۔

عقیدہ (۴): جسم کے اجزاء اگر چہ مرنے کے بعد متفرق ہو گئے، اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں، مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا (۲) قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناکھنہ ہڈی اٹھیں گے (۳) کوئی پیدل، کوئی سوار، اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے، اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار، کسی پر دس ہوں گے (۴)۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا (۵) کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی (۶)۔ یہ میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا (۷)۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے، اُس دن زمین تانبے کی ہوگی، آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ راوی حدیث نے فرمایا: معلوم نہیں میل سے مراد سُر مد کی سلائی ہے یا میلِ مسافت، اگر میلِ مسافت (۸) بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے...؟! کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے، اور اس طرف آفتاب کی پیٹھ ہے، پھر بھی جب سر کے مقابل آجاتا ہے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے، اُس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، اور اُس کا منہ اس طرف کو ہوگا، پیش اور گرمی کا کیا پوچھنا...؟! اور اب مٹی کی زمین ہے، مگر

۱..... المرجع السابق۔ ۲..... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث البعث، ص ۱۰۲۔

۳..... "صحیح مسلم"، کتاب الحنة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون... إلخ، الحديث: ۷۱۹۸، ص ۱۱۷۴، مختصراً۔

۴..... المرجع السابق، الحديث: ۷۲۰۲۔

۵..... المرجع السابق، کتاب صفات المنافقين وأحكامهم، يحشر الكافر على وجهه، الحديث ۷۰۸۷، ص ۱۱۶۶، ملخصاً۔

۶..... "مشكاة المصابيح"، کتاب صفة القيامة، باب الحشر، الفصل الثالث، الحديث ۵۵۴۸، ج ۳، ص ۲۰۲، مختصراً۔

۷..... "كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال"، کتاب القيامة/ قسم الأقوال، الجزء ۱۴، ص ۱۵۵، ملخصاً۔

۸..... "صحیح مسلم"، کتاب الحنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفة يوم القيامة، أعاننا الله على أهواله، الحديث: ۷۲۰۶، ص ۱۱۷۴، ملقطاً۔

گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا، اُس وقت جب تانبے کی ہوگی، اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا، اُس کی تپش کون بیان کر سکے...؟! اللہ پناہ میں رکھے، بھیجے کھولتے ہوں گے، اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا^(۱) پھر جو پسینہ زمین نہ پی سके گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر، کسی کے سینہ، کسی کے گلے تک، اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر منہ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا^(۲)۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج بیان نہیں، زبانیں سوکھ کر کاٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مُجتلا بقدر گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اُس مال کو خوب گرم کر کے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے^(۳) جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب طیار ہو کر آئیں گے، اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے، اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اُس پر گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آ کر یوہیں اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو^(۴) وعلیٰ هذا القیاس، پھر بادِ جودان مصیبتوں کے کوئی کسی کا بُرے سان حال نہ ہوگا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے چچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے لگ جان پڑائیں گے^(۵) ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا...! حضرت

۱..... "صحیح البخاری"، کتاب الرقاق، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ...﴾ إلخ، الحدیث: ۶۵۳۲، ص ۵۴۸، مختصراً.

۲..... "المسند" للإمام أحمد، مسند الشاميين، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی، الحدیث: ۱۷۴۴۴، ج ۶، ص ۱۴۶، ملخصاً.

"تاریخ بغداد أو مدینة السلام"، فی ترجمہ: ۶۳۹۱، علی بن عبد الملک، ج ۱۲، ص ۲۷، مختصراً.

۳..... "صحیح مسلم"، کتاب الزکاة، باب إثم مانع الزکاة، الحدیث: ۲۲۹۰، ص ۸۳۳، مختصراً.

۴..... المرجع السابق، باب تغلیظ عقوبة من لا یؤدی الزکاة، الحدیث: ۲۳۰۰، ص ۸۳۴.

۵..... پ ۳۰، عبس: ۳۴-۳۶.

آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کریں گے کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا ہر ہزار سے نو سو ننانوے، یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے، حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے (۱) غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ہوں، سو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں...! اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا (۲) قریب آدمی کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہل محشر اسی حالت میں ہیں۔ اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے، یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دست قدرت سے بنایا، اور جنت میں رہنے کو جگہ دی (۳) اور مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا، اُنکی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔ غرض اُفتاں و خیزاں کس کس مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا، اور اپنی مہجی ہوئی روح آپ میں ڈالی، اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، اور جنت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟ آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔ فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں (۴) مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رب عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! لوگ

۱..... "صحیح البخاری"، کتاب احادیث الانبیاء، باب قصة یأجوج وماجوج، الحدیث: ۳۳۴۸،

ص ۲۷۱، مختصراً. ۲..... پ ۲۹، المعارج: ۳.

۳..... "صحیح البخاری"، کتاب احادیث الانبیاء، باب: الأرواح جنود محنودة، الحدیث: ۳۳۴۰،

ص ۲۶۹، ملخصاً. ۴..... المرجع السابق، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ:

﴿وَجُودَ یَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ...﴾، الحدیث: ۷۴۴۰، ص ۶۲۰، مختصراً.

عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں...؟ فرمائیں گے: نوح کے پاس جاؤ؛ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے، لوگ اسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ: آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! عرض کریں گے کہ: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ فرمائیں گے: تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ؛ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خلقت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ یہاں حاضر ہوں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا نہ فرمائے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی! جو آج بے خوف ہیں، اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو! وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، انہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اب لوگ مہرتے مہراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلاتے، دُہائی دیتے حاضر بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اے اللہ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتح باب رکھا ہے، آج حضور مطمئن ہیں، ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے: حضور ملاحظہ تو فرمائیں! ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں، اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں^(۱)۔ جواب میں ارشاد فرمائیں گے:

..... المرجع السابق، کتاب التفسیر، باب: ﴿ذُرِّيَّةٌ مِّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾، الحدیث:

((أَنَا لَهَا)) (۱) میں اس کام کے لیے ہوں، ((أَنَا صَاحِبُكُمْ)) (۲) میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ

ڈھونڈ آئے، یہ فرما کر بارگاہِ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہوگا:

((يَا مُحَمَّدُ! اَرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تَسْمَعُ وَاسْمِعْ وَاسْمِعْ تَشْفَعُ)) (۳)

”اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا، اور

شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔“

دوسری روایات میں ہے:

((وَقُلْ! تَطْعُ))

”فرماؤ! تمہاری اطاعت کی جائے۔“

پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا اس کے لیے بھی شفاعت فرما کر اُسے جہنم سے نکالیں گے، یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے (۴)۔ اب تمام انبیاء اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے (۵)، اولیائے کرام، شہداء، علماء،

۱..... ”المسند“ للإمام أحمد، مسند عبد الله بن عباس بن عبد المطلب عن النبي ﷺ، الحديث: ۲۵۴۶، ج ۱، ص ۶۰۴، مختصراً.

۲..... ”المعجم الكبير“ للطبراني، أبو عثمان النهدي عن سلمان رضي الله تعالى عنه، عاصم بن سلمان الأحول... إلخ، الحديث: ۶۱۱۷، ج ۶، ص ۲۴۸، مختصراً.

۳..... ”صحيح البخاري“، كتاب التوحيد، باب كلام الرب تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، الحديث: ۷۵۱۰، ص ۶۲۶، مختصراً.

”صحيح مسلم“، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، الحديث: ۴۷۵، ص ۷۱۴، مختصراً.

۴..... ”صحيح البخاري“، كتاب التوحيد، باب كلام الرب تعالى يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، الحديث: ۷۵۱۰، ص ۶۲۶، ملقطاً.

۵..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب الزهد، باب ذكر الشفاعة، الحديث: ۴۳۱۳، ص ۲۷۳۹، ملخصاً.

حفاظ، حجاج، بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی مصیبت دینی عنایت ہو اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا، نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ علماء کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے وضو کے لیے فلاں وقت پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا^(۱)، علماء اُن تک کی شفاعت کریں گے۔

عقیدہ (۵): حساب حق ہے، اعمال کا حساب ہونے والا ہے^(۲)۔

عقیدہ (۶): حساب کا منکر کافر ہے، کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ ٹھیکہ^(۳)

اُس سے پوچھا جائے گا، تو نے یہ کیا اور یہ کیا؟ عرض کرے گا: ہاں اے رب! یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار لے لے گا، اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے، فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں^(۴)۔ اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی باز پرس ہو گی، جس سے یوں سوال ہوا وہ ہلاک ہوا^(۵)۔ کسی سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہ دی...؟! تجھے سردار نہ بنایا...؟! اور تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کو مسخر نہ کیا...؟! ان کے علاوہ اور نعمتیں یاد دلائے گا، عرض کرے گا: ہاں! تو نے سب کچھ دیا تھا، پھر فرمائے گا: تو کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے؟ عرض کرے گا کہ نہیں، فرمائے گا: تو جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب میں چھوڑتے ہیں۔ بعض کافر ایسے بھی ہوں گے کہ جب نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تو نے کیا کیا؟ عرض کرے گا: تجھ پر اور تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان

۱..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الأدب، باب فضل صدقة العاء، الحدیث: ۳۶۸۵، ص ۲۶۹۶، ملخصاً۔

۲..... ”شرح العقائد النسفیة“، مبحث الوزن حق، والكتاب حق، والسؤال حق، ص ۱۰۴، ملخصاً۔

۳..... پوشیدہ۔

۴..... ”النبراس شرح شرح العقائد“، وقراءۃ الكتاب حق، ص ۲۱۷، ملخصاً۔

”صحیح البخاری“، کتاب المظالم، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿لَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾... إلخ، الحدیث: ۲۴۴۱، ص ۱۹۲، مختصراً۔

۵..... ”البحر الزخار“ المعروف بـ ”مسند البزار“، مسند عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، عمرو بن دینار عن ابن الزبیر، الحدیث: ۲۱۹۸، ص ۱۶۰، ملخصاً۔

لایا، نماز پڑھی، روزے رکھے، صدقہ دیا، اور ان کے علاوہ جہاں تک ہو سکے گا نیک کاموں کا ذکر کر جائے گا، ارشاد ہوگا: تو اچھا ٹوٹھہر جا! تجھ پر گواہ پیش کئے جائیں گے، یہ اپنے جی میں سوچے گا: مجھ پر کون گواہی دے گا...؟! اس وقت اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اعضاء کو حکم ہوگا بول چلو! اس وقت اس کی ران اور ہاتھ پاؤں، گوشت پوست، ہڈیاں سب گواہی دیں گے کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا، وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا^(۱)۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے ستر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار، اور رب عزوجل ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا، معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے، اس کا شمار وہی جائے گا^(۲)۔ تجھ پڑھنے والے بلا حساب جنت میں جائیں گے^(۳) اس امت میں وہ شخص بھی ہو گا جس کے ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے، اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے، وہ سب کھولے جائیں گے، رب عزوجل فرمائے گا: ان میں سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہیں ہے؟ میرے فرشتوں کو امانا کاتبین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ عرض کرے گا: نہیں اے رب! پھر فرمائے گا: تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا: نہیں اے رب! فرمائے گا: ہاں تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا، اُس وقت ایک پرچہ جس میں ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ ہوگا نکالا جائے گا، اور حکم ہوگا جاثکوا، عرض کرے گا: اے رب! یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے؟ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہ ہوگا، پھر ایک پلے پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ، وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا^(۴) بالجملہ اس کی رحمت کی

۱..... ”صحیح مسلم“، کتاب الزہد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر، الحدیث: ۷۴۳۸، ص ۱۱۹۲، مختصراً۔

۲..... ”المسند“ للإمام أحمد، مسند الأنصار، حدیث أبی أمامۃ الباہلی، الحدیث: ۲۲۳۶۶، ج ۸، ص ۳۰۶۔

۳..... ”مشکاة المصابیح“، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الحساب والقصاص والميزان، الحدیث: ۵۵۶۵، ص ۲۰۷، ملخصاً۔

۴..... ”جامع الترمذی“، أبواب الإیمان، باب ما جاء فیمن یموت وهو شہید أن لا إله إلا الله، الحدیث: =

کوئی انتہا نہیں، جس پر رحم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

عقیدہ (۷): قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا، نیکوں کے دہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں، کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس سے پس پشت نکال کر پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا^(۱)۔

عقیدہ (۸): حوض کوثر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا، حق ہے۔ اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتی کے قے ہیں چاروں گوشے برابر یعنی زاویہ قائمہ ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اور مشک سے زیادہ پاکیزہ، اور اس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ، جو اس کا پانی پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس میں جنت سے دو پرٹالے ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا دوسرا چاندی کا^(۲)۔

عقیدہ (۹): میزان حق ہے۔ اس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تولے جائیں گے^(۳) نیکی کا پلہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اٹھے، دنیا کا سامعہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے^(۴)۔

عقیدہ (۱۰): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل مقام محمود عطا فرمائے گا، کہ

= ۲۶۳۹، ص ۱۹۱۸۔

۱..... "النبراس شرح شرح العقائد"، وقراءۃ الكتاب حق، ص ۲۱۶، ملخصاً۔

۲..... "شرح العقائد النسفیة"، والحوض حق والصراط حق، والجنة حق والنار حق، ص ۱۰۵، ملخصاً۔
"صحیح مسلم"، کتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبینا ﷺ وصفاته، الحدیث: ۵۹۷۱، ۵۹۸۹، ۵۹۹۰، ص ۱۰۸۴/۱۰۸۵، ملخصاً۔

۳..... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث الوزن حق، والكتاب حق، والسؤال حق، ص ۱۰۳، ملخصاً۔
"النبراس شرح شرح العقائد"، والوزن حق، ص ۲۱۵، ملخصاً۔

۴..... "کنز العمال"، کتاب القيامة، قسم الأقوال، المیزان، الحدیث: ۳۹۰۱۷، الجزء ۱۴، ص ۱۶۵، ملخصاً۔

تمام اولین و آخرین حضور کی حمد و ستائش کریں گے (۱)۔

عقیدہ (۱۱): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک جہنذا مرحمت ہوگا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں، تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے (۲)۔

عقیدہ (۱۲): صراط حق ہے۔ یہ ایک ٹیل ہے کہ پشت جہنم پر نصب کیا جائے گا، بال سے زیادہ باریک اور تلواریں سے زیادہ تیز ہوگا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، سب سے پہلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیاء و مرسلین، پھر یہ امت پھر اور امتیں گزریں گی (۳) اور حسب اختلاف اعمال ٹیل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا، اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے، اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے (۴) اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سرین پر گھسٹتے ہوئے (۵)، اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا۔ اور ٹیل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (۶) (اللہ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے، اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے (۷) اور یہ ہلاک ہوا۔ یہ تمام اہل محشر تو ٹیل پر سے گزرنے میں مشغول، مگر وہ بے

۱..... "تفسیر القرآن العظیم" لابن کثیر، سورۃ الإسراء، ج ۳، ص ۶۲، ملخصاً۔

"المسند" للإمام أحمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: ۳۷۸۶، ملخصاً۔

۲..... "الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف"، کتاب البعث وأحوال يوم القيامة، فصل في الشفاعة وغيرها، الحدیث: ۱۰۲، ص ۲۳۸، ملخصاً۔

۳..... "شرح العقائد النسفیة"، والمحوض حق والصراط حق، والجنة حق والنار حق، ص ۱۰۵، ملخصاً۔ "صحيح مسلم"، کتاب الإیمان، باب معرفة طريق الرؤية، الحدیث: ۴۵۱، ص ۷۱۰، ملخصاً۔

۴..... "صحيح مسلم"، کتاب الإیمان، باب معرفة طريق الرؤية، الحدیث: ۴۵۴، ص ۷۱۰/۷۱۱، ملخصاً۔

۵..... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحدیث: ۱۱۲۰۰، ج ۴، ص ۵۱، ملخصاً۔

۶..... کانے۔

۷..... "صحيح مسلم"، کتاب الإیمان، باب معرفة طريق الرؤية، الحدیث: ۴۵۱، ص ۷۱۰، ملخصاً۔

گناہ، گناہگاروں کا شفیع ہل کے کنارے کھڑا ہوا بکمال گریہ و زاری اپنی امتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دُعا کر رہا ہے: ((رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ))^(۱) الہی ان گناہگاروں کو بچالے بچالے!، اور ایک اسی جگہ کیا، حضور اُس دن تمام موطن میں دورہ فرماتے رہیں گے، کبھی میزانِ تشریف لے جائیں گے، وہاں جس کے حسنات میں کمی دیکھیں گے اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے، اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں^(۲) پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں، اور وہاں سے ہل پر رونق افروز ہوئے، اور گرتوں کو بچایا۔ غرض ہر جگہ انہیں کی دُوبائی، ہر شخص انہیں کو پکارتا، انہیں سے فریاد کرتا ہے۔ اور اُن کے سوا کس کو پکارے...؟! کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے، دوسروں کو کیا پوچھے، صرف ایک یہی ہیں جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں، اور تمام عالم کا بار اُن کے ذمے۔

”صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلِّمْ، اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِنْ اَهْوَالِ الْمَحْشَرِ بِحَاجَةِ هَذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ، اٰمِيْنَ“

یہ قیامت کا دن کہ حقیقتِ قیامت کا دن ہے، جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا، جس کے مصائب بے شمار ہوں گے، مولیٰ عزوجل کے جو خاص بندے ہیں ان کے لیے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا اس میں اتنا وقت صرف ہوا جتنا ایک وقت کی نمازِ فرض میں صرف ہوتا ہے، بلکہ اس سے بھی کم^(۳) یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا:

﴿وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ﴾^(۴)

۱..... ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب ادنیٰ اهل الجنة منزلة فيها، الحدیث: ۴۸۲، ص ۷۱۵، ملخصاً.

۲..... ”جامع الترمذی“، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب شأن الصراط، الحدیث: ۲۴۳۳، ص ۱۸۹۶، ملخصاً.

۳..... ”مشكاة المصابيح“، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الحساب والقصاص والميزان، الفصل الثالث، الحدیث: ۵۵۶۳، ۵۵۶۴.

۴..... پ ۱۴، النحل: ۷۷.

”قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکتا، بلکہ اس سے بھی کم“۔ سب سے اعظم و اعلیٰ جو مسلمانوں کو اس روزِ نعمت ملے گی وہ اللہ عز و جل کا دیدار ہے (۱) کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں، جسے ایک بار دیدارِ میسر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق میں مستغرق رہے گا، کبھی نہ بھولے گا (۲)، اور سب سے پہلے دیدارِ الہی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہوگا۔

یہاں تک تو حشر کے احوال و احوال مختصر بیان کئے گئے، ان تمام مرحلوں کے بعد اب اسے ہیبت کی گھر میں جانا ہے، کسی کو آرام کا گھر ملے گا، جس کی آسائش کی کوئی انتہا نہیں، اس کو جنت کہتے ہیں۔ یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں، اسے جہنم کہتے ہیں۔

عقیدہ (۱۳): جنت، دوزخ حق ہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے (۳)۔

عقیدہ (۱۴): جنت، دوزخ کو بنے ہوئے ہزار ہا سال ہوئے، اور وہ اب موجود ہیں۔ یہ نہیں کہ اس وقت تک مخلوق نہ ہوئیں، قیامت کے دن بتائی جائیں گی (۴)۔

عقیدہ (۱۵): قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں، جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے مگر ان کے نئے معنی گھڑے (مثلاً ثواب کے معنی اپنے حسنات کو دیکھ کر خوش ہونا، اور عذاب اپنے بُرے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا، یا حشر فقط روحوں کا ہونا)، وہ ہرگز ان چیزوں کا منکر ہے، اور ایسا شخص کافر ہے (۵)۔ اب جنت و دوزخ کی مختصر کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

۱..... ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى، الحديث: ۴۴۹، ص ۷۰۹، ملخصاً.

۲..... ”سنن ابن ماجہ“، کتاب السنۃ، باب فيما أنكرت الجهمية، الحديث: ۱۸۴، ص ۲۴۸۸، ملخصاً.

۳..... ”شرح العقائد النسفیة“، والحوض حق، والصراط حق، والجنة حق، والنار حق، ص ۱۰۶، ملخصاً.

”المعتقد المنتقد“، من أقر بالجنة والنار والحشر لكن أولها... إلخ، ص ۱۸۰، ملخصاً.

۴..... ”شرح العقائد النسفیة“، والحوض حق، والصراط حق، والجنة حق، والنار حق، ص ۱۰۵.

۵..... المرجع السابق۔

جنت کا بیان

جنت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے ^(۱) اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی ^(۲) آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا ^(۳) جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ ^(۴) سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں، وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے، اور خوشبو سے بھر جائے، اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے ^(۵) اور اُس کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر ^(۶) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر کھو راہنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکالے تو اس کے خُسن کی وجہ سے خلائق فتنہ میں پڑ جائیں، اور اگر اپنا دوپٹا ظاہر کرے تو اسکی خوبصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ ^(۷) اور اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اس سے آراستہ

۱..... "صحیح مسلم"، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب صفة الجنة، الحديث: ۷۱۳۲، ص ۱۱۶۹، مختصراً.

۲..... یعنی بے دیکھے، ورنہ دیکھ کر تو آپ ہی جانیں گے جنہوں نے حالت حیات دنیوی ہی میں مشاہدہ فرمایا وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں یعنی سرے سے یہ حکم انہیں شامل ہی نہیں علی الخصوص صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ۔

۳..... "کنز العمال"، کتاب القيامة، قسم الأقوال، ذکر الجنة وصفتها، الحديث: ۳۹۲۵۷، الجزء ۱۴، ص ۱۹۵، مختصراً.

۴..... کعبہ معظمہ، جنت سے اعلیٰ ہے اور تربت اطہر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کعبہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے مگر یہ دنیا کی چیزیں نہیں ۱۲ منہ۔

۵..... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ۵۶۳، سعيد بن عامر بن حذيم الحمصي ... إلخ، الحديث: ۵۵۱۲، ج ۶، ص ۵۹، مختصراً.

۶..... "صحیح البخاری"، کتاب الجهاد والسير، باب الحور العين وصفتهن، الحديث: ۲۷۹۶، ص ۲۲۵، مختصراً.

۷..... "الترغيب والترهيب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ۹۸، ج ۴، ص ۲۹۸، مختصراً.

ہو جائیں، اور اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی مٹا دے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے (۱) جنت کی اتنی جگہ جس میں ٹوڑا رکھ سکیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (۲) جنت کتنی وسیع ہے اس کو اللہ و رسول ہی جانتے ہیں، اجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے (۳) رہا یہ کہ خود اس درجہ کی کیا مسافت ہے اس کے متعلق کوئی روایت خیال میں نہیں، البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لیے وسیع ہے (۴)۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو (۵) جنت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہوگی (۶) پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ موٹے سے موٹے حاتھ ملتا ہوگا (۷)، بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ پڑ پڑا نے لگے گا، اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں، ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے (۸)۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں، ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت (۹) اور ایک

۱..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة أهل الجنة، الحديث: ۲۵۳۸، ص ۱۹۰۷، مختصراً.

۲..... "صحيح البخاري"، كتاب الرقاق، باب مثل الدنيا في الآخرة، الحديث: ۶۴۱۵، ص ۵۳، مختصراً.

۳..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة درجات الجنة، الحديث: ۲۵۳۱،

ص ۱۹۰۶، ملخصاً. ۴..... المرجع السابق، الحديث: ۲۵۳۲، ص ۱۹۰۶.

۵..... "صحيح مسلم"، كتاب الجنة، وصفة نعيمها وأهلها، باب أن في الجنة شجرة، يسير الراكب... إلخ، الحديث: ۷۱۳۹، ص ۱۱۷۰.

۶..... "حلية الأولياء"، طبقات الأصفياء، سعيد بن أبياس، الحديث: ۸۳۷۱، ج ۶، ص ۲۲۱، ملخصاً.

۷..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة أبواب الجنة، الحديث: ۲۵۴۸، ص ۱۹۰۸، ملخصاً.

۸..... "الترغيب والترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في درجات الجنة وغرفها، الحديث: ۲۷، ج ۴، ص ۲۸۱، ملخصاً.

۹..... "مسند الدارمي"، كتاب الرقائق، باب في بناء الجنة، الحديث: ۲۸۲۱، ج ۲، ص ۴۲۹، ملخصاً.

روایت میں ہے کہ جنتِ عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یا قوتِ سرخ کی، ایک زبرجد سبز کی، اور مشک کا گارا ہے، اور گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عنبر کی مٹی^(۱) جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل^(۲)۔ جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا، پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں^(۳) وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں، بلکہ زمین کے اوپر اوپر رواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دوسرا یا قوت کا، اور نہروں کی زمین خالص مشک کی^(۴) وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے، اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و منزہ ہے^(۵)۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا، اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو توجی ہو تو اسی وقت بھنا ہوا اُنکے پاس آ جائے گا^(۶) اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آ جائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود

۱..... "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة و نعيمها، فصل فی بناء الجنة و ترابها و حصائلها و غیر ذلك، الحديث: ۳۳، ج ۴، ص ۲۸۳، ملخصاً.

۲..... "صحیح مسلم"، کتاب الجنة و صفة نعيمها و أهلها، باب فی صفة عیام الجنة... إلخ، الحديث: ۷۱۵۸، ص ۱۱۷۱، ملخصاً.

۳..... "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة و نعيمها، فصل فی أنهار الجنة، الحديث: ۴۷، ج ۴، ص ۲۸۶، "أشعة اللمعات شرح المشكاة"، کتاب الفتن، باب صفة الجنة و أهلها، الفصل الثاني، ج ۴، ص ۴۴۶، مختصراً.

۴..... "حلیۃ الأولیاء"، و طبقات الأصفیاء، سعید بن یاس، الحديث: ۸۳۷۲، ج ۶، ص ۲۲۲، ملخصاً.

۵..... "تفسیر القرآن العظیم" لابن کثیر، الجزء السادس والعشرون، سورة محمد، ج ۴، ص ۱۸۵ / ۱۸۶، ملخصاً.

۶..... "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة و نعيمها، فصل فی أكل أهل الجنة و شربهم و غیر ذلك، الحديث: ۷۴، ج ۴، ص ۲۹۲، ملخصاً.

جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے (۱) وہاں نجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل اصلاً نہ ہوں گے، ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، سب کھانا ہضم ہو جائے گا، اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی (۲) ہر شخص کو سو آدمیوں کے کھانے پینے جماع کی طاقت دی جائے گی (۳)۔ ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بہ قصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری ہوگی (۴)۔ کم سے کم ہر شخص کے سر ہانے دس ہزار خادم کھڑے ہونگے، خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا، اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی، جتنا کھاتا جائے گا لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی (۵) ہر نوالے میں ستر مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے ممتاز، وہ معاً محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے مانع (۶) نہ ہوگا، جنتیوں کے نہ لباس پرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہوگی (۷) پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند، اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ، جنتی سب ایک دل ہوں گے، ان کے آپس میں کوئی اختلاف و بغض نہ ہوگا، ان میں ہر ایک کو حور عین میں کم سے کم دو بیبیاں ایسی ملیں گی کہ ستر ستر جوڑے پہنے ہوں گی، پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پنڈلیوں

۱..... المرجع السابق، الحدیث: ۶۶، ص ۲۹۰۔

۲..... "المسند" للإمام أحمد، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۴۹۲۷، ج ۵، ص ۱۵۰، ملخصاً

۳..... "المعجم الكبير" للطبرانی، رقم الترجمة ۴۸۵، زید بن أرقم الأنصاري ثمامة بن عتبة المحلبي عن زید بن أرقم، الحدیث: ۵۰۰۵، ج ۵، ص ۱۷۷/۱۷۸، ملقطاً۔

۴..... "صحيح مسلم"، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفات الجنة وأهلها... إلخ، الحدیث: ۷۱۵۲، ص ۱۱۷۱، ملخصاً۔

۵..... "حلية الأولياء"، صالح بن بشير المري، الحدیث: ۸۲۴۶، ج ۶، ص ۱۸۸، ملخصاً۔

۶..... روکنے والا۔

۷..... "صحيح مسلم"، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في دوام نعيم أهل الجنة... إلخ، الحدیث: ۷۱۵۶، ص ۱۱۷۱، ملخصاً۔

کا مغز دکھائی دے گا، جیسے سفید شیشے میں شراب سُرخ دکھائی دیتی ہے (۱) اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل نے انہیں یا قوت سے تشبیہ دی، اور یا قوت میں سوراخ کر کے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ضرور باہر سے دکھائی دے گا (۲)۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رُخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا، اور اس پر ادنیٰ درجے کا جو موتی ہوگا وہ ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے (۳)، اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اس کے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سینہ کی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا (۴)۔ اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمل نہ کر سکیں (۵) مرد جب اس کے پاس جائے گا اسے ہر بار کو آری پائے گا، مگر اس کی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو گی (۶) اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی شریخی کی وجہ سے سمندر شیریں ہو جائے (۷) اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھو کے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں (۸)۔

۱..... "صحیح البخاری"، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وإنها مخلوقة، الحديث: ۳۲۵۴، ص ۲۶۳، ملخصاً، "المعجم الكبير" للطبرانی، عبد الله بن مسعود، الحديث: ۱۰۳۲۱، ج ۱۰، ص ۱۶۰/۱۶۱، ملخصاً.

۲..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة نساء أهل الجنة، الحديث: ۲۵۳۳، ص ۱۹۰۶، ملخصاً.

۳..... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ۱۱۷۱۵، ج ۴، ص ۱۵۰، ملخصاً.

۴..... "الترغيب والترهيب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغيب في الجنة ونعيمها، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ۹۶، ج ۴، ص ۲۹۸، ملخصاً.

۵..... المرجع السابق، فصل في ثيابهم وحللهم، الحديث: ۸۴، ص ۲۹۴.

۶..... المرجع السابق، فصل في وصف نساء أهل الجنة، الحديث: ۹۶، ص ۲۹۸، ملخصاً.

۷..... المرجع السابق، الحديث: ۹۸، ص ۲۹۹، ملخصاً.

۸..... المرجع السابق، الحديث: ۹۹.

جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اس کے سر ہانے اور پاکتی (۱) دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی، مگر اُن کا گانا یہ شیطانی مزا میر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی حمد و پاکی ہوگا (۲) وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی، اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، کبھی نہ مریں گے، ہم عین والیاں ہیں، کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گے، ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گے، مبارک باد اس کے لیے جو ہمارا اور ہم اس کے ہوں (۳)۔ سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے ریش ہوں گے، سرگیں آنکھیں، تئیں برس کی عمر کے معلوم ہوں گے (۴) کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ ادنیٰ جنتی کے لیے آتی ہزار خادم اور بہتر پیہماں ہوں گی، اور اُنکو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان روشن کر دے (۵) اور اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع (۶) اور پوری عمر (یعنی تیس سال کی)، خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی (۷)۔ جنت میں نیند نہیں؛ کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں (۸) جنتی جب جنت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا، اور اس کے فضل کی حد نہیں۔ پھر انہیں دنیا کی ایک..... یعنی پیروں کی طرف۔

۲..... "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد"، کتاب اہل الجنة، باب ما جاء في نساء اهل الجنة... إلخ، الحديث: ۱۸۷۵۹، ج ۱۰، ص ۷۷۴.

۳..... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في كلام حور العين، الحديث: ۲۵۶۴، ص ۱۹۱۰.

۴..... "المسند" للإمام أحمد، مسند الأنصار، حديث معاذ بن جبل، الحديث: ۲۲۱۶۷، ج ۸، ص ۲۵۸، مختصراً.

۵..... "جامع الترمذي"، أبواب صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء لأهل الجنة... إلخ، الحديث: ۲۵۶۲، ص ۱۹۰۹/۱۹۱۰، ملقطاً.

۶..... نیچے کا ماں کے پیٹ میں ٹھہرنا اور اس کی پیدائش۔

۷..... "سنن الدارمی"، کتاب الرقائق، باب في ولد أهل الجنة، الحديث: ۲۸۳۴، ج ۲، ص ۴۳۴، ملخصاً.

۸..... "المعجم الأوسط" للطبرانی، من اسمه أحمد، الحديث: ۹۱۹، ج ۱، ص ۲۶۶، ملخصاً.

ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پروردگار عزوجل کی زیارت کریں، اور عرش الہی ظاہر ہوگا، اور رب عزوجل جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھکی فرمائے گا، اور ان جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے، نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زبرجد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر، اور ان میں کا ادنیٰ مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا، اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے، اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے، کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع نہیں، اور اللہ عزوجل ہر ایک پر تھکی فرمائے گا، ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دنیا کے بعض معاصی یاد دلائے گا، بندہ عرض کرے گا: اے رب! کیا تُو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تُو اس مرتبہ کو پہنچا، وہ سب اسی حالت میں ہو گئے کہ اُپر چھائے گا اور ان پر خوشبو برسائے گا، کہ اس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی، اور اللہ عزوجل فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو میں نے تمہارے لیے عزت تیار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں، اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی، نہ کانوں نے سنی، نہ قلوب پر ان کا خطرہ گزرا، اس میں سے جو چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی، اور خرید و فروخت نہ ہوگی، اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبہ والا بڑے مرتبہ والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کرے گا، ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا میرا لباس اس سے اچھا ہے، اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں، پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی پیماں استقبال کریں گی، اور مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے، اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پروردگار جبار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا (۱)۔ جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس

چلا جائے گا^(۱) اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے، اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے^(۲)۔ سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہے اس کے باغات اور یہیاں اور نعیم و خدام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے، اور ان میں اللہ عز و جل کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مشرف ہوگا^(۳)۔ جب جنتی جنت میں جائیں گے اللہ عز و جل ان سے فرمائے گا:

کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تو نے ہمارے منہ روشن کئے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات دی، اس وقت پردہ کہ مخلوق تھا پر اٹھ جائے گا تو دیدار الہی سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی^(۴)۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ بِحَاثِ حَبِيبِكَ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ، آمین!

دوزخ کا بیان

یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اُس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصورات جہاں تک پہنچیں وہ ایک ہمتہ^(۵) ہے اُس کی بے شمار نعمتوں سے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و آفت کہ ادراک کی^(۶)

= ۲۵۴۹، ص ۱۹۰۸، ملخصاً۔

۱..... "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة ونعیمها، فصل فی تراورہم ومراکبہم، الحدیث: ۱۱۵، ج ۴، ص ۳۰۴، مختصراً۔

۲..... المرجع السابق، الحدیث: ۱۱۴، ص ۳۰۳، ملخصاً۔

۳..... "المسند" للإمام أحمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، الحدیث: ۴۶۲۳، ج ۲، ص ۲۲۷، ملخصاً۔

۴..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة الجنة عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی رؤية الرب تبارک وتعالیٰ، الحدیث: ۲۵۵۱، ص ۱۹۰۸، ملخصاً، "المستدرک علی الصحیحین"، کتاب الإیمان، أهل الجنة

عشرون ومائة صف هذه الأمة... إلخ، الحدیث: ۲۸۴، ج ۱، ص ۲۶۶، مختصراً۔

۵..... قلیل مقدار۔ ۶..... سوچی یا سمجھی

جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا۔ قرآن مجید و احادیث میں جو اُس کی سختیاں مذکور ہیں ان میں سے کچھ اجمالاً بیان کرتا ہوں؛ کہ مسلمان دیکھیں اور اس سے پناہ مانگیں، اور ان اعمال سے بچیں جن کی جزا جہنم ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے جہنم کہتا ہے: اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے^(۱)۔ قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو! دوزخ سے ڈرو! ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اُس سے پناہ مانگتے^(۲)۔

جہنم کے شرارے (مُھول) اُونچے اُونچے محلوں کی برابر اڑیں گے، گویا زرد اُونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے^(۳) آدمی اور پتھر اُس کا ایندھن ہے^(۴) یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستر جُڑوں میں سے ایک جُڑ ہے^(۵)۔ جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہو گا اسے آگ کی پھوٹیاں پہنا دی جائیں گی۔ جس سے اس کا دماغ ایسا گھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی گھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے^(۶) سب سے ہلکے درجہ کا جس پر عذاب ہو گا اس سے اللہ عز و جل پوچھے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ^(۷) میں دے دے گا؟ عرض کرے گا: ہاں! فرمائے گا:

۱..... "مسند أبي يعلى الموصلي"، مسند أبي هريرة ما أسنده أبو حازم عن أبي هريرة، الحديث: ۶۱۶۴، ج ۵، ص ۳۷۹، ملخصاً.
۲..... پ ۱، البقرة: ۲۴، پ ۲۸، التحريم: ۶.

۳..... "صحيح مسلم"، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء باللهم... إلخ، الحديث: ۶۸۴۰، ص ۱۱۴۶، ملخصاً.

۴..... پ ۲۹، المرسلات: ۳۲/۳۳.

۵..... پ ۱، البقرة: ۲۴، پ ۲۸، التحريم: ۶.

۶..... "صحيح مسلم"، كتاب صفة الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب جهنم أعاذنا الله منها، الحديث: ۷۱۶۵، ص ۱۱۷۱، ملخصاً.

۷..... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب شفاعة النبي ﷺ لأبي طالب والتخفيف عنه بسببه، الحديث: ۵۱۷، ص ۷۱۷.

۸..... وہ مال پارو پیہ جسے دے کر قیدی قید و عذاب سے رہا ہو۔

کہ جب تو پشتِ آدم میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا (۱)۔ جہنم کی آگ ہزار ہر ہزار برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار ہر ہزار برس اور، یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار ہر ہزار برس اور، یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی، تو اب وہ بڑی سیاہ ہے (۲) جس میں روشنی کا نام نہیں۔ جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے تار کے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں، اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ (۳) اہل دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کل کے کل اس کی بہت سے مر جائیں، اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کاہنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں (۴)۔ یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے (۵) مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے، حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تک نہ پہنچے گی (۶) اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالانکہ یہ پانسو (۷) برس کی

۱..... "صحیح البخاری"، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم وذریۃ، الحدیث: ۳۳۳۴، ص ۲۶۹، ملخصاً.

۲..... "جامع الترمذی"، ابواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب منه فی صفة النار... إلخ، الحدیث: ۲۵۹۱، ص ۱۹۱۲.

۳..... یعنی محافظ و نگران۔

۴..... "مجمع الزوائد"، کتاب صفة النار، الحدیث: ۱۸۵۷۳، ج ۱۰، ص ۷۰۷، ملقطاً.

۵..... "سنن ابن ماجہ"، ابواب الزہد، باب صفة النار، الحدیث: ۴۳۱۸، ص ۲۷۴۰، ملقطاً.

۶..... "جامع الترمذی"، ابواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی صفة قعر جہنم، الحدیث: ۲۵۷۵، ص ۱۹۱۱، ملخصاً.

۷..... یعنی پانچ سو۔

راہ ہے۔ (۱) پھر اُس میں مختلف طبقات و وادی اور کوئیں ہیں، بعض وادی ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے (۲) یہ خود اس مقام کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفار کی سرزنش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیا کیے، لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اس کو اٹھا نہیں سکتے (۳) سختی اونٹ (۴) کی گردن برابر بچھو، اور اللہ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ (۵) کی مثل سخت گھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی (۶)۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا (۷)۔ جہنیوں کے بدن سے جو پیپ نہیے گی وہ پلائی جائے گی (۸) خاردار تھوہڑ (۹) کھانے کو دیا جائے گا (۱۰) وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبو تمام اہل دنیا کی معیشت برباد کر دے (۱۱) اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اتارنے کیلئے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ گھولتا پانی دیا

۱..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب فی بعد قعر جہنم، الحدیث: ۲۵۸۸، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

۲..... "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الحنة والنار، الترہیب من النار... إلخ، فصل فی أوديتها وجبالها، الحدیث: ۳۷، ج ۴، ص ۲۵۳، ملخصاً.

۳..... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحدیث: ۱۱۲۳۳، ج ۴، ص ۵۸، ملخصاً.

۴..... ایک قسم کے اونٹ ہیں جو سب اونٹوں سے بڑے ہوتے ہیں۔

۵..... جلی ہوئی۔

۶..... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي سعيد الخدري، الحدیث: ۱۱۶۷۲، ج ۴، ص ۱۴۱، ملخصاً.

۷..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی صفة شراب، الحدیث: ۲۵۸۲، ص ۱۹۱۱، ملخصاً.

۸..... پ ۱۳، إبراہیم: ۱۶/۱۷، ملخصاً.

۹..... کانٹے والا زہریلا پودا

۱۰..... پ ۲۵، الدخان: ۴۳/۴۴، ملخصاً.

۱۱..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی صفة شراب أهل النار، الحدیث: ۲۵۸۵، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا (۱) اور وہ شور بے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی (۲) پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس (۳) کے مارے ہوئے اونٹ، پھر کفار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ الصلاۃ والسلام داروغہ جہنم (۴) کو پکاریں گے: اے مالک! (علیہ الصلاۃ والسلام) تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے! مالک علیہ الصلاۃ والسلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے: مجھ سے کیا کہتے ہو، اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے!، ہزار برس تک رب العزت کو اس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا: دُور ہو جاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے (۵) اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے (۶) ابتداء آنسو نکلے گا، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں (۷)۔ جہنیوں کی شکلیں ایسی کر یہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بد صورتی اور بدیو کی وجہ سے مرجائیں (۸)۔ اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار

۱..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی صفة طعام أهل النار، الحدیث: ۲۵۸۶، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

۲..... "المسند" للإمام أحمد، مسند أبي هريرة، الحدیث: ۸۸۷۳، ج ۳، ص ۳۰۹، ملخصاً.

۳..... یعنی انتہائی شدید پیاس۔ جہنم کے محافظ۔

۵..... "جامع الترمذی"، أبواب صفة جہنم عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی صفة طعام أهل النار، الحدیث: ۲۵۸۶، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

۶..... "شرح السنة"، کتاب الفتن، باب صفة النار وأهلها، الحدیث: ۴۳۱۶، ج ۷، ص ۶۶۵، ملخصاً.

۷..... "سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحدیث: ۴۳۲۴، ص ۲۷۴۰، ملخصاً.

۸..... "الترغیب والترہیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترہیب من النار أعادنا اللہ منها بمنہ وکرمہ، فصل فی عظیم أهل النار وقبحهم فیها، الحدیث: ۸۶، ج ۴، ص ۲۶۳، مختصراً.

کے لیے تین دن کی راہ ہے (۱)۔ ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہوگی (۲) کھال کی موٹائی بیالیس ذراع (۳) کی ہوگی (۴) زبان ایک کوس (۵) دو کوس تک منہ سے باہر گھسکتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے (۶) بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک (۷) اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے گا، اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آگے گا (۸) ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسن تقویم (۹) ہے، اور یہ اللہ عزوجل کی محبوب ہے؛ کہ اُس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے، بلکہ جہنمیوں کا وہ خلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا، پھر آخر میں کفار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل (۱۰) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا (۱۱) تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے، اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے، جب

۱..... ”صحيح مسلم“، كتاب الحنة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلون الجبارون... إلخ، الحديث: ۷۱۸۶، ص ۱۱۷۳، ملخصاً.

۲..... المرجع السابق، الحديث: ۷۱۸۵.

۳..... یعنی بیالیس (۳۲) ہاتھ

۴..... ”جامع الترمذی“، أبواب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في صفة جهنم، الحديث: ۲۵۷۷، ص ۱۹۱۱، ملخصاً.

۵..... تین ہزار گز کی لمبائی۔

۶..... المرجع السابق، باب ما جاء في عظم أهل النار، الحديث: ۲۵۸۰، ص ۱۹۱۱، ملخصاً.

۷..... المرجع السابق، الحديث: ۲۵۷۷.

۸..... المرجع السابق، باب ما جاء في طعام أهل النار، الحديث: ۲۵۸۷، ص ۱۹۱۲، ملخصاً.

۹..... سب سے اچھی صورت۔

۱۰..... کالا۔

۱۱..... ”الترغيب والترهيب“، كتاب صفة الحنة والنار، الترهيب من النار أعادنا الله منها... إلخ، فصل في تفاوتهم في العذاب وذكر أهونهم عذاباً، الحديث: ۹۲، ج ۴، ص ۲۶۸، ملقطاً.

سب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے، اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے، پھر منادی (۱) جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی، اور کہے گا: اے اہل جنت! ہیشکی ہے، اب مرنا نہیں۔ اور اے اہل نار! ہیشکی ہے، اب موت نہیں، اس وقت ان کے لیے خوشی پر خوشی ہے، اور ان کے لیے غم بالائے غم (۲)۔

نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

ایمان و کفر کا بیان

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں (۳) اور کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں (۴) اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریات دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزّ و جل کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و نار، حشر و نشر وغیرہا، مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا (۵)۔ عوام سے مراد وہ

۱..... پکارنے والا

۲..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحدیث: ۴۳۲۷، ص ۲۷۴۰، ملخصاً،

”الترغیب والترہیب“، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة ونعيمها، فصل فی خلود اهل الجنة وأهل النار فیها وما جاء فی ذبح الموت، الحدیث: ۱۴۷، ج ۴، ص ۳۱۷/۳۱۸، ملخصاً۔

۳..... ”شرح العقائد النسفیة“، مبحث الإیمان، ص ۱۲۰، ملخصاً۔

۴..... ”المسامرة“، الکلام فی متعلق الإیمان، ص ۳۳۰، ۳۴۰، ۳۵۷، ملخصاً۔

۵..... ”المعتقد المنتقد“، تکمیل فی تفصیل ما یحب فی الإیمان نبینا... إلخ، منها (۲) ختم النبوة،

ص ۱۱۹/۱۲۰، ملخصاً۔

مسلمان ہیں جو طبقہ علماء میں نہ شمار کئے جاتے ہوں، مگر علماء کی صحبت سے شرفیاب ہوں، اور مسائل علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں، نہ وہ کہ کوردہ (۱) اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے، کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اُس ضروری کو غیر ضروری نہ کر دے گا (۲) البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں، اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے، ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں (۳)۔

عقیدہ (۱): اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے، اعمالِ بدن تو اصلاً جزو ایمان نہیں، راقرار، اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عند اللہ (۴) مومن ہے (۵) اور اگر موقع ملا اور اُس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے، اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکامِ دنیا میں کافر سمجھا جائے گا، نہ اُس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے، مگر عند اللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلاف اسلام ظاہر نہ کیا ہو (۶)۔

عقیدہ (۲): مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو، اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں (۷)؛ کہ بلا اکراہِ شرعی (۸) مسلمان کلمہ کفر صادر نہیں کر

۱..... یعنی کم آباد اور چھوٹا گاؤں جسے کوئی نہ جانتا ہو، اور نامی وہاں تعلیم کا کوئی سلسلہ ہو۔

۲..... "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیثۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، من ضمن الرسالة: "الحدود الحلو فی أركان الوضوء"، ج ۱، ص ۱۸۱/۱۸۲، ملخصاً۔

۳..... "رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۴۳، ملخصاً۔
"شرح العقائد النسفیۃ"، مبحث الإیمان، ص ۱۲۰/۱۲۱، ملخصاً۔

۴..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

۵..... "شرح العقائد النسفیۃ"، مبحث الإیمان لا یزید ولا ینقص، ص ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۴، ملخصاً۔

۶..... "النبراس شرح شرح العقائد"، أنَّ الإیمان فی الشرع هو التصدیق، ص ۲۵۰، ملخصاً۔
"رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۴۲/۳۴۳، ملخصاً۔

۷..... "المسامرة"، الکلام فی متعلق الإیمان، ص ۳۵۷، ملخصاً۔
۸..... بغیر شرعی۔

سکتا، وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا، اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں (۱)۔

مسئلہ ۱: اگر معاذ اللہ کلمہ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا، یعنی اُسے مار ڈالنے یا اُس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے، تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو جو پیشتر تھا (۲) مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمہ کفر نہ کہے (۳)۔

مسئلہ ۲: عمل جو ارجح (۴) داخلِ ایمان نہیں، البتہ بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں اُن کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا، جیسے بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا، اور قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظمہ کی توہین، اور کسی سنت کو ہلکا بتانا، یہ باتیں یقیناً کفر ہیں (۵)۔ یونہی بعض اعمال کفر کی علامت ہیں، جیسے زنا (۶) باندھنا، سر پر پٹو تیار رکھنا، قسطنطنیہ (۷) لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں (۸)۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے، تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

عقیدہ (۳): جس چیز کی جلت، نصل قطعی سے ثابت ہو (۹) اُس کو حرام کہنا، اور جس کی

۱..... "النبراس شرح شرح العقائد"، اَنَّ الإیمان فی الشرع هو التصدیق، ص ۲۵۰، ملخصاً۔

۲..... "رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب: ما یشک أنه ردة... إلخ، ج ۶، ص ۳۴۶، ملخصاً۔

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الإکراه، الباب الثانی... إلخ، ج ۵، ص ۳۸، ملخصاً۔

۴..... "رد المحتار"، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۴۳، ملخصاً۔

۵..... وہ دھا کہ یا زنجیر جو ہندو گئے اور بغل کے درمیان ڈالے رہے اور عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔

۶..... صندل وغیرہ کا نشان یا ٹیکا جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں۔

۷..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحكام المرتدین، مطلب موجبات الکفر، أنواع

منها یتعلق بالإیمان والإسلام، ج ۲، ص ۲۷۶، ملخصاً۔

۸..... "الفتاویٰ الرضویہ" (القديمة)، اعتقادیات، ایمان، کفر، شرک... إلخ، قسقه، تلك لگانا، زنا

باندھنا... إلخ، ج ۱۰ (الحزء الثانی)، ص ۱۵۰/۱۵۱، ملخصاً۔

۹..... جس کا حلال ہونا دلیل یقینی سے ہو۔

حرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے، جبکہ یہ حکم ضروریات دین سے ہو، یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو (۱)۔

مسئلہ ۱: اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں (۲) بلکہ جو بات ہو یقیناً قطعی کے ساتھ ہو، خواہ وہ یقین کسی طرح بھی حاصل ہو، اس کے حصول میں بالخصوص علم استدلالی (۳) کی حاجت نہیں، ہاں! بعض فروع عقائد میں تقلید ہو سکتی ہے، اسی بنا پر خود اہل سنت میں دو گروہ ہیں: ”ماتریدیہ“ کہ امام علم الہدیٰ حضرت ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متبع ہوئے، اور ”اشاعرہ“ کہ حضرت امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ کے تابع ہیں، یہ دونوں جماعتیں اہل سنت ہی کی ہیں، اور دونوں حق پر ہیں، آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے (۴)۔ ان کا اختلاف حنفی، شافعی کا سا ہے، کہ دونوں اہل حق ہیں، کوئی کسی کی تھلیل و تفسیق نہیں کر سکتا (۵)۔

مسئلہ ۲: ایمان قابل زیادتی و نقصان نہیں؛ اس لیے کہ کی بیشی اُس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گنتی رکھتا ہو، اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کیف یعنی ایک حالت اذعانہ (۶)۔ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اُس سے مراد مؤمن بہ و مصدق بہ ہے، یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانہ نزول قرآن میں اس کی کوئی حد معین نہ تھی، بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اس پر ایمان لازم ہوتا، نہ کہ خود نفس ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو، البتہ ایمان قابل ہذت و ضعف ہے کہ یہ کیف کے عوارض سے ہیں (۷)۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا ایمان اس امت کے تمام افراد کے مجموع

۱..... ”الزواج عن اقتراف الکبائر“، الباب الأول فی الکبائر الباطنة وما يتبعها، ج ۱، ص ۵۸، ملخصاً۔

”شرح الفقہ الکبیر“ لملا علی القاری، فصل فی الکفر صریحاً و کنایۃ، ص ۱۸۸، ملخصاً۔

۲..... ”تفسیر روح البیان“، ہود، ج ۴، ص ۱۹۱، ملخصاً۔ ۳..... وہ علم جو دلیل کا محتاج ہو۔

۴..... ”النبراس شرح شرح العقائد“، بیان اختلاف الأشعرية والماتریدیہ، ص ۲۲، ملخصاً۔

۵..... گمراہ اور گناہگار نہیں کہہ سکتا۔

۶..... تصدیق اعتماد و یقین کی ایک کیفیت کا نام ہے۔

۷..... ”النبراس شرح شرح العقائد“، والإیمان لا یزید ولا ینقص، ص ۲۵۴-۲۵۷، ملخصاً۔

البتہ ایمان پختہ یا کمزور ہو جاتا ہے؛ کیونکہ پختگی اور کمزوری کیفیت سے اور کیفیت تصدیق سے متعلق ہیں۔

ایمانوں پر غالب ہے (۱)۔

عقیدہ (۴): ایمان و کفر میں واسطہ نہیں، یعنی آدمی یا مسلمان ہو گا یا کافر، تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان (۲) ہو نہ کافر (۳)۔

مسئلہ: نفاق کہ زبان سے دعویٰ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار، یہ بھی خالص کفر ہے (۴) بلکہ ایسے لوگوں کے لیے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے (۵)۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کچھ لوگ اس صفت کے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفر باطنی پر قرآن ناطق ہوا، نیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچانا اور فرمادیا کہ یہ منافق ہے (۶)۔ اب اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت، قطع (۷) کے ساتھ منافق نہیں کہا جاسکتا؛ کہ ہمارے سامنے جو دعویٰ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے (۸) جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو منافی ایمان ہے نہ صادر ہو، البتہ نفاق کی ایک شاخ اس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہت سے بد مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریات دین کا انکار بھی ہے (۹)۔

عقیدہ (۵): شرک کے معنی غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا، یعنی اُلُوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا (۱۰) اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے (۱۱) اس کے سوا کوئی بات اگرچہ

- ۱..... "شعب الایمان"، باب القول فی زیادة الایمان ونقصانه... إلخ، الحدیث: ۳۶، ج ۱، ص ۶۹، ملخصاً
- ۲..... ہاں یہ ممکن ہے کہ ہم بوجہ شبہ کے کسی کو نہ مسلمان کہیں نہ کافر جیسے یزید پلید و اسماعیل دہلوی۔
- ۳..... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث الكبيرة، ص ۱۰۹، ملخصاً۔
- ۴..... "تفسیر النسفی"، البقرة: ۸، ص ۲۴، ملخصاً۔
- ۵..... پ ۵، النساء: ۱۴۵۔
- ۶..... "المعجم الأوسط"، من اسمها أحمد، الحدیث: ۷۹۲، ج ۱، ص ۲۳۱۔ یعنی یقین۔
- ۸..... "اليواقیت"، المبحث ۵۱ فی بیان الإسلام والایمان... إلخ، ج ۲، ص ۳۷۳۔
- ۹..... من إفادات المصنف۔
- ۱۰..... "شرح العقائد النسفیة"، مبحث الأفعال کلها بخلق الله تعالى والدلیل علیها،
- ص ۷۸، ۱۱..... "الفتاوی الرضویة" (الجديدة)، کتاب الحظر والإباحة، اعتقادات وسیر،
- شرک بدترین اصناف کفر سے ہے، ج ۲۱، ص ۲۶۴، ملخصاً۔

کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقتاً شرک نہیں، ولہذا شرع مطہر نے اہل کتاب کفار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا فرمائے، کتابی کا ذبیحہ حلال، مشرک کا مُردار (۱) کتابیہ سے نکاح ہو سکتا ہے، مشرک سے نہیں ہو سکتا (۲)۔

امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ (۳) لیا جائے گا، مشرک سے نہ لیا جائے گا، اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے یہ جو قرآن عظیم میں فرمایا کہ ”شرک نہ بخشا جائے گا“ وہ اسی معنی پر ہے، یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی، باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں جسے چاہے بخش دے (۴)۔

عقیدہ (۶): مرتکب کبیرہ مسلمان ہے (۵) اور جنت میں جائے گا، خواہ اللہ عزوجل اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرمادے، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد، یا اپنے کیے کی کچھ سزا پا کر، اُس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا (۶)۔

مسئلہ: جو کسی کافر کے لیے اُس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے، یا کسی مردہ مُرتد کو مرحوم یا مغفور، یا کسی مردہ ہندو کو ٹیکٹھ باشی (۷) کہے، وہ خود کافر ہے (۸)۔

۱..... ”تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان“، البقرة: ۱۷۳، ج ۱، ص ۴۷۱، ملخصاً.

۲..... المرجع السابق، البقرة: ۲۲۱، ج ۱، ص ۶۰۹/۶۱۰، ملخصاً.

۳..... ”الدر المختار“، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، مطلب: مهم في وطء السراري اللاتي... إلخ، ج ۴، ص ۱۳۲.

۴..... اسلامی حکومت میں اہل کتاب یعنی عیسائیوں اور یہودیوں سے سالانہ ٹیکس۔

۵..... ”شرح العقائد النسفية“، مبحث الكبيرة، ص ۱۱۲/۱۱۳.

۶..... المرجع السابق.

۷..... المرجع السابق، مبحث اهل الكبائر من المؤمنين لا يدخلون في النار، ص ۱۱۸/۱۱۹.

۸..... جنتی۔

۹..... ”الفتاویٰ الرضویة“ (الحدیث)، کتاب الحظر والإباحة، اعتقادات والسير، ہندو بلاشبہ قطعی طور پر کافر ہیں

، في ضمن الرسالة: ”جلي النص في أماكن الرخص“، کافر کیلئے دعائے مغفرت... إلخ، ج ۲۱،

ص ۲۲۸/۱۲۴، ملخصاً.

عقیدہ (۷): مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جانتا ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا، تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو، مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے؛ کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے (۱) خاتمہ پر ہونا روزِ قیامت، اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے، اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بُست پرست مر گیا، تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا، مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں، اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لیے ہیں، مثلاً میل جول، شادی بیاہ، نماز جنازہ، کفن دفن، جب اس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں، اور خاتمہ کا حال علمِ الہی پر چھوڑیں، جس طرح جو ظاہر مسلمان ہو اور اُس سے کوئی قول و فعل خلافِ ایمان نہ ہو، فرض ہے کہ ہم اسے مسلمان ہی مانیں، اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔ اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ”میاں...! جتنی دیر اسے کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ کرو، یہ ثواب کی بات ہے“، اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو...؟! مقصود یہ ہے کہ اُسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو، نہ یہ کہ اپنی صلح کل (۲) سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو۔

تنبیہ ضروری: حدیث میں ہے:

((سَتَفْتَرِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثًا وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِيْ النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً))

”یہ امت تہتر فرقتے ہو جائے گی، ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی، صحابہ نے عرض کی:

((مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟))

”وہ تاجی (۳) فرقہ کون ہے یا رسول اللہ؟“

۱..... ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۵۶/۳۵۷، ملخصاً۔

۲..... یعنی اپنی ملی جلی طبیعت سے سب فرقوں کو صحیح و حق کہنے۔

۳..... جہنم سے نجات پانے والا۔

فرمایا:

((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)) (۱)

”وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں“، یعنی سنت کے پیرو۔

دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

((هُمُ الْجَمَاعَةُ))

”وہ جماعت ہے۔“

یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جسے سوا و اعظم فرمایا، اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا جہنم میں الگ ہوا (۲) اسی وجہ سے اس ”ناجی فرقہ“ کا نام ”اہل سنت و جماعت“ ہوا (۳) ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے، بعض ہندوستان میں نہیں، ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت؟! کہ نہ وہ ہیں، نہ اُن کا فتنہ، پھر ان کے تذکرہ سے کیا مطلب؟! جو اس ہندوستان میں ہیں، مختصراً ان کے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے؛ کہ ہمارے عوام بھائی ان کے فریب میں نہ آئیں، کہ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

((وَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْكُمْ)) (۴)

”اپنے کو ان سے دُور رکھو اور انہیں اپنے سے دُور کرو؛ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں؛ کہیں

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الفتن، باب افتراق الأمم، الحديث: ۳۹۹۱، ۳۹۹۳، ص ۲۷۱۶، ملخصاً۔
”جامع الترمذی“، أبواب الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، الحديث: ۲۶۴۱، ص ۱۹۱۸، ملخصاً۔

۲..... ”جامع الترمذی“، أبواب الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في لزوم الجماعة، الحديث: ۲۱۶۷، ص ۱۸۶۹، ملخصاً۔

۳..... ”مفتاح المفاتيح“، كتاب الإيمان، ج ۱، ص ۴۱۸/۴۱۹، ملخصاً۔

”شرح العقائد النسفية“، تقسيم الأحكام الشرعية إلى ما يتعلق بكيفية العمل وإلى ... إلخ، ص ۷، ملخصاً۔

۴..... ”صحيح مسلم“، مقدمة الكتاب للإمام مسلم، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء ... إلخ، الحديث: ۷، ص ۹، مختصراً۔

وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔“۔

(۱) **قاویانی:** کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں، اس شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں، خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں، مگر ضرورتِ زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اُن میں کے چند بطور نمونہ ذکر کئے جائیں، خود مدّعی نبوت بننا کافر ہونے اور ابد الابد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا؛ کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے، مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سر لیا، اور یہ صد ہا کفر کا مجموعہ ہے؛ کہ ہر نبی کی تکذیب مستکلاً کفر ہے، اگرچہ باقی انبیاء و دیگر ضروریات کا قائل بننا ہو، بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے، چنانچہ آیہ

﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ﴾^(۱)

وغیرہ اس کی شاہد ہیں، اور اس نے تو صد ہا کی تکذیب کی، اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا، ایسے شخص اور اس کے متبعین کے کافر ہونے میں مسلمانوں کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا، بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے خود کافر^(۲) اب اُس کے اقوال سنئے: ”إِزَالَةُ أَوْهَامٍ“ صفحہ ۵۳۳: ”خدا تعالیٰ نے“ براہین احمدیہ“ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی“^(۳)۔ ”انجام آتھم“ صفحہ ۵۲ میں ہے: ”اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو“^(۴)۔ صفحہ ۵۵ میں ہے: ”تجھے خوشخبری ہوا اے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے“^(۵)۔

۱..... پ ۱۹، الشعراء: ۱۰۵۔

۲..... ”الدر المختار“، کتاب الجہاد، باب المرتد، ج ۶، ص ۳۵۶/۳۵۷، ملخصاً۔

۳..... ”روحانی خزائن“، ج ۳، ص ۳۸۶۔

۴..... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۵۲۔

۵..... المرجع السابق، ص ۵۵۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں جو آیتیں تھیں انہیں اپنے اوپر نہ لیا۔ ”انجام“ صفحہ ۷۸ میں کہتا ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾^(۱)

”تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔“

نیز یہ آئیہ کریمہ ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾^(۲) سے اپنی ذات مراد لیتا ہے^(۳)۔ ”دافع البلاء“ صفحہ ۶ میں ہے: مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ أَوْلَادِي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنكَ“۔

”یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔“^(۴)

”إِزَالَةُ أَوْهَامِ“ صفحہ ۶۸۸ میں ہے: ”حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں“^(۵)۔ صفحہ ۸ میں ہے: ”حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی، غایت مافیہ الباب^(۶) یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں“^(۷)۔

”إِزَالَةُ أَوْهَامِ“ صفحہ ۷۷۵ میں ہے: ”سورہ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دے دیا تھا، یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی، اور علمِ بسمِ ریزم تھا“^(۸)۔

اُسی کے صفحہ ۵۵۳ میں لکھتا ہے: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا

۱..... پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۷۔ ۲..... پ ۲۸، الصف: ۶۔

۳..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۱، ص ۷۸۔

۴..... المرجع السابق، ج ۱۸، ص ۲۲۷۔

۵..... المرجع السابق، ج ۳، ص ۴۷۱۔

۶..... اس بارے میں نتیجہ اور انتہاء۔

۷..... ”روحانی خزائن“، ج ۳، ص ۱۰۶۔

۸..... المرجع السابق، ص ۲۵۸۔

ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی اُن کا مسمریزم کا عمل تھا“ (۱)۔

صفحہ ۶۲۹ میں ہے: ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا“ (۲)۔

اُسی کے صفحہ ۲۸، ۲۶ میں لکھتا ہے: ”قرآن شریف میں گندی گالیاں بھی ہیں، اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے“ (۳)۔

اور اپنی ”براہین احمدیہ“ کی نسبت ”ازالہ“ صفحہ ۵۳۳ میں لکھتا ہے: ”براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے“ (۴)۔

”اربعین“ نمبر ۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا: ”کامل مہدی نہ موسیٰ تھا، نہ عیسیٰ“ (۵) ان ادلوا العزم مرسلین کا ہادی ہونا درکنار، پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا۔

اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں اُن میں سے چند یہ ہیں۔ ”معیار“ صفحہ ۱۳: ”اے عیسائی مشنریو! (۶) اب رہنا المسیح مت کہو، اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے“ (۷)۔

صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں ہے: ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے، اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا، تاکہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے...؟ جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا...! یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے...؟“ (۸)

۲..... المرجع السابق، ص ۴۳۹۔

۱..... ”روحانی خزائن“، ج ۳، ص ۵۰۶۔

۳..... المرجع السابق، ص ۱۱۶۔

۴..... المرجع السابق، ص ۳۸۶۔

۵..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۷، ص ۳۶۰۔

۶..... اے عیسائی تبلیغی ادارو!

۷..... ”معیار“۔

۸..... المرجع السابق۔

”کشتی“ صفحہ ۱۳ میں ہے: ”مثیل موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر، اور مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر“ (۱)۔

نیز صفحہ ۱۶ میں ہے: ”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے“ (۲)۔
”دافع البلاء“ صفحہ ۲۰ میں ہے: ”اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو! میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اُس سے بھی بہتر ہے، جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔“

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں، اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں“ (۳)۔

”دافع البلاء“ ص ۱۵: ”خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے، لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لاسکتا، جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے“ (۴)۔

”انجام آقلم“ ص ۴۱ میں لکھتا ہے: ”مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا“ (۵)۔

”کشتی“ ص ۵۶ میں ہے: ”مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا، اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا“ (۶)۔

”اعجاز احمدی“ ص ۱۳: ”یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں

۱..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۹، ص ۱۴۔

۲..... المرجع السابق، ص ۱۷۔

۳..... المرجع السابق، ج ۱۸، ص ۲۴۰، ”دافع البلاء“، ص ۲۰/۲۱، ملقطاً۔

۴..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۸، ص ۲۳۵۔

۵..... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۴۱۔

۶..... المرجع السابق، ج ۱۹، ص ۶۰۔

کہ ”ضروری عیسیٰ نبی ہے؛ کیونکہ قرآن نے اُس کو نبی قرار دیا ہے، اور کوئی دلیل اُن کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ابطال نبوت (۱) پر کئی دلائل قائم ہیں“ (۲)۔

اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض، صحیح ہونا بتایا، اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جمادیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے بطلان پر دلیلیں قائم ہیں۔

ص ۱۴ میں ہے: ”عیسائی تو اُن کی خدائی کو روتے ہیں، مگر یہاں نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں“ (۳)۔

اسی کتاب کے ص ۲۴ میں لکھا: ”کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے“۔

مسلمانو! تمہیں معلوم ہے کہ شیطانی الہام کس کو ہوتا ہے؟ قرآن فرماتا ہے:

﴿تَنْزِيلٌ عَلَىٰ كُلِّ آفَاكٍ إِلَيْنَا﴾ (۴)

بڑے بہتان والے سخت گنہگار پر شیطان اُترتے ہیں (۵)۔

اسی صفحہ میں لکھا: ”اُن کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پڑ ہیں“ (۶)۔

صفحہ ۱۳ میں ہے: ”افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اُن کی پیش گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض

ہیں، جو ہم کسی طرح اُن کو دفع نہیں کر سکتے“ (۷)۔

صفحہ ۱۴: ”ہائے! کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش

گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں“ (۸)۔

اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے، چنانچہ اپنی کتاب ”کشتی نوح“ ص ۵ میں لکھتا ہے: ”ممکن

نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں“ (۹)۔

۲..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۹، ص ۱۲۰۔

۴..... پ ۱۹، الشعراء: ۲۲۲۔

۱..... عیسیٰ علیہ السلام کے نبی نہ ہونے۔

۳..... المرجع السابق، ص ۱۲۱۔

۵..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۹، ص ۱۳۳۔

۶..... المرجع السابق۔

۷..... المرجع السابق، ص ۱۲۱۔

۸..... المرجع السابق۔

۹..... المرجع السابق، ص ۵۔

اور ”دافع الوسوس“ ص ۳ و ”ضمیمہ انجام آتھم“ ص ۲ پر اس کو سب رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی اور ذلت کہتا ہے (۱)۔

”دافع البلاء“ ٹائٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے: ”ہم مسیح کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالیٰ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا، حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا، اور اب بھی آیا مگر رُوز کے طور پر (۲) خاکسار غلام احمد از قادیان“ (۳)۔

آگے چل کر راست بازی کا بھی فیصلہ کر دیا کہتا ہے: ”یہ ہمارا بیان نیک ظنی کے طور پر ہے، ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راست باز اپنی راست بازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں“ (۴)۔

اسی کے صفحہ ۴ میں لکھا: ”مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ کو اُس پر ایک فضیلت ہے؛ کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا، اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو مٹھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ”حصور“ رکھا، مگر مسیح کا نہ رکھا؛ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے“ (۵)۔

”ضمیمہ انجام آتھم“ ص ۷ میں لکھا: ”آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی، شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے، اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا

۱..... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۳۱۱۔

۲..... ظاہری طور پر

۳..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۸، ص ۲۱۹۔

۴..... المرجع السابق، ج ۱۸، ص ۲۲۰۔

۵..... ”دافع البلاء“۔

آدمی ہو سکتا ہے“ (۱)۔

نیز اس رسالہ میں اُس مقدس و برگزیدہ رسول پر اُور نہایت سخت سخت حملے کیے، مثلاً شریر، مکار، بد عقل، فحش گو، بد زبان، جھوٹا، چور، خلل دماغ والا، بد قسمت، زرافری، ہیروئے شیطان (۲)۔
حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا: ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا“ (۳)۔

ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں، تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے، اور دوسری جگہ یعنی ”کشتی نوح“ صفحہ ۱۶ میں تصریح کر دی: ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں، یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے“ (۴)۔

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔
”انجامِ آقلم“ صفحہ ۶ میں لکھتا ہے: ”حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا“ (۵)۔
صفحہ ۷ پر لکھا: ”اُس زمانہ میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں، اُس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں بواکر و فریب کے کچھ نہ تھا“ (۶)۔

”ازالہ“ کے صفحہ ۴ میں ہے: ”ماہوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا، بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق (۷) پر ایسے شبہات

۲..... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۲۹۱۔

۱..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۸، ص ۲۲۰۔

۳..... المرجع السابق۔

۴..... ”روحانی خزائن“، ج ۱۹، ص ۱۸۔

۵..... المرجع السابق، ج ۱۱، ص ۶۔

۶..... المرجع السابق، ص ۷۔

۷..... نبی کے معجزات۔

ہوں، کیا تالاب کا قصبہ مسیحی معجزات کی رونق نہیں دُور کرتا“ (۱)۔

کہیں اُن کے معجزہ کوکل (۲) کا کھلونا بتاتا ہے، کہیں مسمریزم بتا کر کہتا ہے: ”اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا“ (۳)۔

اور مسمریزم کا خاصہ یہ بتایا کہ ”جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے، وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکمٹا ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ گوسچ جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے، مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں اُن کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے (۴)۔

غرض اس دجال قادیانی کے مخرقات (۵) کہاں تک گنائے جائیں، اس کے لیے دفتر چاہیے، مسلمان ان چند خرافات سے اُس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں، کہ اُس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں، اُن پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے...! تعجب ہے اُن سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجال کے قبیح ہو رہے ہیں، یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں...! اور سب سے زیادہ تعجب اُن پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں...! کیا ایسے شخص کے کافر، مرتد، بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے۔

حَاشَ لِلّٰہِ! ”مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِہٖ وَكُفْرِہٖ فَقَدْ كَفَرَ“ (۶)

”جو ان خباثتوں پر مطلع ہو کر اُس کے عذاب و کفر میں شک کرے، خود کافر ہے۔“

(۲) **رافضی:** ان کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو ”تحفۃ اثناعشریہ“ (۷)

۲..... چابی۔

۱..... المرجع السابق، ج ۳، ص ۱۰۶۔

۳..... المرجع السابق۔

۳..... ”روحانی خزائن“، ج ۳، ص ۲۵۸۔

۵..... جھوٹی اور یہودہ باتیں۔

۶..... ”الفتاویٰ الرضویہ“ (الجدیدہ)، کتاب الحظر والایباحۃ، اعتقادیات و سیر، فی ضمن الرسالة: ”الرمز

المرصف علی سؤال مولانا السید آصف“، ج ۲۱، ص ۲۷۹۔

۷..... اس کتاب کے مصنف حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، اور یہ کتاب اپنے

موضوع میں لا جواب و بے نظیر ہے۔

دیکھے، چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے، یہاں تک کہ اُن پر سب دشمنان کا عام شیوہ ہے، بلکہ باسٹنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر^(۱) و منافق قرار دیتا ہے۔ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ”خلافتِ راشدہ“ کو خلافتِ عاصیہ کہتا ہے، اور مولیٰ علی نے جو اُن حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور اُن کے مدائح و فضائل بیان کیے، اُس کو تقیہ و بُزدلی پر محمول کرتا ہے۔ کیا معاذ اللہ! منافقین و کافرین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور عمر بھر اُن کی مدح و ستائش سے رطب اللسان رہنا شیر خدا کی شان ہو سکتی ہے...؟! سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید اُن کو ایسے جلیل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا ہے، وہ تو وہ، اُن کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ اُن سے راضی وہ اللہ سے راضی^(۲) کیا کافروں، منافقوں کے لیے اللہ عز و جل کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں...؟! پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں، اور یہ فرقہ کہے: تقیہ ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کا فرکو دے سکتے ہیں...؟! (۳) نہ! کہ وہ مقدس حضرات جنہوں نے اسلام کے لیے اپنی جانیں وقف کر دیں اور حق گوئی اور اتباع حق میں ﴿لَا يَخَافُونَ يُومًا﴾ لائِم کے سچے صداق تھے۔

پھر خود سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں^(۵) اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

۱..... ”تحفہ اثناء عشریہ“ (اردو)، باب ۹: احکام فقہیہ: جن میں شیعوں نے نقلیں... إلخ، صحابہ کی تکفیر کرنا، ص ۴۹۲، ملخصاً۔
۲..... پ ۱۱، التوبة: ۱۰۰۔

۳..... ”تحفہ اثناء عشریہ“ (اردو)، باب ۱۱: خصوصیات مذہبِ شیعہ، فصل نمبر ۲، حقوۃ ۱، ص ۶۸۸/۶۸۹، ملخصاً۔

۴..... پ ۶، المائدہ: ۵۴۔

۵..... ”السنن الکبریٰ“ للبیہقی، کتاب النکاح، باب تسمیۃ أزواج النبی ﷺ، ج ۷، ص ۱۱۲، ملخصاً،
”تاریخ الخلفاء“ للسیوطی، ذو النورین، عثمان بن عفان، نسبہ و مولدہ و لقبہ، ص ۱۴۸، ملخصاً۔

صاحبِ زادیاں شرفِ زوجیت سے مشرف ہوئیں (۱) کیا حضور کے ایسے تعلقات جن سے ہوں اُن کی نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے...!؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!۔

اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عز وجل پر اُصلح واجب ہے ”یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو اللہ عز وجل پر واجب ہے کہ وہی کرے، اُسے کرنا پڑے گا“ (۲)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ”ائمۃ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں“۔ اور یہ بالا جماع کفر ہے؛ کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے (۳)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ”قرآن مجید محفوظ نہیں، بلکہ اُس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے نکال دیے“ مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی اُسے ناقص ہی چھوڑا...!؟ اور یہ عقیدہ بھی بالا جماع کفر ہے؛ کہ قرآن مجید کا انکار ہے (۴)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ”اللہ عز وجل کوئی حکم دیتا ہے، پھر یہ معلوم کر کے کہ مصلحت اس کے غیر میں ہے، پہچانتا ہے“۔ اور یہ بھی یقینی کفر ہے؛ کہ خدا کو جاہل بتانا ہے (۵)۔

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ”نیکوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں“ مجوس (۶)

۱..... ”مدارج النبوت“، قسم پنجم، باب دوم ذکر أزواج مطہرات آنحضرت ﷺ، ج ۲، ص ۴۶۴، ملخصاً۔
 ۲..... ”تحفہ اثناء عشریہ“ (اردو)، باب ۵: مسائلِ الہیات، عقیدہ نمبر ۱۹، ص ۲۹۵/۲۹۶، ملخصاً۔
 ۳..... المرجع السابق، باب ۶: انبیاء پر ایمان اور ان کی نبوت، عقیدہ نمبر ۲، ص ۳۱۳، عقیدہ نمبر ۱۰، ص ۳۳۶۔

”المستند المعتمد“، الثالثة: الرافضة، ص ۲۲۴/۲۲۵۔

”الفتاویٰ الرضویہ“ (الحدیثہ)، ج ۱۴، ص ۶۴۰۔

۴..... ”المستند المعتمد“، الثالثة: الرافضة، ص ۲۲۴/۲۲۵۔

۵..... ”تحفہ اثناء عشریہ“ (اردو)، باب ۵: مسائلِ الہیات، عقیدہ نمبر ۹، ص ۲۷۲، ملخصاً۔

”المعتقد المعتقد“، ذکر سبع طوائف فی الہند... إلخ، الثالثة: الرافضة... إلخ، ص ۲۲۵، ملخصاً۔

۶..... مجوسی کی جمع، آگ کی پوجا کرنے والے۔

نے دو ہی خالق مانے تھے: یزدان خالق خیر، اہرمن خالق شر^(۱)۔ ان کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی، اربوں، سنکھوں خالق ہیں۔

(۳) وہابی: یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۹ھ میں پیدا ہوا، اس مذہب کا بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی تھا، جس نے تمام عرب، خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے، علماء کو قتل کیا^(۲) صحابہ کرام و ائمہ و علماء و شہداء کی قبریں کھود ڈالیں، روضہ انور کا نام معاذ اللہ ”صنم اکبر“ رکھا تھا، یعنی بڑا بت، اور طرح طرح کے ظلم کیے^(۳) جیسا کہ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے انھیں گئے اور شیطان کا گروہ لکھے گا^(۴)۔ وہ گروہ بارہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا، علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے خارجی^(۵) بتایا^(۶) اس عبد الوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”کتاب التوحید“ رکھا، اُس کا ترجمہ ہندوستان میں ”اسماعیل دہلوی“ نے کیا، جس کا نام ”تقویۃ الایمان“ رکھا، اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی^(۷)۔

ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر مشرک ہے^(۸) یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلا وجہ مسلمانوں پر حکم شرک و کفر لگایا کرتے، اور تمام دنیا کو مشرک بتاتے ہیں۔ چنانچہ ”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۳۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ ”آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی“^(۹) اس کے بعد صاف لکھ دیا: سو شیخ خدا کے

۱..... ”النہر اس شرح شرح العقائد“، الکلام فی خلق الأفعال، ص ۱۷۲، ملخصاً.

۲..... ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، باب البغاة، مطلب فی اتباع عبد الوہاب الخوارج فی زماننا، ج ۶،

ص ۴۰۰، ملخصاً. ۳..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیۃ)، ج ۱۴، ص ۳۹۴.

۴..... ”صحیح البخاری“، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ الفتن من قبل المشرق، الحدیث: ۷۰۹۴، ص ۵۹۲.

۵..... اُس گمراہ فرقہ کا پیروکار جس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت میں اُن سے بغاوت کی۔

۶..... ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، مطلب فی اتباع عبد الوہاب الخوارج فی زماننا، ج ۶، ص ۴۰۰.

۷..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیۃ)، ج ۱۴، ص ۳۹۵.

۸..... ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، مطلب فی اتباع عبد الوہاب الخوارج فی زماننا، ج ۶، ص ۴۰۰.

۹..... ”صحیح مسلم“، کتاب الفتن، باب فی خروج الدجال، الحدیث: ۷۳۸۱، ص ۱۸۸.

فرمانے کے موافق ہوا، یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا (۱) مگر یہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہو گیا۔

اس مذہب کا رکن اعظم، اللہ کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے، ہر امر میں وہی پہلو اختیار کریں گے جس سے مقصد نکلتی ہو (۲)۔ اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے؛ کہ ہمارے عوام بھائی ان کی قلبی خباثتوں پر مطلع ہوں، اور ان کے دامِ تزویر (۳) سے بچیں، اور ان کے جہ و دستار پر نہ جائیں۔ برادرانِ اسلام بغور سنیں اور میزانِ ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمان کے نزدیک کوئی چیز نہیں، اور ایمان، اللہ و رسول کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے۔ ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اُسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا، اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و زاہد و تارک الدنیا وغیرہ بنتا ہو، مقصود یہ ہے کہ اُن کے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے اُنہیں تم اپنا پیشوا نہ سمجھو، جب کہ وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں، کیا یہود و نصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی اُن کے مذاہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے...؟ کیا تم اُن کو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو...؟ ہرگز نہیں! اسی طرح یہ لاد مذہب و بد مذہب تمہارے کسی طرح مقتدا نہیں ہو سکتے۔

”ایضاح الحق“ صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ مطبع فاروقی میں ہے: ”تذریع اُلو تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثباتِ رویت بلا جہت و محاذاتِ ہمہ از قبیل بدعاتِ حقیقیہ است، اگر صاحبِ آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائدِ دینیہ سے شمار د“ (۴)۔

اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا، اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے، حالانکہ یہ تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے (۵)۔ تو اس قائل نے

۱..... ”تقویۃ الایمان“، باب اول، فصل ۴: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص ۴۵۔

۲..... ان کی شان میں نقص و عیب ظاہر ہوتا ہو۔

۳..... مکرو فریب

۴..... ”ایضاح الحق“۔

۵..... ”شرح العقائد النسفیة“، الدلیل علی کونہ تعالیٰ لا یوصف بالماہیة ولا بالکیفیة، ص ۴۰/۴۱۔

تمام پیشوایانِ اہلسنت کو گمراہ و بدعتی بتایا، ”بحر الرائق“ و ”در مختار“ و ”عالمگیری“ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو مکان ثابت کرے، کافر ہے (۱)۔

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۶۰ میں یہ حدیث:

((أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ)) (۲)

نقل کر کے ترجمہ کیا کہ ”بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر، کیا سجدہ کرے تو اُس کو“، اُس کے بعد (ف) لکھ کر فائدہ یہ بخود یا: یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (۳)۔ حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)) (۴)

”اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے اجسام کھانا، زمین پر حرام کر دیا ہے“۔

((فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ)) (۵)

”تو اللہ کے نبی زندہ ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں“۔

اسی ”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۱۹ میں ہے: ہمارا جب خالق اللہ ہے، اور اس نے ہم کو پیدا کیا، تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اُسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام؟ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا، اور کسی چوہڑے چمار (۶) کا تو کیا ذکر“ (۷)۔

۱..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، ص ۲۵۹۔

”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، کتاب السیر، ج ۱۴، ص ۲۸۲۔

۲..... ”مشکاۃ المصابیح“، کتاب النکاح، باب عشرة النساء وما لکل واحد من الحقوق، الفصل الثالث، ص ۲۸۰۔

۳..... ”تقویۃ الایمان“، باب اول، فصل ۵، شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص ۵۷۔

۴..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب ما جاء فی الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه ﷺ، الحدیث: ۱۶۳۷، ص ۲۵۷۵۔

۵..... المرجع السابق۔

۶..... ”تقویۃ الایمان“، باب اول، فصل ۱، شرک سے بچنے کا بیان، ص ۲۸۔

انبیائے کرام و اولیائے عظام کی شان میں ایسے ملعون الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہو سکتی ہے...؟!

”صراطِ مستقیم“ صفحہ ۹۵: ”بمقتضائے ﴿ظَلَمْتُ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ﴾ (۱) از وسوسہ زنا، خیالِ مجامعتِ زوجہ خود بہتر است، و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثالِ آں از معظمین، گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورتِ گاؤ و خرِ خودست“ (۲)۔

مسلمانو! یہ ہیں امام الوہابیہ کے کلماتِ حیثیات! اور کس کی شان میں؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں! جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے وہ ضرور یہ کہے گا کہ اس قول میں گستاخی ضرور ہے۔

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۱۰۱: ”روزی کی کشائش اور تنگی کرنی، اور تندرست و بیمار کر دینا، اقبال و ادبار (۳) دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دیکھری کرنی، یہ سب اللہ ہی کی شان ہے، اور کسی انبیاء، اولیاء، نبوت، پدی کی یہ شان نہیں، جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے، اور اس سے مرادیں مانگے، اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے، سودہ مشرک ہو جاتا ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے، خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو قدرت بخشی ہے، ہر طرح شرک ہے (۴)۔“ قرآن مجید میں ہے:

﴿أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (۵)

”اُن کو اللہ و رسول نے غنی کر دیا اپنے فضل سے“۔

قرآن تو کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دولت مند کر دیا، اور یہ کہتا ہے: ”جو کسی کو

۱..... اندھیرے ہیں جو درجے میں بعض سے بعض اوپر ہیں۔ پ ۱۸، النور: ۴۰۔

۲..... زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے نعل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔

۳..... عروج و زوال۔

۴..... ”تقویۃ الایمان“، باب اول، توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۲، ملقطاً۔

۵..... پ ۱۰، التوبہ: ۷۴۔

ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہے۔“ تو اس کے طور پر قرآن مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے...! قرآن عظیم میں ارشاد ہے:

﴿وَتُبْرِئِ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي﴾^(۱)

”اے عیسیٰ! تو میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کر دیتا ہے۔“ اور دوسری جگہ ہے:

﴿أُبْرِئِ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَأُخِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ﴾^(۲)

”عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: میں اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مردوں کو جلا دیتا ہوں اللہ کے حکم سے۔“

اب قرآن کا تو یہ حکم ہے، اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ تندرست کرنا اللہ ہی کی شان ہے، جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے مشرک ہے^(۳)۔ اب وہابی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ثابت کیا، تو اُس پر کیا حکم لاتے ہیں...؟! اور لطف یہ ہے کہ اللہ عز و جل نے اگر اُن کو قدرت بخشی ہے جب بھی شرک ہے، تو معلوم نہیں کہ ان کے یہاں اسلام کس چیز کا نام ہے؟

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۱۱: ”گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا، یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اُس پر شرک ثابت ہے، خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہے، یا یوں کہ اُن کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے، ہر طرح شرک ہے“^(۴)۔

متعدد صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ ”ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کو حرم کیا،

۱..... پ ۷، المائدة: ۱۱۰.

۲..... پ ۳، آل عمران: ۴۹.

۳..... ”تقویۃ الایمان“، باب اول، توحید اور شرک کا بیان، ص ۲۲، ملقطاً.

۴..... المرجع السابق، ص ۲۳.

اس کے پھول کے درخت نہ کاٹے جائیں، اور اس کا شکار نہ کیا جائے“ (۱)۔

مسلمانو! ایمان سے دیکھنا کہ اس شرک فروش کا شرک کہاں تک پہنچتا ہے! تم نے دیکھا اس گستاخ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا حکم جڑا...؟!

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۸: ”عن عمر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اُسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے، اور اُن کو اُس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا، اور منتیں ماننی، اور نذر و نیاز کرنی، اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا، یہی اُن کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے، گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے“ (۲) یعنی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت مانے، کہ حضور اللہ عز وجل کے دربار میں ہماری سفارش فرمائیں گے تو معاذ اللہ اس کے نزدیک وہ ابو جہل کے برابر مشرک ہے، مسئلہ شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک ثابت کیا، اور تمام مسلمانوں صحابہ و تابعین و ائمہ دین و اولیاء و صالحین سب کو مشرک و ابو جہل بنا دیا۔

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۵۸: ”کوئی شخص کہے: فلا نے درخت میں کتنے پتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے؛ کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے، رسول کو کیا خبر“ (۳)۔ سبحان اللہ...! خدائی اسی کا نام رہ گیا کہ کسی پتے کے پتے کی تعداد جان لی جائے۔

”تقویۃ الایمان“ صفحہ ۷: ”اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی“ (۴)۔ اس میں انبیائے کرام کے معجزات اور اولیاء عظام کی کرامت کا صاف انکار ہے۔

۱..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، فضل المدینہ و دعاء النبی فیہا بالبرکۃ... إلخ، الحدیث: ۳۳۱۷، ص ۹۰۵، ملخصاً۔

۲..... ”تقویۃ الایمان“، باب اول توحید اور شرک کا بیان، ص ۲، ملقطاً۔

۳..... المرجع السابق، فصل ۵ شرک فی العادات کی برائی کا بیان، ص ۵۵۔

۴..... المرجع السابق، ص ۲۰۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَالْمَذْبُوحَاتِ آمُرًا﴾^(۱)

”قسم فرشتوں کی جو کاموں میں تدبیر کرتے ہیں۔“

تو یہ قرآن کریم کو صاف رد کر رہا ہے۔

صفحہ ۲۲: ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“^(۲)۔

تعجب ہے کہ وہابی صاحب تو اپنے گھر کی تمام چیزوں کا اختیار رکھیں اور مالک ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز کے مختار نہیں!...

اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے“^(۳)۔ بلکہ اُن کے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتوے میں لکھ دیا کہ وقوع کذب^(۴) کے معنی درست ہو گئے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا، ایسے کو تھلیل و تقسیق سے مامون کرنا چاہیے؟

سبحان اللہ...! خدا کو جھوٹا مانا، پھر بھی اسلام و سنت و صلاح کسی بات میں فرق نہ آیا، معلوم نہیں ان لوگوں نے کس چیز کو خدا ٹھہرا لیا ہے!

ایک عقیدہ ان کا یہ ہے کہ ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے“^(۵)۔ اور یہ صریح کفر ہے^(۶) چنانچہ ”تحذیر الناس“ ص ۲ میں ہے: ”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخری ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ مقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح

۱..... پ ۳۰، النزاعات: ۵۔

۲..... ”تقویۃ الایمان“، باب اول، فصل ۴: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص ۴۳۔

۳..... ”براہین قاطعہ“، مسئلہ خلف و عید، ص ۶/۷، ملخصاً۔ ۴..... جھوٹ کے واقع ہونے۔

۵..... ”تحذیر الناس“، خاتم النبیین کا معنی، ص ۵/۴۔

۶..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیدۃ)، فی ضمن الرسالة: ”الحبین ختم النبیین“، ج ۱۴، ص ۳۳۳۔

۷..... ہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہیں: کیونکہ رسول اللہ کے نام پاک کے ساتھ صلعم لکھنا ناجائز و سخت حرام ہے۔ (”بہار شریعت“، ج ۱، حصہ ۳، نماز کی سنتیں، ص ۸۸)۔

میں ﴿وَلَكِنْ رُسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (۱) فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟
ہاں! اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے، اور اس مقام کو مقامِ مدح نہ قرار دیجیے تو
البتہ خاتمیت باعتبارِ تاخیرِ زمانی صحیح ہو سکتی ہے“ (۲)۔

پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زماناً متاخر ہونے کو خیالی عوام کہا،
اور یہ کہا کہ اہل فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کے یہی معنی بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے (۳) تو معاذ اللہ اس
قائل نے حضور کو عوام میں داخل کیا، اور اہل فہم سے خارج کیا، پھر اس نے ختمِ زمانی کو مطلقاً (۴)
فضیلت سے خارج کیا، حالانکہ اسی تاخیرِ زمانی کو حضور نے مقامِ مدح میں ذکر فرمایا،

پھر صفحہ ۴ پر لکھا: ”آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں، اور ہوا آپ کے اور نبی
موصوف بوصفِ نبوت بالعرض“ (۵)۔

صفحہ ۱۶: ”بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا
بدستور باقی رہتا ہے“ (۶)۔

صفحہ ۳۳: ”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ
فرق نہ آئے گا، چہ جائیکہ آپ کے معاصر (۷) کسی اور زمین میں، یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی

۱..... پ ۲۲، الاحزاب: ۴۰ ۲..... ”تحذیر الناس“، خاتم النبیین کا معنی، ص ۴، ۵۔

۳..... ”جامع الترمذی“، أبواب الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یمخرج
کذاہون، الحدیث: ۲۲۱۹، ص ۱۸۷۵، ملخصاً۔

۴..... ”المعجم الكبير“، مسند حذیفہ بن الیمان، ج ۳، ص ۱۷۰، ملخصاً۔

۵..... پہلے تو بالذات کا پردہ رکھا تھا پھر کھیل کھیل کر اسے مقامِ مدح میں ذکر کرنا کسی طرح صحیح نہیں تو ثابت ہوا کہ
وہ اصلاً کوئی فضیلت نہیں ۱۲ منہ (المصنّف) غفرلہ۔

۶..... ”تحذیر الناس“، خاتم النبیین کا معنی، ص ۶۔

۷..... المرجع السابق، خاتم النبیین ہونے کا حقیقی مفہوم... إلخ، ص ۱۸۔

۸..... ہم زمانہ۔

اور نبی تجویز کیا جائے“ (۱)۔ لطف یہ کہ اس قائل نے ان تمام خرافات کا ایجادِ بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا۔

صفحہ ۳۴ پر ہے: ”اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا، اور کسی طفلِ نادان (۲) نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی، تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا...؟!“۔

گاؤ باشد کہ کو دک ناداں

بغلط بردف زعد تیرے (۳)

ہاں! بعد وضوحِ حق (۴) اگر فقط اس وجہ سے کہ یہ بات میں نے کہی، اور وہ اگلے کہہ گئے تھے میری نہ مانیں اور وہ پرانی بات گائے جائیں، تو قطع نظر اس کے کہ قانونِ محبتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات بہت بعید ہے، ویسے بھی اپنی عقل و فہم کی خوبی پر گواہی دینی ہے“ (۵)۔ یہیں سے ظاہر ہو گیا جو معنی اس نے تراشے سلف میں کہیں اُس کا پتا نہیں، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے اُس کو خیالِ عوام بتا کر رد کر دیا کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں، اس قائل پر علمائے حرمین طہمین نے جو فتویٰ دیا وہ ”حُسام الحرمین“ (۶) کے مطالعہ سے ظاہر، اور اُس نے خود بھی اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں اپنا اسلام برائے نام تسلیم کیا (۷)۔

ح مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

ان نام کے مسلمانوں سے اللہ بچائے، اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے: ”انبیاء اپنی امت سے

۱..... ”تحذیر الناس“، روایت حضرت عبداللہ ابن عباس کی تحقیق، ص ۳۴۔ ۲..... نا سمجھ بچہ۔

۳..... ممکن ہے کہ نادان بچہ غلطی سے اپنے تیر کو نشانہ پر مارے۔ ۴..... حق ظاہر ہونے کے بعد۔

۵..... ”تحذیر الناس“، روایت حضرت عبداللہ ابن عباس کی تحقیق، ص ۳۵۔ ۶..... اس کتاب کے مصنف امام

احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں، یہ ایک فتویٰ ہے جس پر علمائے حرمین شریفین کی لا جواب تصدیقات ہیں،

اس کا پورا نام ”حُسام الحرمین علی منحر الکفر والمین“ ہے، اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان

کیلئے مفید ہے۔ ۷..... ”تحذیر الناس“، تفسیر بالرائے کا مفہوم، ص ۴۵۔

ممتاز ہوتے ہیں، تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی
مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں“ (۱)۔

اور سنیے! ان قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیاء کی نبوت کو حادث بتایا۔
صفحہ ۷ میں ہے: ”کیونکہ فرق قدیم نبوت اور حدوث نبوت باوجود اتحاد نوعی خوب جب ہی چسپاں
ہو سکتا ہے“ (۲)۔

کیا ذات و صفات الہی کے سوا مسلمانوں کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے...؟
نبوت صفت ہے اور صفت کا وجود بے موصوف محال، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
نبوت قدیم غیر حادث ہوئی تو ضرور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی حادث نہ ہوئے، بلکہ ازلی
نظہرے، اور جو اللہ و صفات الہیہ کے ہوا کسی کو قدیم مانے باجماع مسلمین کافر ہے (۳)۔

اس گروہ کا یہ عام شیوہ ہے کہ جس امر میں محبوبان خدا کی فضیلت ظاہر ہو، طرح طرح کی
جھوٹی تاویلات سے اسے باطل کرنا چاہیں گے، اور وہ امر ثابت کریں گے جس میں تنقیص (۴) ہو،
مثلاً ”براہین قاطعہ“ صفحہ ۵۱ میں لکھ دیا کہ: ”نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کا بھی علم
نہیں“ (۵)۔ اور اُس کو شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف غلط منسوب کر دیا، بلکہ اُسی صفحہ پر
وسعت علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت یہاں تک لکھ دیا کہ: ”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ
شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض
قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے...؟ کہ شیطان و ملک الموت کو
یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد
کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے“ (۶)۔

۱..... المرجع السابق، نذات کمالات علمی میں سے ہے، ص ۷۔

۲..... المرجع السابق، آنحضرت ﷺ کے ساتھ نبوت وصف ذاتی ہے، ص ۹۔

۳..... ”المعتقد المعتقد“، الباب الأول فی الإلهیات، تفصیل ما یجب لله تعالیٰ منه (۲) أنه تعالیٰ قدیم،
ص ۱۸، ملقطاً۔

۴..... عظمت و شان گھٹانا۔

۵..... ”براہین قاطعہ بحواب أنوار ساطعہ“، مسئلہ علم غیب، ص ۵۵۔ ۶..... المرجع السابق۔

جس وسعتِ علم کو شیطان کے لیے ثابت کرتا اور اُس پر نص ہونا بیان کرتا ہے، اُسی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شرک بتاتا ہے، تو شیطان کو خدا کا شریک مانا، اور اُسے آیت وحدیث سے ثابت جانا۔ بے شک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی گئے گزرے، ہر مسلمان اپنے ایمان کی آنکھوں سے دیکھے کہ اس قائل نے ابلیس لعین کے علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد بتایا یا نہیں؟ ضرور زائد بتایا! اور شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا! اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا۔ یہ تینوں امر صریح کفر اور قائل یقینی کافر ہے (۱)۔ کون مسلمان اس کے کافر ہونے میں شک کرے گا...؟!

”حفظ الایمان“ صفحہ ۷ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی: ”آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید و عمرو، بلکہ ہر مہی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے“ (۲)۔

مسلمانو! غور کرو کہ اس شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کیسی صریح گستاخی کی، کہ حضور جیسا علم زید و عمرو تو زید و عمرو، ہر بچے اور پاگل، بلکہ تمام جانوروں اور پتوں پاؤں کے لیے حاصل ہونا کہا۔ کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے ہیں...؟ ہرگز نہیں! اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ و رسول نے منع نہیں کیا، بلکہ قرآن وحدیث سے اس کا جواز

..... ”نسیم الرياض“، القسم الرابع في تصريف وجوه الأحكام ... إلخ، الباب الأول في بيان ما هو في حقه ﷺ سب أو نقص من تعريض أو نص، ج ۶، ص ۱۴۶، ملخصاً.

”الدولة المحكية بالمادة الغيبية“، النظر الأول، العلم الذاتي مختص بالمولى سبحانه وتعالى ... إلخ، ص ۳۹، ملخصاً.

”الفتاوى الرضوية“ (الجديدة)، كتاب السير، (حصہ دوم) في ضمن الرسالة: ”جزاء الله عدوه بإبائه ختم النبوة“، قرآن کی نص قطع کا اور اس میں شبہ کرنے والا طعون، تھلڈ فی الخیر ان ہے... إلخ، ج ۱۵، ص ۶۳۰/۶۳۱، ملخصاً.

..... ”حفظ الایمان“، جواب سوال سوم، ص ۱۳.

ثابت، اُس کو ممنوع کہنا تو درکنار، اُس پر شرک و بدعت کا حکم لگا دیتے ہیں، مثلاً مجلس میلاد شریف اور قیام و ایصالِ ثواب و زیارتِ قبور و حاضری بارگاہِ یکس پناہ سرکارِ مدینہ طیبہ، و غرسِ بزرگانِ دین و فاتحہٴ سوم و چہلم، و استمدادِ بار و ارجِ انبیاء و اولیاء، اور مصیبت کے وقت انبیاء و اولیاء کو پکارنا وغیرہا، بلکہ میلاد شریف کی نسبت تو ”براہین قاطعہ“ صفحہ ۱۳۸ میں یہ ناپاک لفظ لکھے: ”پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثلِ ہنود کے، کہ سانگ گنہیا^(۱) کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں، یا مثلِ روافض کے، کہ نقلِ شہادتِ اہلبیت ہر سال مناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ^(۲) آپ کی ولادت کا ٹھہرا، اور خود حرکتِ قبیحہ، قابلِ لوم^(۳) و حرام و فسق ہے، بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھ کر ہوئے، وہ تو تاریخِ معین پر کرتے ہیں، ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں، جب چاہیں یہ خرافات و فرضی بناتے ہیں“^(۴)۔

(۴) غیر مقلدین: یہ بھی وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے، وہ چند باتیں جو حال میں وہابیہ نے اللہ عز و جل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کی ہیں، غیر مقلدین سے ثابت نہیں، باقی تمام عقائد میں دونوں شریک ہیں، اور ان حال کے اشد دیوبندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان پر ان قائلوں کو کافر نہیں جانتے، اور ان کی نسبت حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ایک نمبر ان کا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جدا، تمام مسلمانوں سے الگ انہوں نے ایک راہ نکالی، کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے، اور ائمہ دین کو سب دشمن سے یاد کرتے ہیں۔ مگر حقیقتِ تقلید سے خالی نہیں، ائمہ دین کی تقلید تو نہیں کرتے، مگر شیطانِ لعین کے ضرور مقلد ہیں۔ یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر^(۵) تقلید کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر۔

۱..... ہندوؤں کا ایک بت جس کا نام سری کرشن ہے، یہ لوگ ہر سال وقتِ معین پر اُس کی پیدائش کا ڈرامہ کرتے ہیں۔

۲..... یعنی تماشا و اداکاری۔

۳..... بُری حرکت، ملامت کے لائق۔

۴..... ”براہین قاطعہ“، نقل فتویٰ جناب مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی... إلخ، ص ۱۵۲۔

۵..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیدۃ)، کتاب السیر، ج ۱۴، ص ۲۸۰-۲۹۲، ۴۰۲، ملخصاً۔

مسئلہ: مطلق تقلید فرض ہے (۱)، اور تقلید شخصی واجب (۲)۔

ضروری تنبیہ: وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت خرچ ہے، جس چیز کو دیکھیے بدعت ہے، لہذا بدعت کے کہتے ہیں اسے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، بدعت مذمومہ و قبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مزاحم (۳) ہو، اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔ اور مطلق بدعت تو مستحب، بلکہ سنت، بلکہ واجب تک ہوتی ہے (۴)۔ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں:

((نُعَمَّتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ)) (۵)

”یہ اچھی بدعت ہے۔“

حالانکہ تراویح سنت مؤکدہ ہے، جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ ہرگز بدعت قبیحہ نہیں ہو سکتا (۶) ورنہ خود وہابیہ کے مدارس، اور اُن کے وعظ کے جلسے، اس ہیئت خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہوں گے۔ پھر انہیں کیوں نہیں موقوف کرتے...؟ مگر ان کے یہاں تو یہ ٹھہری ہے کہ محبوبانِ خدا کی عظمت کے جتنے امور ہیں سب بدعت، اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۱..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، مناظرۃ ورد بد مذہبان، فی ضمن الرسالة: ”أطائب الصیب علی أرض الطیب“، ج ۲۷، ص ۶۴۴/۶۴۵، ملخصاً.

۲..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، فی ضمن الرسالة: ”النہی الأكید عن الصلاة وراء عدي التقليد“، ج ۶، ص ۷۰۴، ملخصاً.

۳..... اور رکاوٹ ڈالنے والی۔

۴..... ”أشعة اللمعات“، کتاب الإیمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۳۵، ملخصاً.

۵..... ”صحیح البخاری“، کتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، الحديث: ۲۰۱۰، ص ۱۵۷.

۶..... ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب الإیمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۶۸، ملخصاً.

امامت کا بیان

امامت دو قسم ہے:

(۱) صغریٰ (۲) کبریٰ (۱)

امامت صغریٰ، امامت نماز ہے، اس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الصلاة میں آئے گا۔
امامت کبریٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ، کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے، اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔ اس امام کے لیے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی، معصوم ہونا اس کی شرط نہیں (۲) ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے، جس سے اُن کا یہ مقصد ہے کہ برحق امراء مؤمنین خلفائے ثلاثہ ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں (۳) حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے (۴) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن کی خلافتیں تسلیم کیں (۵) اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا؛ مولیٰ علی، علوی کیسے ہو سکتے ہیں!، رہی عصمت، یہ انبیاء و ملائکہ کا خاصہ ہے (۶) جس کو ہم پہلے بیان کر آئے، امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے (۷)۔

۱..... "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۳۱، ملقطاً۔

۲..... المرجع السابق، ص ۳۳۲-۳۳۴، ملخصاً۔

"تقریرات الرافعی علی رد المحتار"، ج ۲، ص ۳۳۲، ملخصاً۔

۳..... "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۳۳/۳۳۴، ملخصاً۔

۴..... "النبراس"، ویکون الإمام من قریش، ص ۳۱۶، ملخصاً۔

۵..... "البیواقیت"، المبحث الثالث والأربعون... إلخ، الجزء الثاني، ص ۳۲۹، ملخصاً۔

۶..... "التفسیر الكبير"، البقرة: ۳۶، ج ۱، ص ۴۵۷، ملخصاً، پ ۲۸، التحريم: ۶، ملخصاً۔

۷..... "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۳۴، ملخصاً۔

مسئلہ ۱: محض مستحق امامت ہونا امام ہونے کے لیے کافی نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اہل حل و عقد (۱) نے اُسے امام مقرر کیا ہو، یا امام سابق نے (۲)۔

مسئلہ ۲: امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو، خلاف شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں (۳)۔

مسئلہ ۳: امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو، یا علماء کی مدد سے کام کرے (۴)۔
مسئلہ ۴: عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں (۵) اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بلوغ تک کے لیے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے، اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا، اور حقیقتہً اُس وقت تک وہ والی، امام ہے (۶)۔

عقیدہ (۱): نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے، ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں؛ کہ انہوں نے حضور کی پکی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا (۷)۔

عقیدہ (۲): بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق

۱..... دینی اور دنیاوی انتظامی معاملات کو جاننے والے۔

۲..... ”شرح المواقف“، المرصد الرابع، المقصد الثالث فیما تثبت به الإمامة، ج ۴، الجزء ۸، ص ۳۸۲/ ۳۸۳، ملخصاً۔

۳..... ”رد المحتار“، کتاب الجہاد، باب البغاة، مطلب فی وجوب طاعة الإمام، ج ۶، ص ۴۰۳/ ۴۰۴، ملقطاً۔

۴..... ”المسامرة“، الأصل التاسع: شروط الإمام، ص ۳۱۸/ ۳۲۲، ملقطاً۔

۵..... المرجع السابق، ص ۳۱۸۔

۶..... ”نتائج المذاكرة بتحقیق المباحث المسامرة“، قوله: أي کونه... إلخ، ص ۳۲۰، ملخصاً۔

۷..... ”شرح العقائد النسفیة“، مبحث أفضل البشر بعد نبینا أبو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی و خلافتهم علی هذا الترتیب أيضاً، ص ۱۵۰، ملخصاً۔

”النبراس“، وخلافة الخلفاء الراشدين، ص ۳۰۸، ملخصاً۔

اکبر ہیں، پھر عمر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۱) جو شخص مولیٰ علی کریم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بد مذہب ہے (۲)۔
عقیدہ (۳): افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عز وجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو، اسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں، نہ کثرتِ اجر؛ کہ بارہا مفضول (۳) کے لیے ہوتی ہے، حدیث میں ہر اہیان سپہ ناسا امام مہدی کی نسبت آیا کہ: ((أَنْ مِّنْ أَيْكٍ كَيْ لِي بِمِثْلِ مَا لَكَ)) صحابہ نے عرض کی: اُن میں سے کچھ کا یا ہم میں سے؟ فرمایا: بلکہ تم میں سے (۴)۔

تو اجر اُن کا زائد ہوا، مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے، زیادت درکنار، کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابیت!، اس کی نظیر بلا تشبیہ یوں سمجھیے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے، اور وزیر کو خالی پر وانیہ خوشنودیٰ مزاج دیا، تو انعام انہیں کو زائد ملا، مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز؟

عقیدہ (۴): ان کی خلافت برتر تیب افضلیت ہے، یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا، نہ کہ افضلیت برتر تیب خلافت، یعنی افضل یہ کہ مُلک داری و مُلک گیری میں زیادہ سلیقہ (۵) جیسا آج کل سنی بننے والے تفصیلی کہتے ہیں، یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا:

((لَمْ أَرَ غُبَقْرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّةً، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنِ)) (۶)

اور صدیق اکبر کی خلافت کو فرمایا:

۱..... "شرح العقائد النسفية"، مبحث أفضل البشر بعد نبينا... إلخ، ص ۱۴۹/۱۵۰، ملخصاً.

۲..... "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، باب أحكام المرتدين، ج ۲، ص ۲۶۴.

۳..... وہ شخص جس پر کسی کو فضیلت دی جائے۔ ۴..... "الحاوي للفتاوى"، العرف الوردی فی أخبار المہدی، ج ۲، ص ۷۷، ملخصاً.

۵..... "اليواقيت"، المبحث ۴۳، الجزء الثاني، ص ۳۳۲، ملخصاً.

۶..... میں نے کسی کو ایسا جواں مرو نہیں دیکھا جو اتنا کام کر سکے جتنی کہ لوگ (اُن کے نکالے ہوئے پانی سے) سیراب ہو گئے

("صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، الحديث: ۳۶۷۶، ص ۲۹۹، ملقطاً).

((فِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ)) (۱)

عقیدہ (۵): خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحاب بدر و اصحاب بیعة الرضوان کے لیے افضلیت ہے، اور یہ سب قطعی جنتی ہیں (۲)۔

عقیدہ (۶): تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر و صلاح ہیں اور عادل (۳) ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے (۴)۔

عقیدہ (۷): کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے؛ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے، اور اپنے آپ کو سستی کہے، مثلاً حضرت امیر معاویہ، اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان، اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ، اسی طرح حضرت سیدنا عمر و بن عاص، و حضرت مغیرہ بن شعبہ، و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۵) حتیٰ کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا، اور بعد اسلام آنحضرت الناس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون (۶) کو واصل جہنم کیا، وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیر الناس و شر الناس کو قتل کیا (۷) ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی، تمز (۸) ہے (۹) اور اس کا قاتل رافضی، اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی؛ کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت..... ان کے (دوران خواب، کنوئیں سے پانی) نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ انہیں معاف فرمائے۔

(”صحیح البخاری“ کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، الحدیث: ۳۶۷۶، ص ۲۹۹)

۲..... ”النبراس شرح شرح العقائد“، ص ۳۳۲/۳۳۳، ملخصاً.

۳..... ”شرح صحیح مسلم“ للنووی، کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، ج ۲، ص ۲۷۲، ملخصاً.

۴..... ”شرح العقائد النسفية“، ويكف عن ذكر الصحابة رضي الله عنهم إلا بخير، ص ۳۲۷، ملخصاً.

۵..... ”النبراس“، محاربات الصحابة واجبة التأويل، ص ۳۲۹/۳۳۰، ملخصاً. ۶..... بڑے جھوٹے، لعنتی۔

۷..... ”أسد الغابة في معرفة الصحابة“، الجزء الخامس، رقم الترجمة: ۵۴۴۲، ص ۴۵۴.

۸..... ”النبراس“، محاربات الصحابة واجبة التأويل، ص ۳۳۰، ملخصاً. ۹..... توہین۔

سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک گفر ہے (۱)۔

عقیدہ (۸): کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا (۲)۔

مسئلہ ۵: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے یا ہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔

عقیدہ (۹): تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھٹک (۳) نہ سنیں گے، اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا (۴) یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔

عقیدہ (۱۰): صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول کے خلاف ہے (۵)۔ اللہ عز وجل نے ”سورہ حدید“ میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبل فتح مکہ اور بعد فتح مکہ، اور ان کو ان پر تفصیل دی اور فرما دیا:

﴿كُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ﴾ (۶)

”سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرما لیا“۔

ساتھ ہی ارشاد فرما دیا:

۱..... ”الفتاویٰ الرضویة“ (الجديدة)، کتاب السیر، فی ضمن الرسالة: ”رد الرفضة“، ج ۱۴، ص ۲۵۱۔

۲..... المرجع السابق، فی ضمن الرسالة: ”اعتقاد الاحباب فی الحمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب“،

ج ۲۹، ص ۳۵۷۔ ۳..... ہلکی سی آواز بھی۔

۴..... پ ۳۰، البینة: ۸، پ ۲۷، الحديد: ۱۰، پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۳۔

۵..... ”شرح العقائد النسفیة“، مبحث یحب الکف عن الطعن فی الصحابة، ص ۱۶۲/۱۶۳، ملخصاً۔

۶..... پ ۲۷، الحديد: ۱۰۔

﴿وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (۱)

”اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرو گے۔“

تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے...؟! کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

عقیدہ (۱۱): امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے، اُن کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث ”صحیح بخاری“ میں بیان فرمایا ہے (۲) مجتہد سے صواب و خطا (۳) دونوں صادر ہوتے ہیں (۴)۔ خطا دو قسم ہے: خطا عنادی، یہ مجتہد کی شان نہیں، اور خطا اجتہادی، یہ مجتہد سے ہوتی ہے، اور اس میں اُس پر عند اللہ اصلاً مواخذہ نہیں۔ مگر احکام دنیا میں وہ دو قسم ہے: خطا مقرر کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا، یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو، جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

دوسری خطا منکر، یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا؛ کہ اس کی خطا باعث فتنہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم کی خطا کا تھا (۵) اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری (۶) اور امیر معاویہ کی مغفرت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (۷)۔

۱..... المرجع السابق.

۲..... ”صحیح البخاری“، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب ذکر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الحديث: ۳۷۶۵، ص ۳۰۶. ۳..... صحیح اور غلط۔

۴..... ”شرح العقائد النسفیة“، مبحث المحتشد قد یخطی ویصیب، ص ۱۷۵.

۵..... ”الفتاویٰ الرضویة“ (القديمة)، ج ۹، ص ۷۰.

۶..... یعنی تائید و سند حق۔

۷..... اللہ تعالیٰ اُن سب سے راضی ہوا۔

مسئلہ ۶: یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے، محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کہنے کا حکم دیا ہے^(۱) یہ استثناء نئی شریعت گڑھنا ہے۔

عقیدہ (۱۲): منہاج نبوت پر خلافتِ حقہ راشدہ تیس سال رہی؛ کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھ مہینے پر ختم ہو گئی^(۲)۔ پھر امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہوئی^(۳) اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے^(۴)۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اڈل ملوک اسلام ہیں^(۵) اسی کی طرف تو راتِ مقدّس میں ارشاد ہے کہ:

”مَوْلِذَةُ بَمَكَّةَ وَمَهَا جَرَّةٌ طَلَبَةُ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ“^(۶)

”وہ نبی آخر الزماں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوگا، اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا، اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی“۔

تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج جزار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاغتیار ہتھیار رکھ دیے، اور خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دی، اور انکے ہاتھ پر

۱.....”نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض“، القسم الثانی فیما یحب علی الأنام من حقوقہ ﷺ، ج ۵، ص ۹۳۔

۲.....”النبراس شرح شرح العقائد النسفیة“، اختلاف معاویة وعلی، ص ۲۰۸۔ ۳..... المرجع السابق۔

۴.....”تاریخ الخلفاء“، فصل فی مدّة الخلافة فی الإسلام، ص ۱۲۔

۵.....”المسامرة“، ما جرى بین معاویة وعلی، ص ۳۱۶، ملخصاً۔

۶.....”مشکاة المصابیح“، کتاب الفضائل، الفصل الثانی، الحدیث: ۵۷۷۱، ج ۳، ص ۲۵۸، ملقطاً، عن

بیعت فرمائی، اور اس صلح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) (۱)
 ”میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عز وجل اس کے باعث دو بڑے گروہ کو اسلام میں صلح کرا دے۔“

تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً حضرت امام حسن مجتبیٰ، بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزت جل وعلا پر طعن کرتا ہے (۲)۔

عقیدہ (۱۳): ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنتی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ عروس ہیں، جو انہیں ایذا دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہے (۳) اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو عشرہ مبشرہ (۴) سے ہیں، ان صاحبوں سے بھی بمقابلہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خطائے اجتہادی واقع ہوئی، مگر ان سب نے بالآخر رجوع فرمائی، عرف شرع میں بغاوت مطلقاً مقابلہ امام برحق کو کہتے ہیں، عناداً (۵) ہو خواہ اجتہاداً (۶) ان حضرات پر بوجہ رجوع اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا، گروہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسب اصطلاح شرع اطلاق فقہ باغیہ آیا ہے (۷) مگر اب کہ باغی بمعنی مُفسِد و مُعَادِی و سرکش ہو گیا اور دُشنام (۸) سمجھا جاتا ہے، اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں (۹)

- ۱..... "المسامرة"، ما جرى بين معاوية وعلي، ص ۳۱۷، ملخصاً، "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، الحديث: ۳۷۴۶، ص ۳۰۵.
- ۲..... "شرح العقائد النسفية"، مبحث يحب الكف عن الطعن في الصحابة، ص ۱۶۲، ملخصاً.
- ۳..... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب فضل عائشة رضي الله عنها، الحديث: ۳۷۷۲، ص ۳۰۶.
- ۴..... وہ دس صحابہ جنہیں اُن کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔
- ۵..... دشمنی کے طور پر
- ۶..... "رد المحتار"، كتاب الجهاد، باب البغاة، ص ۳۹۸.
- ۷..... شریعت کی اصطلاح میں اسے باغی گروہ کہا گیا ہے۔
- ۸..... گالی
- ۹..... "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، ج ۱۴، ص ۲۴۶، "الفتاوى الهندية"، كتاب السير، الباب التاسع في أحكام المرتدين، ج ۲، ص ۲۶۴، ملخصاً.

عقیدہ (۱۴): ام المؤمنین حضرت صدیقہ بنت الصديق محبوبہ محبوب رب العالمین جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہا وسلم پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ افک (۱) سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی، تہراتی، بد دین، جہنمی **عقیدہ (۱۵):** حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقیناً اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں، ان میں کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بد دین خاسر ہے (۲)۔

عقیدہ (۱۶): یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبار تھا، معاذ اللہ اس سے اور ریحانہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت...؟! آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ: ”ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل؟ ہمارے وہ بھی شہزادے، وہ بھی شہزادے“۔ ایسا بکنے والا مردود، خارجی، ناصبی (۳) مستحق جہنم ہے۔ ہاں! یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہل سنت کے تین قول ہیں، اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت، یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا، نہ کافر کہیں، نہ مسلمان (۴)۔

عقیدہ (۱۷): اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہل سنت ہیں، جو ان سے محبت نہ رکھے، مردود و ملعون خارجی ہے (۵)۔

عقیدہ (۱۸): ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ، و ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، و حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں، اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات و ازواج مطہرات (۶) رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے (۷)۔

..... آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکدامنی پر بہتان۔

۲..... ”شرح الفقہ الکبیر“، ومنها: تفضیل سائر الصحابة بعد الأربعة... إلخ، ص ۱۱۹۔

۳..... وہ لوگ جو اپنے سینوں میں حضرت علی اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و کینہ رکھتے ہیں۔

۴..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیۃ)، کتاب السیر، ج ۱۴، ص ۵۹۱/۵۹۲،

۵..... ”الواقیت“، المبحث ۴۴ فی بیان وجوب الکف عما شجر بین الصحابة... إلخ، الجزء الثاني، ص ۳۳۴، ملخصاً۔

۶..... اور اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باقی تمام عزت و عظمت والی صاحبزادیاں اور پاک و طاہر بیویاں۔

۷..... ”شرح الفقہ الکبیر“، منها: تفضیل سائر الصحابة... إلخ، ومنها: تفضیل النساء، ص ۱۱۹/۱۲۰۔

عقیدہ (۱۹): ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی (۱)۔

ولایت کا بیان

ولایت ایک قرب خاص ہے کہ مولیٰ عز وجل اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔

مسئلہ ۱: ولایت وہی شے ہے (۲) نہ یہ کہ اعمالِ شاقہ (۳) سے آدمی خود حاصل کر لے، البتہ غالباً اعمالِ حسنہ اس عطیہ الہی کے لیے ذریعہ ہوتے ہیں، اور بعضوں کو ابتداءً مل جاتی ہے (۴)۔
مسئلہ ۲: ولایت بے علم کو نہیں ملتی، خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عز وجل نے اس پر علوم مشکف کر دیئے ہوں (۵)۔

عقیدہ (۱): تمام اولیائے اولین و آخرین سے اولیائے محمدین یعنی اس اُمت کے اولیاء افضل ہیں، اور تمام اولیائے محمدین میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، اور ان میں ترتیب و ترتیبِ افضلیت ہے۔ سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے، پھر فاروقِ اعظم، پھر ذوالنورین، پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (۶)۔
ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانب کمالاتِ نبوت حضراتِ شیخین کو قائم فرمایا، اور جانب کمالاتِ ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو، تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی، اور انہیں کے دستِ نگر (۷) تھے، اور ہیں، اور رہیں گے۔

عقیدہ (۲): طریقتِ منافی شریعت نہیں (۸) وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل

۱..... پ ۲۲، الأحزاب: ۳۳۔ ۲..... ولایت، اللہ کی طرف سے عطا کردہ انعام ہے۔

۳..... سخت مشکل اعمال۔

۴..... "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیۃ)، ج ۲۱، ص ۶۰۶، ملخصاً۔

۵..... المرجع السابق، من ضمن الرسالة: "مقال العرفاء یا عزاز شرع و علماء"، ص ۵۳۔

۶..... "شرح العقائد النسفیۃ"، مبحث: أفضل البشر بعد نبینا ﷺ، ص ۱۴۹/۱۵۰۔

۷..... محتاج۔ ۸..... طریقت، شریعت کو باطل و مردود کرنے والی نہیں۔

مُتَّصِف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے، شریعت اور، محض گمراہی ہے، اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد (۱)۔

مسئلہ ۳: احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض جہال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت اُن کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ سید الطائفہ حضرت جلیل بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا:

”صَدَقُوا لَقَدْ وَصَلُوا وَلَكِنْ إِلَىٰ أَيْنَ؟ إِلَىٰ النَّارِ“

”وہ سچ کہتے ہیں، بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنم کو“ (۲)۔

البتہ! اگر مجذوبیت (۳) سے عقل تکلیفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا، تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائے گا، مگر یہ بھی سمجھ لو! جو اس قسم کا ہو گا اُس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا (۴)۔

مسئلہ ۴: اولیائے کرام کو اللہ عز و جل نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحاب خدمت ہیں، اُن کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ، سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں، ان کو اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں، علوم غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں، ان میں بہت کوسا کسان و مَا يَكُونُ (۵) اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں، مگر یہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ و عطا سے، بے واسطہ رسول کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ (۳): کرامت اولیاء، حق ہے، اس کا منکر گمراہ ہے (۶)۔

مسئلہ ۵: مُردہ زندہ کرنا، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک

۱..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیثۃ)، ج ۲۱، ص ۵۲۳، ۵۲۹، ملخصاً۔

۲..... المرجع السابق، ص ۵۳۸، بتغیر قلیل۔

۳..... ”ملفوظاتِ اعظمی“، حصہ دوم، ص ۲۴۰، مختصراً۔

۵..... روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک ذرہ کا تفصیلی علم۔

۶..... ”شرح العقائد النسفیۃ“، مبحث کرامات الأولیاء حق، ص ۱۴۶۔

ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خوارقِ عادات (۱)، اولیاء سے ممکن ہیں (۲)۔
 اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی
 سورت لے آنا، یا دنیا میں بیداری میں اللہ عز وجل کے دیدار یا کلامِ حقیقی سے مشرف ہونا، اس کا
 جواب اپنے یا کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے کافر ہے (۳)۔

مسئلہ ۶: ان سے استمداد و استعانت محبوب ہے، یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں،
 چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو (۴) رہا ان کو فاعل مستقل جاننا، یہ وہابیہ کا فریب ہے، مسلمان
 کبھی ایسا خیال نہیں کرتا، مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیہ کا خاصہ ہے۔

مسئلہ ۷: ان کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لیے سعادت و باعثِ برکت ہے (۵)۔
مسئلہ ۸: ان کو ذور و نزدیک سے پکارنا سلف صالح کا طریقہ ہے (۶)۔

مسئلہ ۹: اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاتِ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں، ان کے علم
 و ادراک و سمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں (۷)۔

مسئلہ ۱۰: انہیں ایصالِ ثواب، نہایت موجبِ برکات و امرِ مستحب ہے، اسے عرفاً براہِ
 ادب و دروینہ کہتے ہیں، یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا، ان میں خصوصاً گیارہویں شریف
 کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے (۸)۔

مسئلہ ۱۱: عرسِ اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی، و فاتحہ خوانی، و نعت خوانی، و وعظ، و

۱..... تمام خلافِ عادات باتیں یعنی کرامات۔

۲..... ”شرح الفقہ الکبیر“ لملا علی القاری، خوارق العادات للأنبیاء، والکرامات للاولیاء حق، ص ۷۹۔

۳..... ”المعتقد المنتقد“، منہ (۱۵) ”انہ تعالیٰ مرئی بالأبصار فی الآخرة“، ص ۵۸، ملخصاً۔

۴..... ”الفتاویٰ الرضویة“ (الحدیة)، من ضمن الرسالة: ”أنهار الأنوار من یم صلاة الأسرار“، ج ۷، ص ۵۸۴۔

۵..... المرجع السابق، ج ۹، ص ۷۹۷۔

۶..... المرجع السابق، ص ۷۹۶۔

۷..... المرجع السابق، ص ۷۶۰/۷۶۱، ملخصاً۔

۸..... المرجع السابق، ج ۹، ص ۵۹۸/۵۹۹۔

ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیاتِ شرعیہ (۱) وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں، اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

تنبیہ: چونکہ عموماً مسلمانوں کو بجمہِ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ نہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے، ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لیے فلاح و آرزین تصور کرتے ہیں، اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری، مریدی بھی شروع کر دی، حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں، لہذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں، ورنہ اگر بد مذہب ہو تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست (۲)

پیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت اُن کا لحاظ فرض ہے، اول: سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم: اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم: فاسق مُعلن نہ ہو (۳)۔ چہارم: اُس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو (۴)۔

نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْ دُنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْإِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيعَةِ الطَّاهِرَةِ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ، وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ وَحِزْبِهِ أَبَدَ الْآبِدِينَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

فقیر امجد علی اعظمی عنہ

۱..... یعنی وہ چیزیں جو شرعاً منع ہیں۔

۲..... کبھی ابلیس آدمی کی شکل میں آتا ہے لہذا ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے (یعنی ہر کسی سے بیعت نہیں کرنی چاہیے)

۳..... یعنی اعلانیہ طور پر گناہ نہ کرتا ہو۔

۴..... "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیثۃ)، ج ۲۱، ص ۶۰۳۔

مآخذ ومراجع

الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان

أشعة اللمعات شرح المشكاة

البحر الزخار المعروف بمسند البزار

براهين قاطعه

بهار شریعت

تاریخ بغداد أو مدينة السلام

تاریخ الخلفاء للسيوطي

تحذير الناس

تحفة اثنا عشرية (أردو)

الترغيب والترهيب

تفسير روح البيان

تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان

تفسير القرآن العظيم لابن كثير

التفسير الكبير للإمام الفخر الرزاي

تفسير النسفي

تقريرات الرافعي على رد المحتار

تقوية الإيمان

جامع الترمذي

حاشية الصاوي على تفسير الجلالين

حدائق بنحش

دار الكتب العلمية، بيروت

المكتبة الرشيدية، كوثه

مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة

دار الاشاعت، كراچی

مكتبه رضويه، كراچی

دار الكتب العلمية، بيروت

میر محمد کتب خانہ، كراچی

دار الاشاعت، كراچی

دار الاشاعت، كراچی

دار الكتب العلمية، بيروت

مكتبه عثمانية، كوثه

دار الكتب العلمية، بيروت

میر محمد کتب خانہ، كراچی

دار إحياء التراث العربي، بيروت

دار المعرفة، بيروت

دار المعرفة، بيروت

میر محمد کتب خانہ، كراچی

دار السلام، الرياض

دار الفكر، بيروت

ضياء القرآن پبليکيشنز، كراچی

حفظ الإيمان

قدیمی کتب خانہ، کراچی

حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

الخیالی حاشیۃ علی شرح العقائد النسفیۃ

دافع البلاء

مرکز اہل السنۃ برکات الرضا، الہند

الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ

دار المعرفۃ، بیروت

ردّ المحتار علی الدرّ المختار

رسائل نعیمیہ

نعیمی کتب خانہ، گجرات

روحانی خزائن

دار المعرفۃ، بیروت

الزواج عن اقتراف الكبائر

دار السلام، الرياض

سنن أبی داود

دار السلام، الرياض

سنن ابن ماجہ

قدیمی کتب خانہ، کراچی

سنن الدارمی

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

السنن الکبری للبیہقی

مکتبہ اعلیٰ حضرت

سیرت صدر الشریعۃ

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

شرح السنۃ

ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

شرح صحیح مسلم، للنووی

قدیمی کتب خانہ، کراچی

شرح العقائد النسفیۃ

میر محمد کتب خانہ، کراچی

شرح الفقہ الأكبر لملا علی القاری

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

شرح المواقف

دار الکتب العلمیۃ، بیروت

شعب الإيمان

دار السلام، الرياض

صحیح البخاری

دار السلام، الرياض	صحيح مسلم
رضا فاؤنڈيشن، لاهور	الفتاوى الرضوية (الجديدة)
المكتبة الرشيدية، كويت	الفتاوى الهندية
دار الكتب العلمية، بيروت	فيض القدير شرح الجامع الصغير
دار الكتب العلمية، بيروت	كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال
دار الفكر، بيروت	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد
مركز أهل السنة بركات الرضا، الهند	مدارج النبوت
دار الفكر، بيروت	مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح
مطبعة السعادة بمصر	المسامرة بشرح المسامرة
دار المعرفة، بيروت	المستدرك على الصحيحين
دار الكتب العلمية، بيروت	مسند أبي يعلى الموصلي
دار الفكر، بيروت	المسند للإمام أحمد بن حنبل
بركاتي پبلشرز، كراچی	المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند
دار الكتب العلمية، بيروت	المعجم الأوسط للطبراني
دار إحياء التراث، بيروت	معجم البلدان
دار إحياء التراث، بيروت	المعجم الكبير للطبراني
إدارة القرآن والعلوم، كراچی	معجم لغة الفقهاء
مشتاق بک کارنر، اردو بازار، لاهور	ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی
مکتبة حقانية، ملتان	النبراس شرح شرح العقائد
دار الكتب العلمية، بيروت	نسیم الرياض في شرح شفاء للقاضي عياض
دار الكتب العلمية، بيروت	اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الأكابر